جناب رسالتمآب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلّم پر ایک لاجواب کتاب

المسمّی بہ

جزاء اللہ عدوہ باباۂ

ختم النبوّۃ

—— تصنیف لطیف ——

اعلیٰ حضرت امام اہل سنّت مجدّد مائۃ حاضرہ امام ملّت طاھرہ

الشاہ مولینا احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ

مکتبہ نبویہ — گنج بخش روڈ — لاہور

Marfat.com

58535

نام کتاب	جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ
موضوع	ختم نبوت
تصنیف	اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رح
کتابت	محمد شریف گل
تعداد	ایک ہزار
مطبع	الکتاب پرنٹرز۔ لاہور
ناشر	مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور
طباعت	۱۹۷۴ء
قیمت	۶ روپے

Marfat.com

فہرست

بریت آدم اور ختم نبوت	۸
حضرت موسیٰ اور ختم نبوت	۸
حضرت آدم اور سرکارِ دو عالم	۹
خاتم النبیین	۹
محمد اور دروازہ جنت	۱۰
خاتم الانبیا کی بشارت	۱۰
یعقوب علیہ السلام اور خاتم الانبیا	۱۰
شعیا اور احمد مجتبیٰ	۱۰
کتب سماویہ میں اسم محمد	۱۱
خاتم الانبیاء	۱۱
آخر النبیین	۱۲
رحمۃ للعٰلمین	۱۲
● ارشادات انبیا و ملائکہ و اقوال علما	
کتب سابقہ	۱۴
حدیث شفاعت	۱۴
انبیا کا التجائے شفاعت	۱۵
حضرت آدم اور اذان اول	۱۵
انشراح صدر	۱۵
بشارت میلاد الرسول	۱۶
راہب کا استفسار	۱۷
قبل از وقت ولادت شہادت ایمان	۱۷
انکار ختم نبوت کے وجوہات	۱۹
منقوش شانہ مقدس کی تصدیق ولادت	۱۹
میلاد النبی پر خاص تارے کا طلوع	۲۰
یہودی علما کے ہاں ذکر ولادت	۲۱
احبار کی زبان پر نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۱
اہل یثرب کی بشارت میلاد النبی	۲۱
یوشع کی زبان پر نعت رسول	۲۲
● ارشادات حضور ختم الانبیا علیہم افضل	
الصلوٰۃ والثنار	۲۳
اسماء النبی	۲۳
انا محمد و احمد	۲۳
خصائص مصطفیٰ	۲۳
تو پر قبول کرنے والے نبی	۳۰
مالک لوائے حمد	۳۱
دس اسمائے مبارکہ	۳۱
الحاشر و العاقب	۳۲
رسول بہار	۳۲
آخر زماں اور اولین یوم قیامت	۳۴
دریائے رحمت	۳۴
آخرین بعثت	۳۵
حضرت عمر فاروق کا عریضہ نداد خطاب بعد از وصال	۳۵
حضرت جبرائیل سلام کہتے ہیں	۳۶
خصوص نصوص ختم نبوت	۳۷
خاتم النبیین	۳۷
لوح محفوظ پر شہادت ختم نبوت	۳۸
عمارت نبوت کی آخری اینٹ	۳۹
سوسمار کی گواہی	۴۰
ولا نبی بعدی	۴۱
اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمر ہوتے	۴۲
کذاب اور دجال	۴۳
جھوٹے مدعیان نبوت	۴۴
حضرت علی اور ختم نبوت	۴۶
حضرت علی کی عبادت	۴۸
حضرت ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں	۵۰
مولا علی کی نگاہ میں مقام صدیق اکبر	۵۱
حضرت صدیق کے بارے میں حضرت علی کی رائے	۵۲
حضرت شیخین اولین جنتی ہیں	۵۲
خیر الناس بعد رسول اللہ	۵۲
افضل الناس بعد رسول اللہ	۵۲
مولود ازکیٰ فی الاسلام	۵۳
سیدنا صدیق کی سبقت کی چار وجوہات	۵۵
حضرت صدیق کا تقدم	۵۶
حضرت علی مدح افراط و تفریط کا شکار	۵۷

Marfat.com

افضل الایمان ۵۰
شیخین کی افضلیت ۵۵
رافضی اور خارجی نظریات ۵۷
نصوص ختم نبوت ۵۸
● ارشادات انبیا و علماء کتب سابقہ ۵۹
زریب بن برثملا کی شہادت ۶۰
شام کے نصرانی ختم نبوت کی شہادت دیتے ہیں ۶۲
بادشاہ روم کے دربار میں ذکر مصطفیٰ ۶۲
شرف انبیاء اور مظلومیت حسین ۶۳
ہرقل کے پاس انبیا کی تصاویر ۶۴
مقوقس کے دربار میں فرمان نبوی ۶۶
عبداللہ بن سلام کا واقعہ ایمان ۶۸
ہجرت حضرت عباس ۶۹
مدینہ طیبہ میں حضور کی تشریف آوری ۷۰
بیمار پائے کلام کرتے ہیں ۷۲
میرے بعد کوئی نبی نہیں ۷۳
تیس کذاب ۷۴
علی بمنزلہ ہارون ہیں ۷۴
میں آخری نبی اور میری امت آخری امت ۷۶
گیارہ تابعی ۷۸
اکاون صحابہ ۷۸
نو صحابی ۷۹
ختم نبوت پر دیوبندی عقیدہ ۷۹
قاسم نانوتوی کا عقیدہ ۸۰
صحابہ کرام اور ختم نبوت ۸۱
دیوبندی اور شیعہ عقائد میں مماثلت ۸۲
منکران ختم نبوت پر علماء اسلام کی گرفت ،،
علامہ تورپشتی ۸۴
امام ابن حجر مکی ۸۵
فتاوی ہندیہ ۸۵
اعلام بقواطع الاسلام ۸۶
طائفہ قاسمیہ ۸۷
فتاوی تاتارخانیہ ۸۷
شفا قاضی عیاض ۸۸
منکران ختم نبوت کے فرقے ۸۹
مجمع الانہر ۸۹
علامہ یوسف اردبیلی ۹۰
امام غزالی ۹۰
غنیۃ الطالبین ۹۱
تحفہ شرح منہاج ۹۲
شرح فرائد ۹۲
مواہب شریف ۹۳
امام نسفی ۹۳
تمہید ابوشکور سالمی ۹۴
مولانا عبدالعلی ۹۴
امام احمد قسطلانی ۹۵
سید کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا ۹۶
منافق کو سید نہ کہو ۹۷
اہل بیت سے کوئی بھی جہنمی نہیں ۹۷
اہل بیت عذاب سے بری ہیں ۹۸
حضرت فاطمہ کی وجہ تسمیہ ۹۸
اہل بیت آگ میں نہیں جا سکتے ۹۸
شیخ اکبر اور اہل بیت ۱۰۰
بدعقیدہ سید ۱۰۰
رافضی سید ۱۰۱
● تقریظ جناب مولانا شیخ احمد مکی مدرس مکہ معظمہ دام مجدہ ۱۰۳
● فتویٰ درباره خاتم النبیین ۱۰۴
نقل فتوائے علماء کرام شہر بدایوں ۱۰۴
نقل فتوائے علماء لاہور و حیدرآباد دکن و دہلی و کانپور ۱۰۵
فتوائے علمائے پانی پت و دستخط مصنف انوار ساطعہ ۱۰۸
فتوائے سہارن پور ۱۰۹
فتوائے دیوبند ۱۱۰
فتوائے گنگوہ ۱۱۱

• • •

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین وسلام علی المرسلین۔ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین و کان اللہ بکل شیء علیما۔ یا من یصلی علیہ هو و ملئکتہ صل علیہ وعلی الہ وصحبہ و بارك وسلم تسلیما امین۔ رب انی اعوذ بك من همزات الشیطین و اعوذ بك رب ان یحضرون وصلی اللہ تعالی علی خاتم المرسلین اول الانبیا خلقا و اخرهم بعثا و الہ وصحبہ والتابعین ولعن وقتل و اخزی وخذل مردۃ الجن و شیطین الانس و اعاذنا ابدا من شرهم اجمعین امین۔

اللہ عزوجل سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح لا الہ الا اللہ ماننا، اللہ سبحٰنہ وتعالیٰ کو احد صمد لا شریك لہ جاننا فرض اول و مناط ایمان ہے یونہی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد

مسئلہ از شیخ خدا بخش اہل سنت والجماعت محلہ سوئی گری کی پول ۱۹- رجب ۱۳۱۰ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید ساکن مشہد کہ اپنے آپ کو سید کہلوتا اپنا عقیدہ بایں طور رکھتا ہے کہ حضرت علی و فاطمہ و حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیاء و رسول کہنا ثابت ہے اور اپنے زعم میں اس کا ثبوت حدیثوں سے بتاتا ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان سنت و جماعت اولیائے کاملین سے ہے یا غالی رافضی کافر اولیائے شیاطین سے ہے اور جو شخص عقیدہ کفریہ رکھے وہ سیّد ہو سکتا ہے یا نہیں اور اسے سیّد کہنا شرعاً روا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

Marfat.com

کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرض اجل وجزئے ایقان ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین نص قطعی قرآن ہے۔ اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنیوالا نہ شاک کہ ادنےٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہوکر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر جو اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکافر جلی الکفران ہے و لبید ہپید جس کا قول نجس ترازبول سوال میں مذکور ہے ضرور ولی ہے بیشک ضرور مگر حاشا نہ ولی الرحمن بلکہ عدو الرحمن ولی الشیطان ہے۔ یہ جو میں کہہ رہا ہوں میرا فتویٰ نہیں اللہ واحد قہار کا فتویٰ ہے۔ خاتم الانبیاء الاخیار کا فتویٰ ہے علی مرتضیٰ و بتول زہرا و حسن مجتبےٰ و شہید کربلا تمام ائمہ اطہار کا فتویٰ ہے صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم و مولاہم وعلیہم وسلم۔

شفا شریف و اعلام بقواطع الاسلام میں ہے:

یکفر ایضا من کذب بشیئ مما صرح فی القران من حکم او خبرا و اثبت ما نفاہ او نفی ما اثبتہ علی علم منہ بذلک او شک فی شیئ من ذلک۔

فتاویٰ حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے:

التردد فی المعلوم من الدین بالضرورۃ کالانکار۔

شفا میں ہے:

وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع نص الکتاب او نص حدیث مجمعا علی نقلہ مقطوعا بہ مجمعا علی حملہ علی ظاہرہ و لہذا یکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ الاسلام او وقف فیہم او شک (فی کفرھم) او صحح مذہبہم و ان اظہر الاسلام و اعتقدہ و اعتقد ابطال کل مذہب سواہ فہو کافر باظہار ما اضمر من خلاف ذلک اھ مختصرا مزیدا من نسیم الریاض ما بین الہلالین۔

اسی میں ہے:

اجماع علی کفر من لم یکفر کل من فارق دین المسلمین

Marfat.com

او وقف فی تکفیرھم او شک۔

بزازیہ و درمختار وغیرہما میں ہے:

من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر

بلکہ شخص مذکور پر لازم وضرور ہے کہ آپ ہی اپنے کفر و الحاد و زندقہ و ارتداد کا فتویٰ لکھے۔ آخر یہ تو بداہۃً ضرورۃً موافقین ومخالفین حتّٰی کہ کفار و مشرکین سب کو معلوم و مسلم کہ حضرات حسنین اور ان کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم مسلمان تھے۔ قرآن عظیم پر ایمان رکھتے اور بلاشبہ اسے کلام اللہ جانتے، اس کے ایک ایک حرف کو حق مانتے اور اسی قرآن کا ارشاد ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں تو قطعاً وہ بھی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اعتقاد کرتے تو قطعاً یقیناً اپنے آپ کو نبی و رسول نہ جانتے اور اس ادعائے ملعون کو باطل و ملعون ہی مانتے کہ قول بالمتنافیین کسی عاقل سے معقول نہیں اب یہ شخص کہ انھیں نبی و رسول مانتا ہے خود اپنے ہی ساختہ رسولوں کو کاذب ومبطل جانتا ہے اور رسولوں کی تکذیب کفر ظاہر ہے تو خود ہی اپنے عقیدے کی رُو سے کافر ہے غرض انہیں رسول کہہ کر اعتقاد ختم نبوت میں سچا جانا تو اس ایمانی عقیدے کا منکر ہو کر کافر ہوا اور جھوٹا مانا تو اپنے ہی رسولوں کی آپ تکذیب کرکے کافر ہوا مفر کدھر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الاکبر۔

وتیرہ کے مقابل ذکر احادیث ونصوص علمائے قدیم وحدیث کا کیا موقع کہ جو نص قطعی قرآن کو نہ مانے حدیث وعلماء کی کیا قدر جانے مگر بحمد اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے لیے متعدد منافع ظاہر وبیّن ہیں قرآن وحدیث دونوں ایمان مومن ہیں۔ احادیث کا بار بار تکرار اظہار دلوں میں ایمان کی جڑ جمائے گا۔ آیۂ کریمہ میں وساوس ملعونۂ بعض شیاطین نجدیہ کا استیصال فرمائیگا۔ ختم نبوت و خاتم النبیین کے صحیح و نجیح معنے بتائے گا۔ بعض قاسمان کفر و مجون کے اختراع جنون کو مردود وملعون بنائے گا۔

ف اہل بیت کرام خواہ کسی اُمتی کو نبی ماننے والا خود اپنے اقرار سے بھی کافر ہے۔

Marfat.com

ولید پلید کے ادعائے خبیث ثبوت بالحدیث کا بطلان دکھائے گا۔ نصوص ائمہ سے اہل ایمان کو صحتِ فتویٰ پر زیادہ تر اعتبار و اعتماد آئے گا معہذا ذکرِ محبوب راحت قلوب ہے۔ اُن کی یاد سے مسلمانوں کا دل چین پائے گا۔

فاقول وبحول اللہ احول (ارشاداتِ الٰہیہ)

بریّتِ آدم اور ختمِ نبوّت

طبرانی معجم کبیر میں اور حاکم بافادۂ تصحیح اور بیہقی دلائل النبوۃ میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لغزش واقع ہوئی عرض کی یارب اسألك بحق محمد ان غفرت لی الٰہی میں تجھے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ ارشاد ہوا: اے آدم تو نے محمد کو کیونکر پہچانا۔ حالانکہ میں نے ابھی اسے پیدا نہ کیا۔ عرض کی الٰہی جب تُو نے مجھے اپنی قدرت سے بنایا اور مجھ میں اپنی رُوح پھونکی میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے پایوں پر لکھا پایا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تو میں نے جانا تُو نے اسی کا نام اپنے نام پاک کے ساتھ ملایا ہوگا جو تجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے۔ فرمایا:

صدقت یا اٰدم انہ لاحب الخلق الی و اذ سالتنی بحقہ فقد غفرت لك ولولا محمد ما خلقتك زاد الطبرانی وھو اٰخر الانبیاء من ذریتك۔

اے آدم تُو نے سچ کہا بیشک وُہ مجھے تمام جہان سے زیادہ پیارا ہے اور جب تُو نے مجھے اس کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے تیرے لیے مغفرت فرمائی۔ اگر محمد نہ ہوتا تو میں تجھے نہ بناتا وہ تیری اولاد میں سب سے پچھلا نبی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت موسیٰ اور ختمِ نبوّت

ابو نعیم ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

Marfat.com

ان موسیٰ لما انزلت علیه التوراۃ وقرأها وجد فیها ذکر هذه الامة فقال یا رب انی اجد فی الالواح امة هم الآخرون السابقون فاجعلها امتی قال تلک امة احمد۔

جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر توریت اتری اسے پڑھا تو اس میں اس امت کا ذکر پایا عرض کی اے رب میرے میں ان لوحوں میں ایک امت پاتا ہوں کہ وہ زمانے میں سب سے پچھلی اور مرتبے میں سب سے اگلی تو یہ میری امت کر فرمایا یہ امت احمد کی ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت آدم اور سرکارِ دو عالم

ابن عساکر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لما خلق اللہ آدم اخبره ببنیه فجعل یری فضائل بعضهم علی بعض فرأی نورا ساطعا فی اسفلهم فقال یا رب من هذا قال هذا ابنک احمد هو الاول وهو الآخر وهو اول شافع واول مشفع۔

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا انہیں ان کے بیٹوں پر مطلع فرمایا۔ وہ ان میں ایک کی دوسرے پر فضیلتیں دیکھا کیے مجھے ان سب کے آخر میں بلند و روشن نور دیکھا عرض کی الٰہی یہ کون ہے فرمایا یہ تیرا بیٹا احمد ہے یہی اول ہے اور یہی آخر ہے اور یہی سب سے پہلا شفیع اور یہی سب سے پہلا شفاعت مانا گیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خاتم النبیین

نیز بطریق ابی الزبیر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قال بین کتفی آدم مکتوب محمد رسول اللہ خاتم النبیین آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے۔

"محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔"

Marfat.com

محمد اور دروازۂ جنت ابی ابن شیبہ مصنف میں بطریق مصعب بن مالک حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی انہ قال

اول من یاخذ حلقہ باب الجنۃ فیفتح لہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قراء ایۃ من التوراۃ اخریا قدمایا الاولون والاخرون یعنی انہوں نے کہا سب سے پہلے جو دروازۂ جنت کی زنجیر پر ہاتھ رکھے گا پس اس کے لیے دروازہ کھولا جائے گا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ پھر توریت مقدس کی آیت پڑھی کہ سب سے پہلے مرتبے میں سابق زمانے میں لاحق یعنی امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خاتم الانبیاء کی بشارت ابن مسعود عامر شعبی سے راوی سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صحیفوں میں ارشاد ہوا:

انہ کائن من ولدک شعوب و شعوب حتی یاتی النبی الامی خاتم الانبیاء بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہوں گے یہاں تک کہ نبی امی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یعقوب علیہ السلام و خاتم الانبیاء محمد بن کعب قرظی سے راوی اوحی اللہ تعالیٰ الی یعقوب انی ابعث من ذریتک ملوکا و انبیاء حتی ابعث النبی الحرمی الذی تبنی امتہ ھیکل بیت المقدس وھو خاتم الانبیاء و اسمہ احمد۔

اللہ عزوجل نے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری اولاد سے سلاطین و انبیاء بھیجتا رہوں گا یہاں تک کہ ارسال فرماؤں اس حرم محترم والے نبی کو جس کی امت بیت المقدس کی بلند تعمیر بنائے گی۔ وہ سب پیغمبروں کا خاتم ہے اور اس کا نام احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

شعیا اور احمد مجتبیٰ ابن ابی حاتم وہب بن منبہ سے راوی قال اوحی اللہ تعالیٰ الی شعیا انی باعث نبیا امیا افتح بہ اذانا صما وقلوبا غلفا واعینا عمیا مولدہ بمکۃ و مہاجرہ بطیبۃ و ملکہ

Marfat.com

بالشام و ساق الحدیث فیہ الکثیر الطیب من فضائلہ وشمائلہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم (الی ان قال) ولاجعلن امتہ خیر امۃ اخرجت للناس و ذکر صفاتہم (الی ان قال) اختم بکتابہم الکتب و بشریعتہم الشرائع و بدینہم الادیان الحدیث الجلیل الجمیل۔

اللہ عزوجل نے شعیا علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی میں نبی امی کو بھیجنے والا ہوں۔ اس کے سبب بہرے کان اور غافل دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا۔ اس کی پیدائش مکے میں ہے اور ہجرت گاہ مدینہ اور اس کا تخت گاہ ملک شام میں ضرور اس کی امت کو سب امتوں سے جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئیں بہتر و افضل کروں گا۔ میں اُن کی کتاب پر کتابوں کو ختم فرماؤں گا اور اُن کی شریعت پر شریعتوں اور اُن کے دین پر سب دینوں کو تمام کروں گا۔

کتب سماوی میں اسم محمد ابن عساکر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان یسمی فی الکتب القدیمۃ احمد و محمد و الماحی و المقفی و نبی الملاحم وحمطایا و فارقلیطا و ماذ ماذ۔ اگلی کتابوں میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے یہ نام تھے احمد محمد ماحی کفر و شرک کو مٹانے والے مقفی سب پیغمبروں سے پیچھے تشریف لانے والے نبی الملاحم جہادوں کے پیغمبر حمطایا حرم الہی کے حمایتی فارقلیطا حق کو باطل سے جدا کرنے والے ماذ ماذ ستھرے پاکیزہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔

خاتم الانبیاء سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ھبط جبریل فقال ان ربك یقول قد ختمت بك الانبیاء وما خلقت خلقا اکرم علی منك وقرنت اسمك مع اسمی فلا اذکر فی موضع حتی تذکر معی و لقد خلقت الدنیا و اھلھا لاعرفھم کرامتك و منزلتك عندی و لولاك ما خلقت السموت و الارض و ما بینھما لولاك ما خلقت الدنیا ھذا مختصر۔

Marfat.com

جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور کا رب فرماتا ہے بیشک میں نے تم پر انبیاء کو ختم کیا اور کوئی ایسا نہ بنایا جو تم سے زیادہ میرے نزدیک عزت والا ہو تمھارا نام میں نے اپنے نام سے ملایا کہ کہیں میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ یاد نہ کیے جاؤ بیشک میں نے دنیا و اہل دنیا سب کو اس لیے بنایا کہ تمھاری عزت اور اپنی بارگاہ میں تمھارا مرتبہ ان پر ظاہر کروں اور اگر تم نہ ہوتے تو میں آسمان و زمین اور جو کچھ اُن میں ہے اصلا نہ بناتا صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم۔

آخر النبیین خطیب بغدادی حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لما اسری بی قربنی ربی حتی کان بینی و بینہ کقاب قوسین او ادنٰی وقال لی یا محمد ھل غمك ان جعلتك اخر النبیین قلت لا قال فھل غم امتك ان جعلتھم اخر الامم قلت لا قال اخبر امتك انی جعلتھم اخر الامم لا فضح الامم عندہ و لا افضحھم عند الامم۔

شب اسریٰ مجھے میرے رب عزوجل نے نزدیک کیا یہاں تک کہ مجھ میں اُس میں دو کمان بلکہ کم کا فاصلہ رہا اور مجھ سے فرمایا اے محمد کیا تجھے اس کا غم ہوا کہ میں نے تجھے سب پیغمبروں کے پیچھے بھیجا۔ میں نے عرض کی نہ۔ فرمایا کیا تیری اُمت کو اس کا رنج ہوا کہ میں نے انہیں سب امتوں کے پیچھے رکھا میں نے عرض کی نہ۔ فرمایا اپنی امت کو خبر دے کہ میں نے انہیں سب سے پیچھے اس لیے کیا کہ اور امتوں کو اُن کے سامنے رسوا کروں اور انہیں اوروں کے سامنے رسوائی سے محفوظ رکھوں والحمد للہ رب العلمین۔

رحمۃ للعلمین ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ و بزار و ابو یعلے و بیہقی بطریق ابو العالیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل اسرا میں راوی ثم لقی ارواح الانبیاء فاثنوا علی ربھم فقال ابراھیم

Marfat.com

ثم موسیٰ ثم داؤد ثم سلیمٰن ثم عیسیٰ ثم ان محمدا صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اثنیٰ علی ربہ فقال کلکم اثنی علی ربہ و انی مُثنٍ علی ربی الحمد للہ الذی ارسلنی رحمۃ للعٰلمین وکافۃ للناس بشیراً و نذیرا و انزل علی الفرقان فیہ تبیان لکل شیٔ وجعل امتی خیر امۃ اخرجت للناس وجعل امتی هم الاولین و الاٰخرین فاتحا و خاتما فقال ابراھیم بھٰذا فضلکم محمد صلی اللہ تعالی علیہ و سلم انتھے الی السدرۃ فکلمہ تعالی عند ذلک فقال لہ قد اتخذتک خلیلا و ھو مکتوب فی التوراۃ حبیب الرحمٰن و رفعت لک ذکرک فلا اذکر الا ان ذکرت معی وجعلت امتک ھم الاولین و الاٰخرین و جعلتک اول النبیین خلقا و اٰخرھم بعثا وجعلتک فاتحا وخاتما ھذا مختصر ملتقط۔

یعنی پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارواح انبیا علیہم الصلاۃ و الثنا سے ملے پیغمبروں نے اپنے رب عز و جل کی حمد کی ابراہیم پھر موسیٰ پھر داؤد پھر سلیمٰن پھر عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام بہ ترتیب حمد الٰہی بجالائے اور اس کے ضمن میں اپنے فضائل و خصائص بیان فرمائے سب کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب جل جلالہ کی ثنا کی اور فرمایا تم سب اپنے رب کی تعریف کر چکے اور اب میں اپنے رب کی حمد کرتا ہوں سب خوبیاں اللہ کو جس نے مجھے سارے جہان کے لیے رحمت بھیجا اور تمام آدمیوں کی طرف بشارت دیتا اور ڈر سناتا مبعوث کیا اور مجھ پر قرآن اتارا جس میں ہر شے کا روشن بیان ہے اور میری امت کو تمام امتوں پر فضیلت دی اور انھیں عدل و عدالت و اعتدال والی امت کیا اور انھیں کو اول اور انھیں کو آخر رکھا اور میرے واسطے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے فاتحۂ دیوان نبوت و خاتمۂ دفتر رسالت بنایا۔ ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا ان وجوہ سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سدرہ تک پہنچے۔ اس وقت رب عز جلالہ نے ان سے کلام کیا اور فرمایا میں نے تجھے اپنا خالص پیارا بنایا اور توریت اتار

Marfat.com

توریت میں حبیب الرحمٰن لکھا ہے میں نے تیرے لیے تیرا ذکر اونچا کیا کہ میرا ذکر نہ ہو جب تک میرے ساتھ تیری یاد نہ آئے اور میں نے تیری امت کو یہ فضل دیا کہ وہی سب سے اگلے اور وہی سب سے پچھلے اور میں نے تجھے سب پیغمبروں سے پہلے پیدا کیا اور سب کے بعد بھیجا اور تجھے فاتح وخاتم کیا صلی اللہ علیک وسلم۔

ارشادات انبیاؑ و ملائکہ و اقوال علماء کتب سابقہ

حدیث شفاعت امام احمد و ابوداؤد طیالسی مطولاً اور ابن ماجہ مختصراً اور ابو یعلیٰ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حدیث طویل شفاعت کبریٰ میں فرماتے ہیں:

فیاتون عیسٰی فیقولون اشفع لنا الی ربك فلیقض بیننا فیقول انی لست هناکم انی اتُّخِذْتُ الها من دون الله و انه لا یهمنی الیوم الا نفسی ولکن ان کل متاع فی وعاء مختوم علیه اکان یقدر علی ما فی جوفه حتی یفض الخاتم فیقولون لا فیقول ان محمدا صلی الله تعالی علیه وسلم یاتونی فاقول انا لها فاذا اراد الله ان یصدع بین خلقه نادی مناد این احمد و امته فنحن الاخرون الاولون نحن اخر الامم و اول من یحاسب فتفرج لنا الامم عن طریقنا الحدیث هذا مختصر۔

یعنی جب لوگ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حضور سے مایوس ہو کر پھریں گے تو سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے مسیح فرمائیں گے میں اس منصب کا نہیں مجھے لوگوں نے اللہ کے سوا خدا بنایا تھا مجھے آج اپنی ہی فکر ہے مگر یہ کہ جو چیز کسی سربمہر برتن میں رکھی ہو کیا بے مہر اٹھائے اُسے پا سکتے ہیں۔ لوگ کہیں گے نہ۔ فرمائیں گے تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور یہاں تشریف فرما ہیں لوگ میرے حضور حاضر ہو کر شفاعت چاہیں گے میں فرماؤں گا میں ہوں شفاعت کے لیے پھر جب اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں فیصلہ کرنا چاہے گا ایک منادی پکارے گا کہاں ہیں احمد

Marfat.com

اور اُن کی اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ہمیں پچھلے ہیں اور ہمیں اگلے سب اُمتوں سے تو پیچھے آئے اور سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا اور سب امتیں عرصات محشر ہیں ہمارے لیے راستہ دیں گی۔

انبیا کا التجائے شفاعت

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حدیث طویل شفاعت ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فیاتون محمدا فیقولون یا محمد انت رسول الله وخاتم الانبیاء

اولین و آخرین حضور خاتم النبیین افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور آکر عرض کریں گے حضور اللہ کے رسول اور تمام انبیا کے خاتم ہیں ہماری شفاعت فرمائیں۔

حضرت آدم اور اذانِ اوّل

ابونعیم حلیۃ الاولیا اور ابن عساکر دونوں بطریق عطا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نزل ادم بالهند واستوحش فنزل جبریل فنادی بالاذان الله اکبر الله اکبر اشهد ان لا اله الا الله-اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمد رسول الله اشهد ان محمد رسول الله قال ادم من محمد قال اخر ولدن من الانبیاء۔

جب آدم علیہ الصلاۃ والسلام بہشت سے ہند میں اُترے تو گھبرائے جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نے اُتر کر اذان دی جب نام پاک آیا آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے پوچھا محمد کون ہیں کہا آپ کی اولاد میں سب سے پچھلے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

انشراحِ صدر

ابونعیم دلائل میں یونس بن میسرہ بن حلبس سے مرسلا اور دارمی وابن عساکر بطریق یونس هذا عن ابی ادریس الخولانی عبدالرحمٰن بن غنم اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولا راوی وهذا لفظ المرسل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ فرشتہ سونے کا طشت لے کر آیا اور میرا

Marfat.com

شکم مبارک چیر کر دل مقدس نکالا اور اُسے دھو کر کچھ اُس پر چھڑک دیا پھر کہا انت محمد رسول اللہ المقفی الحاشر الحدیث ھذا مختصر۔

حضور محمد رسول اللہ ہیں سب انبیاء کے بعد تشریف لانے والے تمام عالم کو حشر دینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حدیث متصل میں یوں ہے جبریل نے اتر کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شکم چاک کیا پھر کہا قلب وکیع فیہ اذنان سمیعتان وعینان بصیرتان محمد رسول اللہ المقفی الحاشر الحدیث۔ مضبوط و محکم دل ہے اس میں دو کان ہیں شنوا اور دو آنکھیں ہیں بینا محمد اللہ کے رسول ہیں انبیاء کے خاتم اور خلائق کو حشر دینے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بشارت میلاد الرسول

ابو نعیم بطریق شہر بن حوشب اور ابن عساکر بطریق مسیب بن رافع وغیرہ حضرت کعب احبار سے راوی انہوں نے فرمایا میرے باپ اعلم علمائے توراۃ تھے اللہ عزوجل نے جو کچھ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام پر اتارا اس کا علم اُن کے برابر کسی کو نہ تھا وہ اپنے علم سے کوئی شے مجھ سے نہ چھپاتے جب مرنے لگے مجھے بلا کر کہا اے میرے بیٹے تجھے معلوم ہے کہ میں نے اپنے علم سے کوئی چیز تجھ سے نہ چھپائی مگر ہاں دو ورق روک رکھے ہیں ان میں ایک نبی کا بیان ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب آپہنچا میں نے اس اندیشے سے تجھے اُن دو ورقوں کی خبر نہ دی کہ شاید کوئی جھوٹا مدعی نکل کھڑا ہوا تو اس کی پیروی کر لے یہ طاق تیرے سامنے ہے میں نے اس میں وہ اوراق رکھ کر اوپر سے مٹی لگا دی ہے ابھی ان سے تعرض نہ کرنا نہ انھیں دیکھنا جب وُہ نبی جلوہ فرما ہو اگر اللہ تعالیٰ تیرا بھلا چاہے گا تو تو آپ ہی اُس کا پیرو ہوجائیگا یہ کہہ کر وُہ مر گئے ہم ان کے دفن سے فارغ ہوئے مجھے ان دونوں ورقوں کے دیکھنے کا شوق ہر چیز سے تھا میں نے طاق کھولا ورق نکالے تو کیا دیکھتا ہُوں کہ اُن میں لکھا ہے:

مُحمد رسول اللہ خاتم النبیین لا نبی بعدہ مولدہ بمکۃ و مہاجرہ بطیبۃ الحدیث "

محمد اللہ کے رسول ہیں سب انبیاء کے خاتم ان کے بعد کوئی نبی نہیں اُن کی پیدائش مکے میں اور ہجرت مدینے کو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

راہب کا استفسار

بیہقی و طبرانی و ابونعیم اور خرائطی کتاب الھواتف میں خلیفہ بن عبدہ سے راوی ہیں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا جاہلیت ہیں کہ ابھی اسلام نہ آیا تھا تمھارے باپ نے تمھارا نام محمد کیونکر رکھا۔ کہا میں نے اپنے باپ سے اس کا سبب پوچھا جواب دیا کہ بنی تمیم سے ہم چار آدمی سفر کو گئے تھے ایک میں اور سفیان بن مجاشع بن دارم اور یزید بن ربیعہ اور اسامہ بن مالک جب ملک شام میں پہنچے ایک تالاب پر اترے جس کے کنارے پیڑ تھے۔ ایک راہب نے اپنے دیر سے ہمیں جھانکا اور کہا تم کون ہو ہم نے کہا اولاد مضر سے کچھ لوگ ہیں کہا:

اما انہ سوف یبعث منکم وشیکا نبی فسارعوا الیہ وخذوا بحظکم منہ ترشدوا فانہ خاتم النبیین۔

سنتے ہو عنقریب بہت جلد تم میں سے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے تم اس کی طرف دوڑنا اور اس کی خدمت و اطاعت سے بہرہ یاب ہونا کہ وہ سب میں پچھلا نبی ہے ہم نے کہا اس کا نام پاک کیا ہوگا کہا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے سب کے ایک ایک لڑکا ہوا اس کا نام محمد رکھا انتھی واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

قبل از ولادت شہادتِ ایمان

زید بن عمرو بن نفیل کہ احد العشرۃ المبشرۃ سیدنا سعید بن زید کے والد ماجد ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم وعنہ موحدان و مومنان عہد جاہلیت سے تھے طلوع آفتاب عالمتاب اسلام سے پہلے انتقال کیا مگر اُسی زمانے میں توحید الٰہی و رسالت حضرت ختمی پناہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شہادت دیتے ابن سعد و ابونعیم حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں زید کو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا کہ معظمہ سے کوہ حرا کو جاتے تھے

Marfat.com

انھوں نے قریش کی مخالفت اور اُن کے معبودان باطل سے جدائی کی تھی، اُس پر آج اُن سے اور قریش سے کچھ لڑائی رنجش ہو چکی تھی مجھے دیکھ کر بولے اے عامر میں اپنی قوم کا مخالف اور ملت ابراہیم کا پیرو ہوا اُسی کو معبود مانتا ہوں جسے ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم پوجتے تھے۔ میں ایک نبی کا منتظر ہوں جو بنی اسمٰعیل اور اولاد عبدالمطلب سے ہوں گے ان کا نام پاک احمد ہے۔ میرے خیال میں میں ان کا زمانہ پاؤں گا میں ابھی ان پر ایمان لاتا اور ان کی تصدیق کرتا اُن کی نبوت کی گواہی دیتا ہوں نہیں اگر اتنی عمر ملے کہ انھیں پاؤ تو میرا اسلام انہیں پہنچانا اے عامر میں تم سے اُن کی نعت وصفت بیان کیے دیتا ہوں کہ تم خوب پہچان لو درمیانہ قد ہیں سر کے بال کثرت وقلت میں معتدل اُن کی آنکھوں میں ہمیشہ سُرخ ڈورے رہیں گے اُن کے شانوں کے بیچ میں مہر نبوت ہے ان کا نام احمد اور یہ شہر ان کا مولد ہے یہیں ان کی رسالت ظاہر ہوگی۔ ان کی قوم انھیں تکے میں نہ رہنے دے گی کہ ان کا دین اسے ناگوار ہوگا۔ وہ ہجرت فرما کر مدینے جائیں گے وہاں سے اُن کا دین ظاہر وغالب ہوگا۔ دیکھو تم کسی دھوکے فریب میں آکر اُن کی اطاعت سے محروم نہ رہنا۔

فانی بلغت البلاد کلها لطلب دین ابراهیم وکل من اسأل من الیهود والنصاری والمجوس یقول هذا الدین وراءك و ینعتونه مثل ما نعته لك و یقولون لم یبق نبی غیره۔

کہ میں دین ابراہیمی کی تلاش میں شہروں شہروں پھرا یہود ونصاریٰ مجوس جس سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ یہ دین تمہارے پیچھے آتا ہے اور اس نبی کی وہی صفت بیان کی جو میں تم سے کہہ چکا اور سب کہتے تھے کہ اُن کے سوا کوئی نبی باقی نہ رہا۔ عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلاۃ والثنا کی نبوت ظاہر ہوئی میں نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ باتیں حضور سے عرض کیں حضور نے ان کے حق میں دعائے رحمت فرمائی اور ارشاد کیا قد رایته فی الجنة یسحب ذیله میں نے اُسے جنت میں دامن کشاں دیکھا۔

Marfat.com

انکارِ ختمِ نبوت کے وجوہات

اللہ اللہ اس زمانے کے یہود و نصاریٰ و مجوس تو بالاتفاق حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہو جانیکی شہادتیں دیں اور آجکل کے کذاب بدلگام مدعیان اسلام یہ شاخسانے نکالیں مگر ہے یہ کہ اس وقت تک ان فرقوں کو نہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بغض و حسد تھا نہ اپنے کسی پیشوا مردود کا سخن مطرود بنانا مراد و مقصد نہ اپنے کسی سگے کی بات رکھنی نہ بعد ظہور نور خاتمیت اپنے باپ دادا کی نبوت گڑھنی وہ کیوں جھوٹ بولتے جو کچھ علوم انبیاء و اخبار احبار و رہبان و علماء سے پہنچا تھا صاف کہتے تھے۔ بعد ظہور اسلام ان ملاعنہ کے دل میں حسد و عناد کا پھوڑا پھوٹا اور ان مدعیان اسلام پر یہ قہر ٹوٹا کہ کسی خبیث کا پیشوا خبیث معاذ اللہ آیہ کریمہ وخاتم النبیین میں خدا کا جھوٹ ممکن لکھ گیا اب یہ جب تک اپنی سینہ زوری سے کچھ خاتم وا بینا گڑھ کر نہ دکھائیں اگرچہ زمین کے اسفل السافلین طبقے میں نوکرو جی پیشوا کی خدمت ہی کیا ہوئی ہونہار سپوتوں کی سعادت ہی کیا ہوئی کسی قاسم کفر و ضلالت قسیم و مباین حق و ہدایت کا کوئی بھائی لگتا ان نئے مرتدوں کے ہاتھ بک گیا سات خاتم النبیین کا فتویٰ لکھ گیا اب یہ اگر نازی نبوتوں کا ٹھیکہ نہ لیں ختم نبوت کے معنے منتر کو مہمل نہ کہیں تو الکوتے بھیا کی حمایت ہی کیا ہوئی۔ اختراعی طبیعت کی جودت ہی کیا ہوئی کسی مردک کو یہ دھن سمائی کہ سید بنے تو کیا بنے کوئی گنے تو نبی کا نواسا ہی گنے پانچے کا رشتہ کوئی بات نہیں یہ پیرجی پوتے نہ بن بیٹھے تو کچھ کرامات نہیں وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مقوقس شاہِ مصر کی تصدیقِ ولادت

امام واقدی و ابونعیم حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل ملاقات مقوقس بادشاہ مصر میں راوی جب ہم نے اس نصرانی بادشاہ سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح و تصدیق سنی اُس کے پاس سے وہ کلام سن کر اُٹھے جس نے ہمیں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ذلیل و خاشع کر دیا ہم نے کہا سلاطین عجم اُن کی تصدیق کرتے اور اُن سے ڈرتے ہیں حالانکہ ان سے کچھ رشتہ

Marfat.com

علاقہ نہیں اور ہم تو اُن کے رشتہ دار اُن کے ہمسائے ہیں وُہ ہمارے گھر ہمیں دین کی طرف بُلانے آئے اور ہم ابھی اُن کے پیرو نہ ہُوئے پھر میں اسکندریہ میں ٹھہرا کوئی گرجا کوئی پادری قبطی خواہ رومی نہ چھوڑا جہاں جا کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت جو وُہ اپنی کتاب میں پاتے ہیں نہ پوچھی ہو۔ ان میں ایک پادری قبطی سب سے بڑا مجتہد تھا اُس سے پوچھا:

ھل بقی احمد من الانبیاء آیا پیغمبروں میں سے کوئی رہا وُہ بولا نعم وھو اٰخر الانبیاء لیس بینہ و بین عیسٰی نبی قد امر عیسٰی باتباعہ وھو النبی الامی العربی اسمہ احمد ہاں ایک نبی باقی ہیں وہ سب انبیاء سے پچھلے ہیں ان کے اور عیسٰی کے بیچ میں کوئی نبی نہیں عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُن کی پیروی کا حکم ہوا ہے وُہ نبی امی عربی ہیں ان کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ پھر اس نے حلیہ شریفہ و دیگر فضائل لطیفہ ذکر کیے مغیرہ نے فرمایا اور بیان کر اس نے اور بتائے از انجملہ کہا

یخص بما لم یخص بہ الانبیاء قبلہ کان النبی یبعث الی قومہ و بعث الی الناس کافۃ انہیں وُہ خصائص عطا ہوں گے جو کسی نبی کو نہ ملے ہر نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا وہ تمام لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے مغیرہ فرماتے ہیں میں نے یہ سب باتیں خوب یاد رکھیں اور وہاں سے واپس آکر اسلام لایا۔

میلاد النبی پر خاص تارے کا طلوع

ابونعیم حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

راوی ہیں سات برس کا تھا ایک دن پچھلی رات کو وہ سخت آواز آئی کہ ایسی جلد پہنچتی آواز میں نے کبھی نہ سُنی تھی کیا دیکھتا ہُوں کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لیے چیخ رہا ہے۔ لوگ اس کی آواز پر جمع ہوئے وُہ بولا:

ھذا کوکب احمد قد طلع ھذا کوکب لا یطلع الا بالنبوۃ ولم یبق من الانبیاء الا احمد۔

یہ احمد کے ستارے نے طلوع کیا یہ ستارہ کسی نبی ہی کی پیدائش پر طلوع کرتا ہے اور اب انبیاء میں سوائے احمد کے کوئی باقی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

Marfat.com

یہودی علمائے کے ہاں ذکرِ ولادت

امام واقدی و ابو نعیم حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال کنا

و یہود فینا کانوا یذکرون نبیا یبعث بمکۃ اسمہ احمد و لم یبق من الانبیاء غیرہ ھو فی کتبنا الحدیث۔

یعنی میرے بچپن میں یہود ہم میں ایک نبی کا ذکر کیا کرتے جو مکے میں مبعوث ہونگے اُن کا نام پاک احمد ہے اب ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں وُہ ہماری کتابوں میں لکھے ہُوئے ہیں۔

احبار کی زبان پر نعتِ نبی

ابو نعیم سعد بن ثابت سے راوی قال کان احبار یہود بنی قریظۃ والنضیر یذکرون صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فلما طلع الکوکب لاحمر اخبروا انہ نبی وانہ لا نبی بعدہ اسمہ احمد ومہاجرہ الی یثرب فلما قدم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المدینۃ و نزلہا انکروا وحسدوا و بغوا۔

یہود بنی قریظہ و بنی نضیر کے علماء حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے جب سرخ ستارہ چمکا تو انہوں نے خبر دی کہ وُہ نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں ان کا نام پاک احمد ہے۔ اُن کی ہجرت گاہ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لاکر رونق افروز ہُوئے یہود براہ حسد و بغاوت منکر ہو گئے فلما جاء ھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکافرین۔

اہلِ یثرب کو بشارتِ میلاد النبی

زیاد بن لبید سے راوی ہیں مدینہ طیبہ میں ایک ٹیلے پر تھا ناگاہ ایک آواز سُنی کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے:

یا اھل یثرب قد ذھب واللہ نبوۃ بنی اسرائیل ھذا نجم

Marfat.com

قد طلع بمولد احمد وھو نبی اٰخر الانبیاء ومہاجرہ الی یثرب۔

اے اہل مدینہ خدا کی قسم بنی اسرائیل کی نبوت گئی ولادت احمد کا تارا چمکا وہ سب سے پچھلے نبی ہیں مدینے کی طرف ہجرت فرمائیں گے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

یوشع کی زبان پر نعتِ رسول

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں نے مالک بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے سنا کہ میں ایک روز بنی عبد الاشہل میں بات چیت کرنے گیا یوشع یہودی بولا اب وقت آ لگا ہے ایک نبی کے ظہور کا جس کا نام احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرم سے تشریف لائیں گے اُن کا حُلیہ و وصف یہ ہوگا میں اس کی باتوں سے تعجب کرتا اپنی قوم میں آیا وہاں بھی ایک شخص کو ایسا ہی بیان کرتے پایا میں بنی قریظہ میں گیا وہاں بھی ایک مجمع میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک ہو رہا تھا اُن میں سے زبیر بن باطا نے کہا:

قد طلع الکوکب الاحمر الذی لم یطلع الا لخروج نبی وظھورہ و لم احد الا احمد و ھذہ مہاجرہ۔

بیشک سُرخ ستارہ طلوع ہو کر آیا یہ تارا کسی نبی ہی کی ولادت وظہور پر چمکتا ہے اور اب میں کوئی نبی نہیں پاتا سوا احمد کے اور یہ شہر ان کی ہجرت گاہ ہے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔

تذییل۔ ابن سعد و حاکم و بیہقی و ابو نعیم حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی مکہ معظمہ میں ایک یہودی بغرض تجارت رہتا جس رات حضور پُرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پیدا ہُوئے قریش کی مجلس میں گیا اور پوچھا کیا آج تم میں کوئی لڑکا پیدا ہوا انھوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم کہا احفظوا ما اقول لکم ولد ھذہ اللیلۃ نبی ھذہ الامۃ الاخیرۃ بین کتفیہ علامۃ الحدیث۔

جو میں تم سے کہہ رہا ہوں اسے حفظ کر رکھو آج کی رات اس پچھلی امت کا نبی پیدا ہوا اس کے شانوں کے درمیان علامت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

58535

Marfat.com

ارشادات حضور ختم الانبیاء علیہم افضل الصلاۃ والثنا

وفیہا انواع نوع فی اسماء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اسماء النبی اجلہ ائمہ بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و امام مالک و امام احمد و ابوداؤد طیالسی و ابن سعد طبرانی و حاکم و بیہقی و ابونعیم وغیرہم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان لی اسماء انا محمد و انا احمد و انا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر و انا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی و انا العاقب الذی لیس بعدہ نبی۔

بیشک میرے متعدد نام ہیں میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر مٹاتا ہے میں حاشر ہوں میرے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا میں عاقب ہوں اور عاقب وہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبعہ اخیرۃ الا الطبرانی کی روایت میں والخاتم زاید ہے یعنی اور میں خاتم ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

انا محمد و احمد امام احمد مسند اور مسلم صحیح اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا محمد و احمد والمقفی والحاشر و نبی التوبۃ و نبی الرحمۃ

میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیاء کے بعد آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نام مبارک نبی التوبہ عجب جامع و کثیر المنافع نام پاک ہے۔ اس کی تیرہ توجیہیں فقیر غفرلہ المولی القدیر نے شرح صحیح مسلم للامام النووی و شروح الشفا للقاری والخفاجی و مرقاۃ و اشعۃ اللمعات شروح مشکوٰۃ و تیسیر و سراج المنیر و حفنی شروح جامع صغیر و جمع الوسائل شرح شمائل و مطالع المسرات و مواہب و شرح زرقانی و مجمع البحار سے التقاط کیں اور چار بتوفیق اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے بڑھائیں سب سترہ ہوئیں بعضہا اہم من بعض و اعلیٰ۔

Marfat.com

خصائص مصطفیٰ

۱۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت سے عالم نے توبہ ورجوع الی اللہ کی دولتیں پائیں حضور کی آواز پر متفرق جماعتیں مختلف امتیں اللہ عزوجل کی طرف پلٹ آئیں ذکرہ فی مطالع المسرات وقاری فی شرح الشفاء والشیخ المحقق نے اشعۃ اللمعات وعلیہ اقتصر فی المواھب اللدنیہ شرح الاسماء العلیۃ وقبلہ شارحہما الزرقانی عند سردہا۔

۲۔ ان کی برکت سے خلائق کو توبہ نصیب ہوئی الشیخ فی اللمعات والاشعۃ۔

اقول ولیس بالاول فان الھدایۃ دعوۃ وارائۃ وبالبرکۃ توفیق الوصول۔

۳۔ اُن کے ہاتھ پر جس قدر بندوں نے توبہ کی اور انبیائے کرام کے ہاتھوں پر نہ ہوئی الشیخ فی اللمعات واشار الیہ فی الاشعۃ حیث قال بعد ذکر الاولین "ایں صفت در جمیع انبیا مشترک ست و در ذات شریف آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از ہمہ بیشتر و وافر و کامل تر ست۔ صحیح حدیثوں سے ثابت کہ روزِ قیامت یہ امت سب امتوں سے شمار میں زائد ہوگی نہ فقط ہر ایک امت جداگانہ بلکہ مجموع جمیع امم سے۔ اہل جنت کی ایک سو بیس صفتیں ہوں گی جن میں بحمد اللہ تعالیٰ اسی ہماری اور چالیس میں باقی سب امتیں۔ والحمد للہ رب العلمین۔

۴۔ وہ توبہ کا حکم لے کر آئے الامام النووی فی شرح صحیح مسلم والقاری فی جمع الوسائل والزرقانی فی شرح المواھب۔

۵۔ اللہ عزوجل کے حضور سے قبول توبہ کی بشارت لائے شرح المواھب و المناوی فی التیسیر۔

۶۔ اقول بلکہ وہ توبہ عام لائے ہر نبی صرف اپنی قوم کے لیے توبہ لاتا وہ تمام جہان سے توبہ لینے آئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۷۔ بلکہ توبہ کا حکم وہی لے کر آئے کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والثناء سب ان کے نائب ہیں

Marfat.com

تو روزِ اوّل سے آج تک اور آج سے قیامت تک جو توبہ خلق سے طلب کی گئی یا کی جائے گی واقع ہوئی یا وقوع پائے گی۔ سب کے نبی ہمارے نبی توبہ ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم الفاسی فی مطالع المسرات فجزاہ اللہ معانی المبرات وعوالی المسرات۔

۸۔ توبہ سے مراد اہل توبہ ہیں ای علی وزان قولہ تعالیٰ واسئل القریۃ یعنی توّابین کے نبی مطالع المسرات مع زیادۃ منی اقول اب اوفق یہ ہے کہ توبہ سے مراد ایمان لیں کما سوغہ المناوی ثم العزیزی فی شروح الجامع الصغیر۔ حاصل یہ کہ تمام اہل ایمان کے نبی۔

۹۔ ان کی اُمّت توّابین ہیں وصف توبہ ہیں سب امتوں سے ممتاز ہیں قرآن اُن کی صفت میں التائبون فرماتا ہے جمع الوسائل جب گناہ کرتے ہیں توبہ لاتے ہیں یہ امت کا فضل ہے اور امت کا ہر فضل اس کے نبی کی طرف راجع مطالع اقول وبہ فارق ماقبلہ فلیس فیہ حذف ولا تجوز۔

۱۰۔ ان کی امت کی توبہ سب امتوں سے زائد مقبول ہوئی حفنی علی الجامع الصغیر کہ اُن کی توبہ میں مجرد ندامت وترک فی الحال وعزم آئندہ پر کفایت کی گئی نبی الرحمۃ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے بوجھ اتار لیے اگلی امتوں کے سخت و شدید باران پر نہ آنے دیئے اگلوں کی توبہ سخت سخت شرائط سے مشروط کی جاتی تھی گوسالہ پرستی سے بنی اسرائیل کی توبہ اپنی جانوں کے قتل سے رکھی گئی کما نطق بہ القرآن العزیز جب ستّر ہزار آپس میں کٹ چکے ہیں اس وقت توبہ قبول ہوئی شرح الشفا للقاری والمرقاۃ ونسیم الریاض والفاسی ومجمع

لہ اقتصر الحنفی فی تقریر ھذا الوجہ علی ذکر الاستغفار فقط فقال لانہ قبل من امتہ التوبۃ بمجرد الاستغفار زاد مبرک بخلاف الامم السابقۃ و استدل بقولہ تعالیٰ فاستغفروا اللہ واستغفرلھم الرسول الایۃ و قد [illegible] ربانی غفرلہ

Marfat.com

البحار برمز (ن) للامام النووی و الذی رأیتہ فی منہاجہ ماقدمت فحسب ۔

۱۱۔ وہ خود کثیر التوبہ ہیں صحیح بخاری میں ہے ہیں روز اللہ سبحنہٗ سے سو بار استغفار کرتا ہوں شرح الشفا والمرقاۃ و اللمعات والمجمع برمز (ط) للطیبی والزرقانی ہر ایک کی توبہ اس کے لائق ہے حسنات الابرار سیات المقربین حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہر آن ترقی مقامات قرب و مشاہدہ ہیں ہیں و للاخرۃ خیر لك من الاولیٰ ٥ جب ایک مقام اجل و اعلیٰ پر ترقی فرماتے گزشتہ مقام کو بہ نسبت اس کے ایک نوع تقصیر تصور فرما کر

(بقیہ حاشیہ ص ۲۲) اقرہ العلامۃ القاری فی المرقاۃ و فی شرح الشفا و شدد النکیر علیہ فی جمع الوسائل شرح الشمائل فقال ھذا قول لم یقل بہ احد من العلماء فھو خلاف الامۃ قال و ارکان التوبۃ علی ما قالہ العلماء ثلثۃ الندم والقلع والعزم علی ان لا یعود ولا احد جعل الاستغفار اللسانی شرطا للتوبۃ الخ اقول رحمہ اللہ مولانا القاری این فی کلام الحنفی و میرك ان التوبۃ لا تقبل الا بالاستغفار فضلا عن اشتراط الاستغفار باللسان انما ذکر ان مجرد الاستغفار کاف فی توبۃ ھذہ الامۃ من دون الزام امور اُخر شاقۃ جدا کقتل الانفس وغیرہ مما الزمت بہ الامم السابقۃ فلا تشتم منہ رائحۃ اشتراط الاستغفار لمطلق التوبۃ وان امعنت النظر لم تجد فیہ خلافا للحدیث الارکان ایضا فان الاستغفار الصادق لا ینشؤ الا عن ندم صحیح والندم الصحیح یلزمہ الاقلاع وعزم الترك ولذا صح عنہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قولہ الندم توبۃ علا ان المقصود الحصر بالنسبۃ الی ما کان علی الامم السابقۃ من الامر ثم ھذا کلہ لا مساغ لہ فی تقریر الوجہ بما قررنا کما تری فاعرف ۱۲ منہ

Marfat.com

اپنے رب کے حضور توبہ و استغفار لانے تو وہ ہمیشہ ترقی اور ہمیشہ توبہ نے تقصیر میں ہیں صلی اللہ علیہ وسلم مطالع مع بعض زیادات منی ۔

۱۲۔ **باب توبہ :** انھیں کے امت کے آخر عہد میں باب توبہ بند ہوگا شرح الشفا للقاری اگلی نبوتوں میں اگر کوئی ایک نبی کے ہاتھ پر تائب نہ ہوتا امکان رہتا کہ دوسرا نبی آئے اس کے ہاتھ پر توبہ لائے یہاں باب نبوت مسدود اور ختم ملت پر توبہ مفقود تو جو ان کے دست اقدس پر توبہ لانے اس کے لیے کہیں توبہ نہیں افادۃ الفاسی وبہ استفام کونہ من وجوہ التسمی بہذا الاسم العلی السمی ۔

۱۳۔ **فاتح باب توبہ :** وہ فاتح باب توبہ ہیں سب میں پہلے سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توبہ کی وہ انھیں کے توسل سے تھی تو وہی اصل توبہ ہیں اور وہی وسیلۂ توبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مطالع ۔

۱۴۔ **کعب رضی کا خون :** وہ توبہ قبول کرنے والے ہیں ان کا دروازۂ کرم توبہ و معذرت کرنے والوں کے لیے ہمیشہ مفتوح ہے جب سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خون اُن کے زمانۂ نصرانیت میں مباح فرما دیا ہے ۔ اُن کے بھائی بجیر بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انھیں لکھا طرالیہ فانہ لا یرد من جاء تائبا ان کے حضور اُڑ کر آؤ جو ان کے سامنے توبہ کرتا حاضر ہو بہ اُسے کبھی ردّ نہیں فرماتے مطالع المسرات اسی بنا پر کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حاضر ہوئے راہ میں قصیدہ نعتیہ بانت سعاد نظم کیا جس میں عرض رسا ہیں ؎

انبئت ان رسول اللہ اوعدنی
والعفو عند رسول اللہ مامول
انی اتیت رسول اللہ معتذرا
والعذر عند رسول اللہ مقبول

Marfat.com

مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے لیے سزا کا حکم فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور معذرت کرتا حاضر ہُوا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عذر دولت قبول پاتا ہے۔

توراۃ مقدس میں ہے لا یجزی بالسیئۃ السیئۃ و لکن یعفو و یغفر احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بدی کا بدلہ بدی نہ دیں گے بلکہ بخش دیں گے اور مغفرت فرمائیں گے رواہ البخاری عن عبد اللہ بن عمرو و الدارمی و ابنا سعد وعساکر عن ابن عباس و الاخیر عن عبد اللہ بن سلام و ابن ابی حاتم عن وھب بن منبہ و ابو نعیم عن کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین ولہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے طیبہ ہیں **عفو غفور** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

۱۵۔ نبی توبہ: **اقول** وُہ نبی توبہ ہیں۔ بندوں کو حکم ہے کہ ان کی بارگاہ میں حاضر ہوکر توبہ و استغفار کریں اللہ تو ہر جگہ سنتا ہے۔ اس کا علم اس کا سمع اس کا شہود سب جگہ ایک سا ہے مگر حکم یہی فرمایا کہ میری طرف توبہ چاہو تو میرے محبوب کے حضور حاضر ہو۔ قال تعالیٰ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ و استغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما ۝ اگر وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے پاس حاضر ہو کر خدا سے بخشش چاہیں اور رسول اُن کی مغفرت مانگے تو ضرور خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ حضورؐ کے عالم حیات ظاہری میں حضور ظاہر تھا اب حضورِ مزارِ پُر انوار ہے اور جہاں یہ بھی میسر نہ ہو تو دل سے حضورِ پُر نور کی طرف توجہ حضور سے توسل فریاد استغاثہ طلب شفاعت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب بھی ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری شرح شفا شریف میں فرماتے ہیں روح النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاضرۃ فی بیوت اھل الاسلام۔

ف ۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مسلمان کے گھر میں جلوہ فرما ہیں۔

Marfat.com

۱۶۔ اقول وہ مفیض توبہ ہیں توبہ لیتے بھی یہی ہیں اور دیتے بھی یہی یہ توبہ نہ دیں تو کوئی توبہ نہ کرسکے توبہ ایک نعمت عظمیٰ بلکہ اجل نعم ہے اور نصوص متواترہ اولیائے کرام و ائمہ عظام وعلمائے اعلام سے مبرہن ہوچکا کہ ہر نعمت قلیل یا کثیر صغیر یا کبیر جسمانی یا روحانی دینی یا دنیوی ظاہری یا باطنی روز اول سے اب تک اب سے قیامت تک قیامت سے آخرت آخرت سے ابد تک مومن یا کافر مطیع یا فاجر ملک یا انسان جن یا حیوان بلکہ تمام ماسوا اللہ میں جسے جو کچھ ملی یا ملتی ہے یا ملے گی اس کی کلی انہیں کے صبائے کرم سے کھلی اور کھلتی ہے اور کھلے گی انھیں کے ہاتھوں پر بٹی اور بٹتی ہے یہ سرالوجود واصل الوجود وخلیفۃ اللہ الاعظم وولی نعمت عالم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ خود فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا ابوالقاسم اللہ یعطی وانا اقسم میں ابوالقاسم ہوں اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں رواہ الحاکم فی المستدرک وصححہ واقرہ الناقدون ان کا رب اللہ عزوجل فرماتا ہے وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین ہم نے نہ بھیجا تمھیں مگر رحمت سارے جہان کے لیے فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس جاں فزا وایمان افروز ودشمن گزا وشیطان سوز بحث کی تفصیل جلیل اور اس پر نصوص قاہرہ کثیرہ وافرہ کی تخریج جمیل اپنے رسالہ مبارکہ سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی میں ذکر کی والحمد للہ رب العٰلمین۔

۱۷۔ اقول وہ نبی توبہ ہیں کہ گناہوں سے ان کی طرف توبہ کی جاتی ہے توبہ میں ان کا نام پاک نام جلالت حضرت عزت عز جلالہ کے ساتھ لیا جاتا ہے کہ میں اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتا ہوں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحیح بخاری وصحیح مسلم شریف میں ہے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ اتوب الی اللہ والی رسولہ ماذا اذنبت یا رسول اللہ میں اللہ اور اللہ کے

ف۔ ہر نعمت ہر شخص کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملی اور ملتی ہے اور ملے گی۔

Marfat.com

رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی۔ معجم کبیر میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ابوبکر صدیق و عمر فاروق وغیرہما چالیس اجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف کھڑے ہوکر ہاتھ پھیلا کر لرزتے کانپتے حضور سے عرض کی تبنا الی اللہ والی رسولہ ہم اللہ اور اس کے رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں فقیر نے یہ حدیثیں مع جلیل ونفیس اپنے رسالہ مبارکہ الامن والعلی لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء میں ذکر کیں۔ اقول توبہ کے معنی ہیں نافرمانی سے باز آنا جس کی معصیت کی ہے۔ اس سے عہد اطاعت کی تجدید کرکے اُسے راضی کرنا اور نص قطعی قرآن سے ثابت کہ اللہ عزوجل کا ہر گنہگار حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گنہگار ہے قال اللہ تعالیٰ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ویلزمہ عکس النقیض من لم یطع اللہ لم یطع الرسول وھو معنی قولنا من عصی اللہ فقد عصی الرسول اور قرآن عظیم حکم دیتا ہے کہ اللہ ورسول کو راضی کرو قال اللہ تعالیٰ واللہ ورسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مومنین ۵ سب سے زیادہ راضی کرنے کے مستحق اللہ ورسول ہیں اگر یہ لوگ ایمان رکھتے ہیں نسأل اللہ الایمان والامن والامان ورضاہ ورضی رسولہ الکریم علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والتسلیم یہ نفیس فوائد کہ استطرادًا زبان پہ آگئے قابل حفظ ہیں کہ اس رسالے کے غیر میں نہ ملیں گے یوں توع

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست

مگر میں امید کرتا ہوں کہ فقیر کی یہ تین توجیہیں اخیر بحمد اللہ تعالیٰ چیزے دیگر ہیں وباللہ التوفیق۔

توبہ قبول کرنے والے نبی امام احمد وابن سعد وابن ابی شیبہ اور امام بخاری تاریخ اور ترمذی شمائل میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی مدینہ طیبہ کے ایک راستے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے ملے ارشاد فرمایا انا محمد وانا احمد وانا نبی الرحمۃ

Marfat.com

ونبی التوبۃ وانا المقفی و انا الحاشر ونبی للملاحم میں محمد ہیں احمد ہوں میں رحمت کا نبی ہوں میں توبہ کا نبی ہوں میں سب میں آخر نبی ہوں میں حشر دینے والا ہوں میں جہادوں کا نبی ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مالک لوائے حمد طبرانی معجم کبیر اور سعید بن منصور سنن میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا احمد وانا محمد وانا الحاشر الذی احشر الناس علی قدمی وانا ماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر فاذا کان یوم القیٰمۃ کان لواء الحمد معی وکنت امام المرسلین وصاحب شفاعتھم میں محمد ہوں میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پر میں حشر دوں گا میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے سبب سے کفر کو محو فرماتا ہے قیامت کے دن لواء الحمد میرے ہاتھ میں ہوگا میں سب پیغمبروں کا امام اور اُن کی شفاعتوں کا مالک ہوں گا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسمائے طیبہ تاز و عاقب ومقفی تو معنی ختم نبوت میں نص صریح ہیں۔ علماء فرماتے ہیں اسم پاک حاشر بھی اسی طرف ناظر امام نووی شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں: قال العلماء معناھما ای معنی روایتی قدمی بالتثنیۃ والافراد یحشرون علی اثری وزمان نبوتی ورسالتی ولیس بعدی نبی تیسیر میں ہے ای علی اثر نوبتی ای زمنھا ای لیس بعدہ نبی جمع المسائل میں ہے قال الجزری ای یحشر الناس علی اثر زمان نبوتی لیس بعدی نبی۔

دس اسمائے مبارکہ ابن مردویہ تفسیر اور ابونعیم دلائل میں اور ابن عدی و ابن عساکر و دیلمی حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لی عشرۃ اسماء عند ربی انا محمد واحمد والفاتح والخاتم والوالقاسم والحاشر والعاقب والماحی ولیس وطٰہٰ میرے رب کے یہاں میرے دس نام ہیں: محمد واحمد و فاتح عالم ایجاد و خاتم نبوت و ابوالقاسم و حاشر و آخر الانبیاء

Marfat.com

وماحی کفر ویٰس وطٰہٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ابن عدی کامل میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ان لی عند ربی عشرۃ اسماء میرے رب کے پاس میرے لیے دس نام ہیں ازانجملہ محمد واحمد وماحی وحاشر وعاقب یعنی ختم الانبیاء ورسول الرحمۃ ورسول التوبہ ورسول الملاحم ذکر کرکے فرمایا:

وانا المقفی قفیت النبیین عامۃ وانا قثم میں مقفی ہوں کہ تمام پیغمبروں کے بعد آیا اور میں کامل جامع ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تنبیہ: یہ حدیث ابن عدی نے مولیٰ علی وام المومنین صدیقہ واسامہ بن زید و عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی روایت کی کما فی مطالع المسرات فان کان فی کلہا عاقب او مقف و نحوہا کانت خمسۃ احادیث۔

الحاشر والعاقب حاکم مستدرک میں بافادۂ تصحیح حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کنیسۂ یہود میں تشریف لے گئے ہیں ہم کاب اقدس تھا فرمایا: اے گروہ یہود مجھے بارہ آدمی دکھاؤ جو گواہی دینے والے ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عزوجل سب یہود سے اپنا غضب (یعنی جس میں وہ زمانۂ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے گرفتار ہیں کہ وباؤا بغضب من اللہ فباؤا بغضب علیٰ غضب۔ اٹھالے گا یہود سن کر چپ رہے کسی نے جواب نہ دیا حضور نے فرمایا ابیتم فواللہ لانا الحاشر وانا العاقب وانا النبی المصطفیٰ امنتم او کذبتم تم نے نہ مانا خدا کی قسم بیشک میں حاشر ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں اور میں نبی مصطفیٰ ہوں خواہ تم مانو یا نہ مانو۔

رسول جہاد ابن سعد مجاہد مکی سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا محمد واحمد انا رسول الرحمۃ انا رسول الملحمۃ انا المقفی والحاشر میں محمد واحمد ہوں، میں

Marfat.com

رسولِ رحمت ہوں میں رسولِ جہاد ہوں میں خاتم الانبیاء ہوں میں لوگوں کو حشر دینے والا ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نوع آخر ھو الاوّل والآخر والظاھر والباطن

وہی ہیں اوّل وہی ہیں آخر وہی ہیں باطن وہی ہیں ظاہر
انھیں سے عالم کی ابتدا ہے وہی رسولوں کی انتہا ہیں

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نحن الاٰخرون السابقون یوم القیٰمۃ ہم زمانے میں سب سے پچھلے اور قیامت میں سب سے اگلے ہیں۔

مسلم و ابن ماجہ ابوہریرہ و حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

نحن الاٰخرون من اھل الدنیا والاوّلون یوم القیٰمۃ المقضی لھم قبل الخلائق ہم دنیا میں سب کے بعد اور آخرت میں سب پہ سابق ہیں۔ تمام جہان سے پہلے ہمارے لیے حکم ہوگا۔

دارمی ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان اللہ ادرک بی الاجل المرجو اختار لی اختیار فنحن الاٰخرون و نحن السابقون یوم القیٰمۃ۔ بیشک اللہ نے مجھے مدّت اخیرہ زمانہ انتظار پہ پہنچایا اور مجھے چُن کر پسند فرمایا تو ہمیں سب سے پچھلے اور ہمیں روزِ قیامت سب سے اگلے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اس حدیث میں نسخے مختلف ہیں بعض میں یوں ہے:

ان اللہ ادرک بی الاجل المرحوم واختصر لی اختصارا مجھے اللہ و جل

محض رحمت کے وقت پہنچایا اور میرے لیے کمال اختصار فرمایا۔ اس اختصار کی شرح و تفسیر پانچ وجہ منیر پر فقیر نے اپنے رسالۂ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین میں بیان کی۔

آخر زمان اور اولین یوم قیامت اسحٰق بن راہویہ مسند اور ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف میں مکحول سے راوی امیرالمومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک یہودی پر کچھ آتا تھا اس سے لینے تشریف لے گئے اور فرمایا:

لا والذی اصطفیٰ محمدا علی البشر لا افارقك قسم اس کی جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام آدمیوں سے برگزیدہ کیا میں تجھے نہ چھوڑوں گا یہودی بولا واللہ خدا نے انھیں تمام بشر سے افضل نہ کیا امیرالمومنین نے اسے تپانچہ مارا۔ وہ بارگاہِ رسالت میں نالشی آیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عمر تم اس تپانچہ کے بدلے اسے راضی کردو (یعنی ذمی ہے) اور رہاں اے یہودی آدم صفی اللہ ابراہیم خلیل اللہ نوح نجی اللہ موسیٰ کلیم اللہ عیسیٰ روح اللہ ہیں و انا حبیب اللہ اور میں اللہ کا پیارا ہوں۔ ہاں اے یہودی اللہ نے اپنے دو ناموں پر میری اُمت کے نام رکھے اللہ سلام ہے اور میری امت کا نام مسلمین رکھا اور اللہ مومن ہے اور میری اُمت کو مومنین لقب دیا۔ ہاں اے یہودی تم زمانے میں پہلے ہو و نحن الاٰخرون السابقون یوم القیٰمۃ اور ہم زمانے میں بعد اور روزِ قیامت میں سب سے پہلے ہیں ہاں ہاں جنت حرام ہے انبیاء پر جب تک میں اس میں جلوہ افروز نہ ہوؤں اور حرام ہے امتوں پر جب تک میری امت نہ داخل ہو صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیہم وسلّم۔

دریائے رحمت بیہقی شعب الایمان میں ابوقلابہ سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انما بعثت فاتحا وخاتما میں بھیجا گیا دریائے رحمت کھولتا اور نبوت و رسالت ختم کرتا ہوا۔

Marfat.com

آخرینِ بعثت ابن ابی حاتم و بغوی و ثعلبی تفاسیر اور ابو اسحٰق جوزجانی تاریخ اور ابو نعیم دلائل میں بطریق عدیدہ عن قتادہ عن الحسن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسنداً اور ابن سعد طبقات اور ابن لال مکارم الاخلاق میں قتادہ سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آیہ کریمہ و اذ اخذنا من النبیین میثاقھم و منك و من نوح و ابراھیم و موسٰی و عیسی بن مریم کی تفسیر میں فرمایا کنت اول النبیین فی الخلق و اٰخرھم فی البعث میں سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا اور سب کے بعد بھیجا گیا قتادہ نے کہا فبدأ به قبلھم اسی لیے رب العزت تبارک و تعالیٰ نے آیہ کریمہ میں انبیاے سابقین سے پہلے حضور پُر نور کا نام پاک لیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

تذییل: ابو سہل قطان اپنے امالی میں سہل بن صالح ہمدانی سے راوی ہیں نے حضرت سیدنا امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو سب انبیاء کے بعد مبعوث ہوئے حضور کو سب پر تقدم کیونکر ہوا فرمایا ان اللہ تعالٰی لما اخذ من بنی اٰدم من ظھورھم ذریاتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم کان محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اول من قال بلٰی و لذلك صار یتقدم الانبیاء و ھو اٰخر من بعث جب اللہ تعالیٰ نے آدمیوں کی پیٹھوں سے اُن کی اولاد روز میثاق نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ بنانے کو فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں تو سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کلمہ بلٰی عرض کیا کہ ہاں کیوں نہیں۔ اس وجہ سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب انبیاء پر تقدم ہوا حالانکہ حضور سب کے بعد مبعوث ہوئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت فاروق کا طریق ندا و خطاب بعد از وصال شفا شریف امام قاضی عیاض و احیاء العلوم امام حجۃ الاسلام و مدخل امام ابن الحاج و اقتباس الانوار علامہ ابو عبد اللہ محمد بن علی رشاطی و شرح البردہ ابو العباس قصار و مواہب لدنیہ امام قسطلانی وغیرہا کتب معتمدین میں ہے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعد وفات حضور سید الکائنات علیہ افضل الصلوات والتحیات جو فضائل عالیہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کو ندا و خطاب کرتے

Marfat.com

عرض کیے ہیں انھیں میں گزارش کرتے ہیں بابی انت وامی یا رسول اللہ لقد بلغ من فضیلتك عند الله ان بعثك اخر الانبیاء وذکرك فی اولھم فقال و اذ اخذنا من النبیین میثاقھم و منك و من نوح الایۃ یارسول اللہ میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور کی فضیلت اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس حد کو پہنچی کہ حضور کو تمام انبیاؑ کے بعد بھیجا اور ان سب سے پہلے ذکر فرمایا کہ فرماتا ہے اور یاد کر جب ہم نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اے محبوب اور نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ بن مریم سے علیہم الصلاۃ والسلام۔

حضرت جبرائیل سلام کہتے ہیں

علامہ محمد بن احمد بن محمد بن محمد بن ابی بکر بن مرزوق تلمسانی شرح شفا شریف میں

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جبریل نے حاضر ہو کر مجھے یوں سلام کیا السلام علیك یا ظاھر السلام علیك یا باطن میں نے فرمایا اے جبریل یہ صفات تو اللہ عزوجل کی ہیں کہ اسی کو لائق ہیں مجھ سے مخلوق کی کیونکر ہو سکتی ہیں جبریلؑ نے عرض کی اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور کو ان صفات سے فضیلت دی اور تمام انبیا و مرسلین پر ان سے خصوصیت بخشی اپنے نام و وصف سے حضور کے نام و وصف مشتق فرمائے وسماك بالاول لانك اول الانبیاء خلقا و سماك بالاخر لانك اخر الانبیاء فی العصر وخاتم الانبیاء الی اخر الامم حضور کا اول نام رکھا کہ حضور سب انبیا سے آفرینش میں مقدم ہیں اور حضور کا آخر نام رکھا کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں موخر و خاتم الانبیاء و نبی امت آخرین ہیں۔ باطن نام رکھا کہ اس نے اپنے نام پاک کے ساتھ حضور کا نام نامی سنہرے نور سے ساق عرش پر آفرینش آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے دو ہزار برس پہلے ابد تک لکھا پھر مجھے حضور پر درود بھیجنے کا حکم دیا میں نے حضور پر ہزار سال درود بھیجی اور ہزار سال بھیجی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور جگمگاتا سورج۔ حضور کو ظاہر نام عطا فرمایا کہ اس نے حضور کو تمام دینوں پر ظہور و غلبہ دیا اور حضور کی شریعت و فضیلت کو تمام اہل سمٰوٰت و ارض پر ظاہر و آشکارا کیا تو کوئی ایسا نہ رہا جس نے حضور پُر نور

Marfat.com

درود نہ بھیجی ہو اللہ حضور پر درود بھیجے فربك محمود وانت محمد و ربك الاوّل والاٰخر والظاھر والباطن وانت الاول و الاٰخر والظاھر والباطن پس حضور کا رب محمود ہے اور حضور محمد حضور کا رب اول و آخر و ظاہر و باطن ہے اور حضور اوّل و آخر و ظاہر و باطن ہیں سیدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمد للہ الذی فضلنی علی جمیع النبیین حتی فی اسمی وصفتی سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جس نے مجھے تمام انبیاء پر فضیلت دی یہاں تک کہ میرے نام و صفت میں ذکرہ القاری فی شرح الشفاء فقال قد روی التلمسانی عن ابن عباس الخ اقول ظاھرہ انہ اخرجہ بسندہ فان الاسناد ماخوذ فی مفھوم الروایۃ کما قالہ الزرقانی فی شرح المواھب ولعل الظاھر ان فیہ تجرید او المراد اورد و ذکر واللہ تعالیٰ اعلم۔

نوع اخر خصوص نصوص ختم نبوّت

صحیح مسلم شریف میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے: فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون ہیں تمام انبیاء پر چھ وجہ سے فضیلت دیا گیا مجھے جامع باتیں عطا ہوئیں اور مخالفوں کے دل میں میرا رعب ڈالنے سے میری مدد کی گئی اور میرے لیے غنیمتیں حلال ہوئیں اور میرے لیے زمین پاک کرنے والی اور نماز کی جگہ قرار دی گئی اور میں تمام جہان سب ماسوی اللہ کا رسول ہوا اور مجھ سے انبیاء ختم کیے گئے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

خاتم النبیین دارمی اپنی سنن میں بسند صحیح اور بخاری تاریخ اور طبرانی اوسط اور بیہقی سنن میں اور ابونعیم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا شافع و

Marfat.com

ومشفع ولا فخر۔

میں تمام پیغمبروں کا خاتم ہوں اور بطور فخر نہیں کہتا اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور بروجہ فخر ارشاد نہیں کرتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

احمد وحاکم وبیہقی وابن حبان عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں؛

انی مکتوب عند اللہ فی ام الکتاب لخاتم النبیین وان اٰدم لمنجدل فی طینتہ بیشک بالیقین میں اللہ کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا اور ہنوز آدم اپنی مٹی میں پڑے تھے ہ

آدم سرو تن بآب وگل داشت
کو حکم بملکِ جان و دل داشت

لوح محفوظ پر شہادت ختم نبوت

مواہب لدنیہ ومطالع المسرات میں ہے خرج مسلم فی صحیحہ من حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال ان اللہ عز وجل کتب مقادیر الخلق قبل ان یخلق السمٰوٰت والارض بخمسین الف سنۃ فکان عرشہ علی الماء ومن جملۃ ما کتب فی الذکر وھو ام الکتاب ان محمدا خاتم النبیین۔

یعنی صحیح مسلم شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ عز وجل نے زمین وآسمان کی آفرینش سے پچاس ہزار برس پہلے خلق کی تقدیر لکھی اور اس کا عرش پانی پر تھا منجملہ ان تحریرات کے لوح محفوظ میں لکھا بیشک محمد خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قال بعد ھذا فی المواھب وعن العرباض بن ساریہ فذکر الحدیث المذکور اٰنفا وقال بعدہ فی المطالع وغیر ذٰلک من الاحادیث اھ وقال الزرقانی

Marfat.com

بعد قوله ان محمدا خاتم النبيين فان قبل الحديث يفيد سبق العرش على التقدير وعلى كتابة محمد خاتم النبيين الخ فافادوا جميعا انه تمامه حديث واحد مخرج هكذا فى صحيح مسلم والعبد لضعيف راجع الصحيح من كتاب القدر فلم يجد فيه الا الى قوله وكان عرشه على الماء وبهذا القدر عزاه له فى المشكوٰة والجامع الصغير والكبير وغيرها فالله اعلم۔

عمارت نبوّت کی آخری اینٹ

احمد و بخاری و مسلم و ترمذی حضرت جابر بن عبداللہ اور احمد و شیخین حضرت ابوہریرہ اور احمد و مسلم حضرت ابوسعید خدری اور احمد و ترمذی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بالفاظ تمناسبہ و معانی متقاربہ راوی حضور خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترك منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلك اللبنۃ فکنت انا سددت موضع اللبنۃ ختم بی البنیان وختم بی الرسل وفی لفظ للشیخین فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین۔

میری اور تمام انبیاء کی کہاوت ایسی ہے جیسے ایک محل نہایت عمدہ بنایا گیا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہی دیکھنے والے اس کے آس پاس پھرتے اور اس کی خوبی تعمیر سے تعجب کرتے مگر وہی ایک اینٹ کی جگہ کہ نگاہوں میں کھٹکتی ہے، میں نے تشریف لا کر وہ جگہ بند کی مجھ سے یہ عمارت پوری کی گئی مجھ سے رسولوں کی انتہا ہوئی میں عمارت نبوت کی وہ پچھلی اینٹ ہوں میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں صلی اللہ تعالے علیہ وسلم۔

امام ترمذی حکیم عارف باللہ محمد بن علی نوادر الاصول میں سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اول الرسل آدم وآخرهم محمد سب رسولوں میں پہلے آدم علیہ الصلاۃ

Marfat.com

والسلام ہیں اور سب میں پچھلے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سوسمار کی گواہی طبرانی معجم اوسط و معجم صغیر اور ابن عدی کامل اور حاکم کتاب المعجزات اور بیہقی و ابو نعیم کتابیں دلائل النبوۃ اور ابن عساکر تاریخ میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجمع اصحاب میں تشریف فرما تھے کہ ایک بادیہ نشین قبیلہ بنی سلیم کا آیا سوسمار شکار کر کے لایا تھا وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا اور بولا قسم ہے لات وعزی کی وہ شخص آپ پر ایمان نہ لائے گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جانور کو پکارا وہ فصیح زبان روشن بیان عربی میں بولا جسے سب حاضرین نے خوب سُنا اور سمجھا لبیک وسعدیک یا زین من وافی یوم القیٰمۃ میں خدمت و بندگی میں حاضر ہوں اے تمام حاضرین مجمع محشر کی زینت۔ حضور نے فرمایا: من تعبد تیرا معبود کون ہے؟ عرض کی الذی فی السماء عرشہ و فی الارض سلطانہ و فی البحر سبیلہ و فی الجنۃ رحمتہ و فی النار عذابہ وہ جس کا عرش آسمان میں اور سلطنت زمین میں اور راہ سمندر میں اور رحمت جنت میں اور عذاب نار میں فرمایا فمن انا بھلا میں کون ہوں عرض کی انت رسول رب العٰلمین و خاتم النبیین قد افلح من صدقك و قد خاب من کذبك حضور پروردگار عالم کے رسول ہیں اور رسولوں کے خاتم جس نے حضور کی تصدیق کی وہ مراد کو پہنچا اور جس نے مانا نامراد رہا۔

اعرابی نے کہا اب آنکھوں دیکھے کے بعد کیا شبہ ہے خدا کی قسم میں جس وقت حاضر ہوا حضور سے زیادہ اُس شخص کو دشمن کوئی نہ تھا اور اب حضور مجھے اپنے باپ اور اپنی جان سے زیادہ محبوب ہیں اشھد ان لا الٰہ الا اللہ و انك رسول اللہ یہ مختصر ہے اور حدیث میں اس سے زیادہ کلام اطیب و اکثر۔

یہ حدیث امیر المومنین مولیٰ علی و ام المومنین عائشہ صدیقہ و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایات سے بھی آئی کما فی الجامع الکبیر و

Marfat.com

الخصائص الکبری ولم اقف علی الفاظھم فان اشتملت جمیعا علی لفظ خاتم النبیین کانت اربعۃ احادیث۔

تذییل: ترمذی حدیث طویل حلیۂ اقدس میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی کہ انھوں نے فرمایا: بین کتفیہ خاتم النبوۃ و ھو خاتم النبیین حضور کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہرِ نبوت ہے اور حضور خاتم النبیین ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

تذییل: طبرانی معجم اور ابونعیم عوالی سعید بن منصور میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے درود شریف کا ایک صیغہ بلیغہ راوی جس میں فرماتے ہیں اجعل شرائف صلاتک ونوامی برکاتک ورأفۃ تحننک علی محمد عبدک ورسولک الخاتم لما سبق والفاتح لما اغلق الٰہی اپنی بزرگ درودیں اور بڑھتی برکتیں اور رحمت کی مہر نازل کر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کہ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں گزروں کے خاتم اور مشکلوں کے کھولنے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

نوع اٰخر نبوت گئی، نبوت منقطع ہوئی جب سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت ملی کسی دوسرے کو نہیں مل سکتی۔

ولانبی بعدی صحیح بخاری شریف میں مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی ولا نبی بعدی انبیاء بنی اسرائیل کی سیاست فرماتے جب ایک نبی تشریف لے جاتا دوسرا اس کے بعد آتا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

احمد و ترمذی و حاکم بسند صحیح بر شرط صحیح مسلم کما قالہ الحاکم واقرہ الناقدون حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

ف نوع چہارم نبوت منقطع ہوئی اب کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔

Marfat.com

وسلم فرماتے ہیں: ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی بیشک رسالت و نبوت ختم ہوگئی اب میرے بعد نہ کوئی رسول نہ نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لم یبق من النبوة الا المبشرات الرؤیا الصالحة نبوت سے کچھ باقی نہ رہا صرف بشارتیں باقی ہیں اچھی خوابیں۔

طبرانی معجم کبیر میں حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بسند صحیح راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ذهبت النبوة فلا نبوة بعدی الا المبشرات الرؤیا یراها الرجل او تری له۔ نبوت گئی اب میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب کہ انسان آپ دیکھے یا اس کے لیے دیکھا جائے۔

احمد و ابنائے ماجہ و خزیمہ و حبان حضرت ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بسند حسن راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ذهبت النبوة و بقیت المبشرات نبوت ہوگئی اور بشارتیں باقی ہیں۔

صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن ابن ماجہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض مبارک میں جس میں وصال اقدس واقع ہوا پردہ اٹھایا سر انور پر پٹی بندھی تھی لوگ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ تھے حضور نے ارشاد فرمایا:

یا ایها الناس انه لم یبق من مبشرات النبوة الا الرؤیا الصالحة یراها المسلم او تری له اے لوگو نبوت کی بشارتوں سے کچھ نہ رہا مگر اچھا خواب کہ مسلمان دیکھے یا اس کے لیے دوسرے کو دکھایا جائے۔

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمر ہوتے

احمد و ترمذی و حاکم بتصحیح و رویانی و طبرانی و ابو یعلیٰ حضرت عقبہ بن عامر اور طبرانی و ابن عساکر اور خطیب کتاب

رواۃ مالک میں حضرت عبداللہ بن عمر اور طبرانی حضرت عصمہ بن مالک و حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تذییل: صحیح بخاری شریف میں اسمٰعیل بن ابی خالد سے ہے قلت لعبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنھما ارأیت ابراھیم ابن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال مات صغیرا و لو قضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی عاش ابنہ ابراھیم۔ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا آپ نے حضرت ابراہیم صاحبزادۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تھا فرمایا اُن کا بچپن میں انتقال ہوا اور اگر مقدر ہوتا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو حضور کے صاحبزادے ابراہیم زندہ رہتے مگر حضور کے بعد نبی نہیں۔ امام احمد کی روایت انھیں سے یوں ہے میں نے حضرت ابن ابی اوفی کو فرماتے سُنا لو کان بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی مامات ابنہ ابراھیم اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہوتا حضور کے صاحبزادے ابراہیم انتقال نہ فرماتے۔

تذییل: امام ابو عمر ابن عبدالبر بطریق اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن سدی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا:

کان ابراھیم قد ملاء المھد و لو عاش لکان نبیا لکن لم یکن لیبقی فان نبیکم اٰخر الانبیاء حضرت ابراہیم اتنے ہو گئے تھے کہ اُن کا جسم مبارک گہوارے کو بھر دیتا اگر زندہ رہتے نبی ہوتے مگر زندہ نہ رہ سکتے تھے کہ تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخر الانبیاء ہیں۔

فائدہ: اس کی اصل متعدد احادیث مرفوعہ سے ہے ماوردی حضرت انس اور ابن عساکر حضرات جابر بن عبداللہ و عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لو عاش ابراھیم لکان

ف حدیث لو عاش ابراھیم لکان نبیا و البحث علیہ

Marfat.com

صدیقا نبیا اگر ابراہیم زندہ رہتا تو صدیق وپیغمبر ہوتا و بہ انجلی ما اشتبہ علی الامام النووی مع جلالۃ شانہ وسعۃ عرفانہ اما ما قال الامام ابوعمر بن عبد البر لا ادری ما ھذا فقد کان ابن نوح غیر نبی و لو لم یلد النبی الا نبیا کان کل احد نبیا لانہم ولد نوح قال اللہ تعالیٰ وجعلنا ذریتہ ھم الباقین ۝ فاجابوا عنہ بان الشرطیۃ لا یلزمہا الوقوع **اقول** نعم لکنہا لا شک تفید الملازمۃ فان کانت مبنیۃ علی ان ابن نبی لا یکون الا نبیا لزم ما الزم ابوعمر و لا مفر فی الحق فی الجواب **ما اقول** من عدم صحۃ قیاس الانبیاء السابقین و بینہم علیٰ نبینا سید المرسلین و بنیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم وسلم فلو استحق ابنہ بعدہ النبوۃ لا یلزم منہ استحقاق ابناء الانبیاء جمیعا ھکذا رأیتنی کتبت علی ھامش نسختی التیسیر ثم رایت العلامۃ العلیا القاری ذکر مثلہ فی الموضوعات الکبیر فللہ الحمد وقد اخرج الدیلمی عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نحن اھل بیت لا یقاس بنا احد علی انی **اقول** لا نسلم ان الحدیث یحکم بالنبوۃ بل انبأ عما تکامل فی جوھر ابراھیم من خصائل الانبیاء وخلال المرسلین بحیث لو لم ینسد باب النبوۃ لنالہا تفضلا من اللہ تعالیٰ لا استحقاقا منہ فان النبوۃ لا یستحقہا احد من قبل ذات لکن اللہ تعالیٰ یصطفی من عبادہ من تم وکمل صورۃ و معنی و نسبا وحسبا و بلغ الغایۃ القصوی من کل خیر اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ فاذن الحدیث علی وزان ما مر لو کان بعدی نبی لکان عمر و اللہ تعالیٰ اعلم۔

نوع اخر بعد طلوع آفتاب عالمتاب خاتمیت صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وعلی آلہ الکرام جو کسی کے لیے ادعائے نبوت کرے دجال کذاب مستحق لعنت وعذاب ہے۔

امام بخاری حضرت ابوہریرہ اور احمد و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی و ھذا حدیث ثوبان رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی و لفظ البخاری دجالون کذابون قریبا من ثلثین عنقریب اس امت میں قریب تیس کے دجال کذاب نکلیں گے ہر ایک ادعا کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کذّاب اور دجّال امام احمد وطبرانی وضیا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں فی امتی کذابون ودجالون سبعۃ وعشرون منھم اربعۃ نسوۃ وانی خاتم النبیین لا نبی بعدی میری امت دعوت ہیں (کہ مومن وکافر سب کو شامل ہے) ستائیس کذاب دجال ہوں گے اُن میں چار عورتیں ہیں حالانکہ میں خاتم الانبیا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

جھوٹے مدعیان نبوت ابن عساکر علا بن زیاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون دجالون کذابون کلھم یزعم انہ نبی الحدیث قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال کذاب مدعی نبوت نکلیں۔

تذییل ابویعلے مسند میں بسند حسن حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تقوم الساعۃ حتی یخرج ثلثون کذابون منھم مسیلمۃ والعنسی والمختار قیامت نہ آنے کی جب تک کہ تیس کذاب نکلیں اُن میں سے مسیلمہ اور اسود عنسی ومختار ثقفی ہے اخذھم اللہ تعالیٰ۔ الحمد للہ بفضلہ تعالیٰ یہ تینوں خبیث کُتّے کی شیران اسلام کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اسود مردود خود زمانۂ اقدس اور مسیلمہ ملعون زمانۂ خلافت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں

ف نوٹ: جو حضور کے بعد جو کسی کو نبوت ملنی مانے دجال کذاب ہے۔

وللہ الحمد۔

حضرت علیؓ اور ختم نبوت

نوع ۶ - اخو - خاص امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے بارے میں متواتر حدیثیں ہیں کہ نبوت ختم ہوئی نبوت میں ان کا کچھ حصہ نہیں۔

امام احمد مسند اور بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ صحاح ابن ابی شیبہ سنن ابن جریر تہذیب الآثار میں بطرق عدیدہ کثیرہ سیدنا سعد بن ابی وقاص اور حاکم بتصحیح اسناد مستدرک اور طبرانی معجم کبیر و وسیط اور ابوبکر عاقولی فوائد میں اور ابن مردویہ مطولاً اور بزار بطریق عبداللہ بن ابی بکر عن حکیم بن جبیر عن الحسن بن سعد مولیٰ علی اور ابن عساکر بطریق عبداللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل امیر المومنین مولیٰ علی اور احمد و حاکم و طبرانی و عقیلی حضرت عبداللہ بن عباس اور احمد حضرت امیر معاویہ اور احمد و بزار و ابوجعفر بن محمد طبری و ابوبکر مطیری حضرت ابوسعید خدری اور ترمذی بافادۂ تحسین حضرت جابر بن عبداللہ سے مسنداً اور حضرت ابوہریرہ سے تعلیقاً اور طبرانی کبیر اور خطیب کتاب المتفق والمتفرق میں حضرت عبداللہ بن عمر اور ابونعیم فضائل الصحابہ میں حضرت سعید بن زید اور طبرانی کبیر میں حضرات براء بن عازب و زید بن ارقم و حبیش بن جنادہ و جابر بن سمرہ و مالک بن حویرث و حضرت ام المومنین ام سلمہ زوجہ امیر المومنین علی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک کو تشریف لے جاتے وقت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم کو مدینے میں چھوڑا امیر المومنین نے عرض کی یا رسول اللہ حضور مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں فرمایا اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ

نوع ششم ۔ خاص مولیٰ علی کے باب میں متواتر حدیثیں کہ نبوت ختم ہوگئی نبوت میں ان کا حصہ نہیں۔

[1] مسیلمہ خبیث کے قاتل وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنھوں نے زمانۂ کفر میں سیدنا حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا اور فرمایا کرتے قتلت خیر الناس وشر الناس میں نے بہتر شخص کو شہید کیا پھر سب سے بدتر کو مارا۔

Marfat.com

غیر انہ لا نبی بعدی یعنی کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم یہاں میری نیابت میں ایسے رہو جیسے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام جب اپنے رب سے کلام کے لیے حاضر ہوئے ہارون علیہ الصلاۃ والسلام کو اپنی نیابت میں چھوڑ گئے تھے ہاں یہ فرق ہے کہ ہارون نبی تھے میں جب سے نبی ہوا دوسرے کے لیے نبوت نہیں۔

مسند و مستدرک میں حدیث ابن عباس یوں ہے: الا ترضی ان تکون بمنزلة هارون من موسٰی الا انك لست بنبی کیا تم راضی نہیں کہ بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے مگر یہ کہ تم نبی نہیں۔

حضرت اسماء کی حدیث اس طرح ہے: قالت هبط جبریل علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال یا محمد ان ربك یقرئك السلام ویقول لك علی منك بمنزلة هارون من موسٰی لکن لا نبی بعدك جبریل امین علیہ الصلاۃ والسلام نے حاضر ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی حضور کا رب حضور کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے علی تمہاری نیابت میں ایسا ہے جیسا موسیٰ کے لیے ہارون مگر تمہارے بعد کوئی نبی نہیں صلی اللہ علیک و بارک وسلم۔

مسند امام احمد میں حدیث امیر معویہ رضی اللہ عنہ یوں ہے کسی نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا فرمایا اسأل عنها علیا فهو اعلم مولیٰ علی سے پوچھو وہ اعلم ہیں سائل نے کہا: یا امیر المومنین مجھے آپ کا جواب ان کے جواب سے زیادہ محبوب ہے فرمایا: بئسما قلت لقد کرهت رجلا کان رسول الله صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم یعزه بالعلم عزا و لقد قال له انت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لا نبی بعدی و کان عمر اذا اشکل علیه شئ اخذ منه تو نے سخت بری بات کہی ایسے کو ناپسند کیا جس کے علم کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عزت فرماتے تھے اور بیشک حضور نے ان سے کہا تجھے مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون کو موسیٰ علیہما الصلوٰۃ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب کسی بات میں شبہ پڑتا ان سے حاصل کرتے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

Marfat.com

ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: یا علی اخصمك بالنبوة و لا نبوة بعدی اے علی میں مناصب جلیلہ وخصائص کثیرہ جزئیۂ نبوت میں تجھ پر غالب ہوں اور میرے بعد نبوت اصلاً نہیں۔

حضرت علی کی عبادت

ابن ابی عاصم اور ابن جریر بافادۂ تصحیح اور طبرانی اوسط اور ابن شاہین کتاب السنہ میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی میں بیمار تھا خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوا حضور نے مجھے اپنی جگہ کھڑا کیا اور خود نماز میں مشغول ہوئے۔ ردائے مبارک کا آنچل مجھ پر ڈال لیا پھر بعد نماز فرمایا برئت یا ابن ابی طالب فلا بأس علیك ما سألت الله لی شیئا للا سألت لك مثله ولا سألت الله شیئا الا اعطانیه غیر انه قیل لی انه لا نبی بعدك اے ابن ابی طالب تم اچھے ہوگئے تم پر کچھ تکلیف نہیں میں نے اللہ عزوجل سے جو کچھ اپنے لیے مانگا تمھارے لیے بھی اس کی مانند سوال کیا اور میں نے جو کچھ چاہا رب عزوجل نے مجھے عطا فرمایا مگر مجھ سے یہ فرمایا گیا کہ تمھارے بعد کوئی نبی نہیں مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں میں اُسی وقت ایسا تندرست ہوگیا گویا بیمار ہی نہ تھا۔

تنبیہ: اقول و باللہ التوفیق یہ حدیث حضرت امیر المومنین کے لیے مرتبہ صدیقیت کا حصول بتاتی ہے۔ صدیقیت ایک مرتبہ تلو نبوت ہے کہ اُس کے اور نبوت کے بیچ میں کوئی مرتبہ نہیں مگر ایک مقام اوق واخفی کہ نصیبہ حضرت صدیق اکبر اکرم واتقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے تو اجناس وانواع واصناف فضائل وکمالات وبلندی درجات میں خصائص وملزومات نبوت کے سوا صدیقین ہر عطیہ بہیہ کے لائق واہل ہیں۔ اگرچہ باہم ان میں تفاوت وتفاضل کثیر ووافر ہو۔

آخر نہ دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ابن جمیل ونائب جلیل حضور پُرنور سید الاسیاد فرد الافراد غوث اعظم غیث اکرم غیاث عالم محبوب سبحانی مطلوب

Marfat.com

ربانی سیدنا و مولانا ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کل ولی علی قدم نبی و انا علی قدم جدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما رفع المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدما الا وضعت انا قدمی فی الموضع الذی رفع قدمہ منہ الا ان یکون قدما من اقدام النبوۃ فانّہ لا سبیل ان ینالہ غیر نبی ہر ولی ایک نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جدِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدمِ پاک پر ہوں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جہاں سے قدم اٹھایا میں نے اسی جگہ قدم رکھا مگر نبوت کے قدم کہ ان کی طرف غیرِ نبی کو اصلاً راہ نہیں رواہ الامام الاجل ابو الحسن علی الشطنوفی قدس سرہ فی بہجۃ الاسرار فقال اخبرنا ابو محمد سالم بن علی بن عبد اللہ بن سنان الدمیاطی المصری المولد بالقاہرۃ سنۃ ۶۷۱ احدی وسبعین وستمائۃ قال اخبرنا الشیخ القدوۃ شہاب الدین ابو حفص عمر بن عبد اللہ السہروردی ببغداد سنۃ ۶۲۴ اربع وعشرین وستمائۃ قال سمعت الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول علی الکرسی بمدرستہ فذکرہ۔

بالجملہ ما دون نبوت پر فائز ہونا نہ تفرد کی دلیل نہ حجتِ تفضیل کہ وہ صدہا میں مشترک اور فی نفسہٖ مشکک ہر غوث و صدیق اس میں شریک اور ان پر بشدت متوالی بالتشکیک بلکہ خود حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من اتاہ ملک الموت وھو یطلب العلم کان بینہ وبین الانبیاء درجۃ واحدۃ درجۃ النبوۃ جس کے پاس ملک الموت آئیں اور وہ طلب علم میں ہو اس میں اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام میں صرف ایک درجے کا فرق ہوگا رتبہ نبوت سے رواہ ابن النجار عن انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ دوسری حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کاد حملۃ القراٰن ان یکونوا انبیاء الا انہ لا یوحیٰ الیھم۔ قریب ہے حاملانِ قرآن انبیاء ہوں مگر یہ کہ ان کی طرف وحی نہیں آتی رواہ الدیلمی فی حدیث عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو اس کے امثال سے حضراتِ خلفائے ثلٰثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر امیر المومنین

Marfat.com

مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی تفضیل کا وہم نہیں ہو سکتا۔

ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں

علماء فرماتے ہیں ابوبکر صدیق صدیق اکبر ہیں اور علی مرتضیٰ صدیق اصغر۔ صدیق اکبر کا مقام اعلیٰ صدیقیت سے بلند و بالا ہے۔ نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں ہے :

اما تخصیص ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فلانہ الصدیق الاکبر الذی سبق الناس کلھم لتصدیقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و لم یصدر منہ غیرہ قط وکذا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فانہ یسمی الصدیق الاصغر الذی لم یتلبس بکفر قط و لم یسجد لغیر اللہ مع صغرہ وکون ابیہ علی غیر الملۃ ولذا خص

بقول علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ حضرت خاتم الولایہ المحمدیۃ فی زمانہ بحر الحقائق ولسان القوم بجنانہ و بیانہ سیدی شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نفعنا اللہ فی الدارین بفیضانہ فتوحات مکیہ شریفہ میں فرماتے ہیں :

فلو فقد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی ذلک الوطن وحضرہ ابوبکر لقام فی ذلک المقام الذی اقیم فیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانہ لیس ثم اعلیٰ منہ یحجبہ عن ذلک فھو صادق ذلک الوقت وحکیمہ و ما سواہ تحت حکمہ (ثم قال) وھذا المقام الذی اثبتنا بین الصدیقیۃ و نبوۃ التشریع وفوق الصدیقیۃ فی المنزلۃ عند اللہ والمشار الیہ بالسر الذی وقر فی صدر ابی بکر ففضل بہ الصدیقین اذ حصل لہ فی قلبہ ما لیس فی شرط الصدیقیۃ ولا من لوازمھا فلیس بین ابی بکر وبین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجل لانہ صاحب الصدیقیۃ وصاحب سر۔

یعنی اگر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس موطن میں تشریف نہ رکھتے ہوں اور صدیق اکبر حاضر ہوں تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقام پر صدیق قیام کرینگے کہ وہاں صدیق سے اعلیٰ کوئی نہیں جو انھیں اس سے روکے وہ اس وقت کے صادق و

Marfat.com

حکیم ہیں اور جو اُن کے سوا ہیں سب ان کے زیر حکم ۔ یہ مقام جو ہم نے ثابت کیا صدیقیت اور نبوت تشریعت کے بیچ میں ہے یہ مقام قربت فردوں کے لیے ہے ۔ اللہ کے نزدیک نبوت تشریعت سے نیچا اور صدیقیت سے مرتبے میں بالا ہے اُسی کی طرف اس راز سے اشارہ ہے جو سینہ صدیق میں متمکن ہوا جس کے باعث وہ تمام صدیقوں سے افضل قرار پائے کہ اُن کے قلب میں وہ راز الٰہی حاصل ہوا جو نہ صدیقیت کی شرط ہے نہ اس کے لوازم سے تو ابوبکر صدیق اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان کوئی شخص نہیں کہ وہ تو صدیقیت والے بھی ہیں اور صاحب راز بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

تذییل : بعض احادیث علویہ مبطلۂ دعوے غلویہ ۔

مولا علیؓ کی نگاہ میں مقامِ صدیقِ اکبرؓ

صحیح بخاری شریف میں امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہے قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ابوبکر قال قلت ثم من قال ثم عمر ثم خشیت ان اقول ثم فیقول عثمان فقلت ثم انت یا ابت فقال ما انا الا رجل من المسلمین میں نے اپنے والد ماجد مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر کون ہے فرمایا ابوبکر میں نے کہا پھر کون، فرمایا: پھر عمر پھر مجھے خوف ہوا کہ کہیں میں کہوں پھر کون تو فرما دیں عثمان ۔ اس لیے میں نے سبقت کرکے کہا اے باپ میرے پھر آپ تو فرمایا میں تو نہیں مگر ایک مسلمانوں میں سے ورواہ ایضا ابن ابی عاصم وخشیش وابونعیم فی حلیۃ الاولیاء ۔

طبرانی معجم اوسط میں سلہ بن زفر سے راوی جب امیر المومنین مولیٰ علی کے سامنے کون ابوبکر صدیق کا ذکر کرتے امیر المومنین فرماتے :

السباق یذکرون السابق یذکرون والذی نفسی بیدہ ما استبقنا الی خیر قط الا سبقنا الیہ ابوبکر بڑی سبقت والے کا ذکر ہے ہیں کمال میں سبقت لے جانے والے کا تذکرہ کرتے ہیں قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب

Marfat.com

ہم نے کسی خیر میں پیشی چاہی ہے ابوبکر ہم سب پر سبقت لے گئے ہیں۔

حضرت صدیق کے بارے میں حضرت علی کی رائے

ابوالقاسم طلحی و ابن ابی عاصم و ابن شاہین والالکائی سب اپنی اپنی کتاب السنہ میں اور عشاری فضائل صدیق اور اصبہانی کتاب الحجہ اور ابن عساکر تاریخ دمشق میں راوی امیر المومنین کو خبر پہنچی کچھ لوگ انھیں ابوبکر و عمر سے افضل بتاتے ہیں، منبر پر تشریف لے گئے حمد وثنائے الٰہی کے بعد فرمایا:

ایھا الناس بلغنی ان اقواما یفضلونی علی ابی بکر وعمر و لو کنت تقدمت فیہ لعاقبت فیہ فمن سمعتہ بعد ھذا الیوم یقول ھذا فھو مفتر علیہ حد المفتری خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابو بکر ثم عمر زاد غیر الطلحی ثم احدثنا بعضھم احداثا یقضی اللہ فیھا ما یشاء۔

اے لوگو! مجھے خبر پہنچی کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر و عمر پر فضیلت دیتے ہیں اگر میں پہلے متنبہ کر چکا ہوتا تو اب سزا دیتا آج کے بعد جسے ایسا کہتا سنوں گا وہ مفتری ہے اس پر مفتری کی حد آئے گی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے بہتر ابوبکر ہیں پھر عمر پھر ان کے بعد ہم سے کچھ نئے امور واقع ہوئے کہ خدا ان میں جو چاہے گا حکم فرمائے گا۔

امام ابوعمر ابن عبدالبر استیعاب میں حکم بن حجل سے اور امام ابوالحسن دار قطنی سنن میں روایت کرتے ہیں امیر المومنین مولا علی فرماتے ہیں: لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر وعمر الا جلدتہ حد المفتری میں جسے پاؤں گا کہ ابوبکر و عمر پر مجھے تفضیل دیتا ہے اُسے مفتری کی حد اسی کوڑے لگاؤں گا۔

ابن عساکر بطریق الزہری عن عبداللہ بن کثیر راوی امیر المومنین فرماتے ہیں لا یفضلنی احد علی ابی بکر وعمر الا جلدتہ جلدا وجیعا جو مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہے گا اسے دردناک کوڑے لگاؤں گا۔

Marfat.com

امام احمد و مسدد و سند اور عدنی مائتین اور ابو عبید کتاب الغریب اور نعیم بن حماد فتن اور خثیمہ بن سلیمان طرابلسی فضائل الصحابہ اور حاکم مستدرک اور خطیب تلخیص المتشابہ میں راوی امیرالمومنین فرماتے ہیں:

سبق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصلی ابوبکر وثلث عمر ثم خطبتنا فتنۃ و یعفو اللہ عمن یشاء وللخطیب وغیرہ فہو ما شاء اللہ زاد ھو فمن فضلنی علی ابی بکر وعمر فعلیہ حد المفتری من الجلد واسقاط الشہادۃ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبقت لے گئے اور ان کے دوسرے ابوبکر اور تیسرے عمر ہوئے پھر ہمیں فتنے نے مضطرب کیا اور خدا جسے چاہے معاف فرمائے گا یا فرمایا جو خدا نے چاہا وہ ہوا تو جو مجھے ابوبکر و عمر پر فضیلت دے اس پر مفتری کی حد واجب ہے۔ اسی کوڑے لگائے جائیں اور گواہی کبھی نہ سنی جائے۔

ابوطالب عشاری بطریق الحسن بن کثیر عن ابیہ راوی ایک شخص نے امیرالمومنین مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی آپ خیر الناس ہیں فرمایا تو نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہا نہ فرمایا ابوبکر کو دیکھا کہا نہ فرمایا عمر کو دیکھا کہا نہ فرمایا:

اما انک لو قلت انک رأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لقتلتک و لو قلت رأیت ابا بکر وعمر لحددتک سن لے اگر تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیکھنے کا اقرار کرتا اور پھر مجھے خیر الناس کہتا تو میں تجھے قتل کرتا اور اگر تو ابوبکر و عمر کو دیکھے ہوتا اور مجھے افضل بتاتا تو تجھے حد لگاتا۔

ابن عساکر سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی امیرالمومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا:

لا یفضلنی احد علی ابی بکر وعمر الا وقد انکر حقی وحق اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو مجھے ابوبکر و عمر پر تفضیل دے گا وہ میرے اور تمام اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حق کا منکر ہوگا۔

Marfat.com

حضرت شیخین اوّلین جنّتی ہیں

ابو طالب عشاری اور اصبہانی کتاب الحجہ میں عبد خیر سے راوی ہیں نے امیر المومنین مولیٰ علی سے عرض کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے بعد سب سے پہلے جنت میں کون جائے گا فرمایا ابوبکر و عمر۔ میں نے عرض کی یا امیر المومنین کیا وہ دونوں آپ سے پہلے جنت میں جائیں گے فرمایا:

ای والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ انہما لیاکلان من ثمارھا ویرویان من مائہا ویبکلنان علی فراشہا وانا موقوف بالحساب ہاں قسم اس کی جس نے بیج کو چیر کر پیڑ اگایا اور آدمی کو اپنی قدرت سے تصویر فرمایا بیشک وہ دونوں جنت کے پھل کھائیں گے۔ اس کے پانی سے سیراب ہوں گے اس کی مسندوں پر آرام کریں گے اور میں ابھی حساب میں کھڑا ہوں گا۔

خیر الناس بعد رسول اللہ

ابو ذر ہروی و دار قطنی وغیرہما حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں نے امیر المومنین سے عرض کی

یاخیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر وعمر ٹھہرو اے ابو جحیفہ کیا میں تمہیں نہ بتادوں کہ خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کون ہے ابوبکر و عمر۔

افضل الناس بعد رسول اللہ

ابو نعیم حلیہ اور ابن شاہین کتاب السنہ اور ابن عساکر تاریخ میں عمرو بن حریث سے راوی ہیں نے امیر المومنین مولیٰ علی کو منبر پر فرماتے سنا:

افضل الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر وعمر وعثمان وفی لفظ ثم عمر ثم عثمٰن۔ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان۔

مولود ازکیٰ فی الاسلام

ابن عساکر بطریق سعد ابن طریف اصبغ بن نباتہ سے راوی قال قلت لعلی یا امیر المومنین من خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم قال ابوبکر قلت ثم من قال

Marfat.com

عمرقلت ثم من قال عثمان قلت ثم من قال انا۔ رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعینی ھاتین والا فعمیتا و باذنی ھاتین والا فصمتا یقول ما ولد فی الاسلام مولود ازکی ولا اطہر ولا افضل من ابی بکر ثم عمر۔ میں نے مولیٰ علی سے عرض کی یا امیر المومنین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل کون ہے فرمایا ابوبکر میں نے کہا پھر کون فرمایا عمر کہا پھر کون فرمایا عثمان کہا پھر کون فرمایا میں میں نے ان آنکھوں سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا ورنہ یہ آنکھیں پھوٹ جائیو اور ان کانوں سے فرماتے سُنا ورنہ بہرے ہوجائیو حضور فرماتے تھے اسلام میں کوئی شخص ایسا پیدا نہ ہُوا جو ابوبکر پھر عمر سے زیادہ ستھرا زیادہ پاکیزہ زیادہ فضیلت والا ہو۔

ابوطالب عشاری فضائل الصدیق میں راوی امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

وھل انا الاحسنۃ من حسنات ابی بکر میں کون ہوں مگر ابوبکر کی نیکیوں سے ایک نیکی۔

سیدنا صدیق کی سبقت کی چہار وجوہات

خثیمہ طرابلسی و ابن عساکر ابوالزناد سے راوی ایک شخص نے مولیٰ علی سے عرض کی یا امیر المومنین کیا بات ہوئی کہ مہاجرین و انصار نے ابوبکر کو تقدیم دی حالانکہ آپ کے مناقب بیشتر اور اسلام و سوابق بیشتر فرمایا اگر مسلمان کے لیے خدا کی پناہ نہ ہوتی تو میں تجھے قتل کردیتا افسوس تجھ پر ابوبکر چار وجہ سے مجھ پر سبقت لے گئے۔ افشائے اسلام میں مجھ سے پہلے ہجرت میں مجھ سے سابق صحبت غار میں انھیں ملا تقدم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امامت کے لیے انھیں کو مقدم فرمایا ویحک ان اللہ ذم الناس کلھم ومدح ابابکر فقال الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ الاٰیۃ افسوس تجھ پر بیشک اللہ تعالیٰ نے سب کی مذمت کی اور ابوبکر کی مدح فرمائی کہ ارشاد فرماتا ہے اگر تم اس نبی کی مدد نہ کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد فرمائی جب کافروں نے اسے مکے سے باہر کیا دوسرا اُن دو کا جب وہ غار میں تھے جب اپنے یار سے فرماتا تھا غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

Marfat.com

حضرت صدیق کا تقدم

خطیب بغدادی و ابن عساکر اور دیلمی مسند الفردوس اور عشاری فضائل الصدیق میں امیر المومنین مولی علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سألت اللہ ثلثا ان یقدمك فابی علی الا تقدیم ابی بکر اے علی میں نے اللہ عزوجل سے تین بار سوال کیا کہ تجھے تقدیم دے اللہ تعالیٰ نے نہ مانا مگر ابوبکر کو مقدم رکھنا۔

حضرت علی کی مدح افراط و تفریط کا شکار

عبداللہ بن احمد زوائد مسند میں اور ابویعلی و دورقی و حاکم و ابن ابی عاصم و ابن شاہین امیر المومنین مولی علی کرم اللہ وجہہ سے راوی کہ انہوں نے فرمایا:

دعانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال یا علی ان فیك من عیسی مثلا ابغضته الیهود حتی بهتوا امه واحبته النصاری حتی انزلوه بالمنزلة التی لیس بها وقال علی الا وانی یهلك فی رجلان محب مطر لی یقرظنی بما لیس فی و مبغض مفتر یحمله شنانی علی ان یبهتنی الا وانی لست بنبی و لا یوحی الی ولکنی اعمل بکتاب اللہ و سنة نبیه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ما استطعت فما امرتکم به بطاعة اللہ فحق علیکم طاعتی فیما احببتم او کرهتم او بمعصیة انا او غیری فلا طاعة لاحد فی معصیة اللہ انما الطاعة فی المعروف۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلا کر ارشاد فرمایا اے علی تجھ میں ایک کہاوت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح ہے۔ یہود نے ان سے دشمنی کی یہاں تک کہ ان کی ماں پر بہتان باندھا اور نصاریٰ ان کے دوست بنے یہاں تک کہ جو مرتبہ ان کا نہ تھا وہاں جا اتارا مولی علی فرماتے ہیں سن لو میرے معاملے میں دو شخص ہلاک ہوں گے ایک دوست میری تعریف میں حد سے بڑھنے والا جو میرا وہ مرتبہ بتائے گا جو مجھ میں نہیں اور ایک دشمن مفتری جسے میری عداوت اس پر باعث ہوگی کہ مجھ پر تہمت اٹھائے سن لو میں نہ تو نبی ہوں نہ مجھ پر وحی آتی ہے میں تو جہاں تک ہو سکے اللہ عزوجل کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ کی سنت پر عمل کرتا ہوں تو میں جب تمہیں اطاعت الٰہی کا حکم دوں تو میری فرماں برداری تم پر لازم ہے چاہے تمہیں پسند ہو خواہ ناگوار اور اگر معصیت کا

Marfat.com

حکم دوں میں یا کوئی نوا اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں اطاعت تو مشروع بات میں ہے

افضل الایمان

ابن عساکر سالم بن ابی الجعد سے راوی قال قلت لمحمد بن الحنفیۃ هل کان ابوبکر اول القوم اسلاما قال لا قلت فیما علا ابوبکر وسبق حتی لا یذکر احد غیر ابی بکر قال لانہ کان افضلهم اسلاما حین اسلم حتی لحق بربہ میں نے امام محمد بن حنفیہ صاحبزادہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے تھے فرمایا نہ۔ میں نے کہا پھر کس وجہ سے ابوبکر سب پر بلند و سابق ہوئے کہ اُن کے سوا کوئی دوسرے کا ذکر ہی نہیں کرتا فرمایا اس لیے کہ وہ جب سے مسلمان ہوئے اور جب تک اپنے رب عزوجل کے پاس گئے ان کا ایمان سب سے افضل رہا۔

شیخین کی افضلیت

امام دارقطنی جندب اسدی سے راوی ان محمد بن عبد اللہ بن الحسن اتاہ قوم من اهل الکوفۃ والجزیرۃ فسألوہ عن ابی بکر وعمر فالتفت الی فقال انظر الی اهل بلادک یسألونی عن ابی بکر وعمر لهما افضل عندی من علی۔

یعنی امام نفس زکیہ محمد عبداللہ محض ابن امام حسن مثنیٰ ابن امام حسن مجتبیٰ ابن مولیٰ علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہم کے پاس اہل کوفہ و جزیرہ سے کچھ لوگوں نے حاضر ہو کر ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں سوال کیا امام نے میری طرف التفات کر کے فرمایا اپنے وطن والوں کو دیکھو مجھ سے ابوبکر و عمر کے باب میں سوال کرتے ہیں بیشک وہ دونوں میرے نزدیک علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

رافضی اور خارجی نظریات

حافظ عمر بن شبہ سیدنا امام زید شہید ابن امام زین العابدین ابن امام حسین شہید کربلا ابن مولیٰ مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی انھوں نے رافضیوں سے فرمایا۔ انطلقت الخوارج فبرئت ممن دون ابی بکر وعمر ولم یستطیعوا ان یقولوا فیهما شیئا وانطلقتم انتم فطفرتم فوق ذلک فبرئتم منهما فمن بقی فو اللہ ما بقی احد الا برئتم منہ۔

Marfat.com

خارجیوں نے چل کر تو انھیں سے برأت کی جو ابوبکر و عمر سے نیچے ہیں یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم مگر ابوبکر و عمر کی شان میں کچھ نہ کہہ سکے اور اے رافضیو تم نے اُن سے اوپر جست کی کہ خود ابوبکر و عمر سے برأت کر بیٹھے تو اب کون رہ گیا خدا کی قسم کوئی باقی نہ رہا جس سے تم نے تبرّا نہ کیا۔

رافضی کی سزا دارقطنی فضیل بن مرزوق سے راوی قال قلت لعمر بن علی بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم افیکم امام تفترض طاعتہ تعرفون ذٰلک لہ من لم یعرف ذٰلک لہ فمات مات میتۃ جاھلیۃ فقال لا واللہ ماذٰلک فینا من قال ھذا فھو کاذب فقلت انھم یقولون ان ھذہ المنزلۃ کانت لعلی ثم للحسن ثم للحسین قال قاتلھم اللہ ویلھم ما ھذا من الدین واللہ ما ھٰؤلاء الا متاٰکلین بنا ھذا مختصر۔

میں نے امام زین العابدین کے صاحبزادے امام باقر کے بھائی امام عمر بن علی سے پوچھا آپ میں کوئی ایسا امام ہے جس کی طاعت فرض ہو آپ اس کا یہ حق پہچانتے ہیں جو اسے بے پہچانے مرجائے جاہلیت کی موت مرے فرمایا خدا کی قسم ہم میں کوئی ایسا نہیں جو ایسا کہے جھوٹا ہے میں نے کہا رافضی تو کہتے ہیں یہ مرتبہ مولیٰ علی کا تھا پھر امام حسن پھر امام حسین کو ملا فرمایا اللہ رافضیوں کو قتل کرے خرابی ہو اُن کے لیے یہ کیا دین ہے خدا کی قسم یہ لوگ نہیں مگر ہمارا نام لے کر دنیا کمانے والے والعیاذ باللہ عزوجل۔

نصوص ختم نبوت یہاں تک سو احادیث فقیر نے لکھیں اور چاہا کہ اسی پر بس کرے پھر خیال آیا کہ ذکر پاک امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہے دس حدیثیں اور شامل ہوں کہ نام مبارک مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عدد حاصل ہوں۔ نظر کروں تو فیضان روح مبارک امیر المومنین سے تذییلات میں دس حدیثیں خود ہی گزر چکی ہیں تذییل بعد حدیث ۲۵ ایک و بعد ۲۹ تین و بعد ۴۲ ایک و بعد ۴۸ و ۵۰ دو دو و بعد ۶۲ ایک یہ مقصود تو یوں حاصل تھا مگر ازانجا کہ وضع رسالہ نصوص ختم نبوت میں ہے اور ۱۰۱ سے ۱۱۰ تک بیس حدیثیں اس مطلب کو دوسرے طرز سے ادا کرتی تھیں لہٰذا خاص مقصود کی بیس حدیثوں کا اضافہ ہی مناسب

Marfat.com

نظر آیا کہ خود اصل مرام پر سو حدیثوں کا عدد کامل اور اصول مرویات ایک سو بیس ہو کر ستین
چہل حدیث کا فضل حاصل ہو۔

ارشادات انبیاء وعلمائے کتب سابقہ

حاکم صحیح مستدرک میں وہب بن منبہ سے وہ حضرت عبداللہ بن عباس اور سات
دیگر صحابۂ کرام سے کہ سب اہل بدر تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں بے شک اللہ عزوجل روز قیامت اوروں سے پہلے
نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کو بلاکر فرمائے گا تم نے نوح کو کیا جواب دیا وہ کہیں گے
نوح نے نہ ہمیں تیری طرف بلایا نہ ہم کو کوئی حکم پہنچایا نہ کچھ نصیحت کی نہ ہاں یا نہ کا کوئی حکم سنایا نوح
علیہ الصلوٰۃ والسلام عرض کریں گے:

دعوتھم یارب دعا فاشیا فی الاولین والاٰخرین امۃ بعد امۃ حتی انتھی الی
اٰخر النبیین احمد فانتسخہ وقراہ وامن بہ وصدقہ الٰہی میں نے انہیں ایسی دعوت
کی جس کی خبر یکے بعد دیگرے سب اگلوں پچھلوں میں پھیل گئی یہاں تک کہ سب سے پچھلے نبی احمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی انھوں نے اسے لکھا اور پڑھا اور اس پر ایمان لائے اور اس کی
تصدیق فرمائی حق سبحانہٗ وتعالیٰ فرمائے گا احمد وامت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلاؤ

فیاتی رسول اللہ وامتہ یسعی نورھم بین ایدیھم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم اور حضور کی امت حاضر آئیں گے یوں کہ ان کے نور ان کے آگے جولاں کرتے ہوں گے
نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے شہادت ادا کریں گے الحدیث وقد اختصرناہ۔

دارقطنی غرائب امام مالک اور بیہقی دلائل اور خطیب رواۃ مالک میں بطریق مدیدہ عن
مالک بن انس عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی و ابونعیم
دلائل میں بطریق ابن لہیعۃ عن مالک بن الازھر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما اور ابونعیم دلائل میں من طریق یحیٰی بن ابراھیم بن ابی قتیلۃ عن بن اسلم عن ابیہ
اسلم مولیٰ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاذ بن المثنیٰ زوائد مسند مسدد میں بطریق
منتصر بن دینار عن عبد اللہ بن ابی الھذیل اور بروجہ آخر واقدی مغازی میں عن

Marfat.com

عبد العزیز بن عمر بن جعونۃ بن نضلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابن جریر تاریخ اور باوردی کتاب الصحابہ میں بطریق ابی معروف عبد اللہ بن معروف عن ابی عبد الرحمٰن الانصاری عن محمد بن حسین بن علی بن ابی طالب اور ابن ابی الدنیا امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی وھذا حدیث معاذ وفیہ صریح النص علی مرادنا ومازدنا من الطریق الاول ادرنا حولہ ھلالین۔

زریب بن برثملا کی شہادت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نضلہ بن عمرو انصاری کو تین سو مہاجرین وانصار کے ساتھ تاراج حلوان عراق کے لیے بھیجا یہ قیدی اور غنیمتیں لیے آتے تھے ایک پہاڑ کے دامن میں شام ہوئی نضلہ نے اذان کہی جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر پہاڑ سے آواز آئی اور صورت نہ دکھائی دی کہ کوئی کہتا ہے کبرت کبیرا یا نضلۃ تم نے کبیر کی بڑائی کی اے نضلہ۔ جب کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ جواب آیا اخلصت یا نضلۃ اخلاصًا نضلہ تم نے خالص توحید کی جب کہا اشھد ان محمد رسول اللہ آواز آئی نبی بعث لا نبی بعدہ ھو النذیر وھو الذی بشرنا بہ عیسٰی بن مریم وعلی راس امتہ تقوم الساعۃ۔ یہ نبی ہیں کہ مبعوث ہوئے ان کے بعد کوئی نبی نہیں یہی ڈر سنانے والے ہیں یہی ہیں جن کی بشارت ہمیں عیسٰی بن مریم علیہم الصلاۃ والسلام نے دی تھی انھیں کی امت کے سر پر قیامت قائم ہوگی جب کہا حی علی الصلاۃ جواب آیا فریضۃ[1] فرضت (طوبی لمن مشی الیھا وواظب علیھا) نماز ایک فرض ہے کہ بندوں پر رکھا گیا خوبی وشادمانی اس کے لیے جو اس کی طرف چلے اور اس کی پابندی رکھے جب کہا حی علی الفلاح آواز آئی افلح من اتاھا وواظب علیھا (افلح[2] من اجاب محمدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) مراد کو پہنچا

---

[1] ھکذا فی السابع وفی الطریق الثانی عند البیھقی فی الصلاۃ قال کلمۃ مقبولۃ وفی الفلاح قال البقاء لامۃ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعکس ابن ابی الدنیا فذکر الصلاۃ البقاء لامۃ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وفی الفلاح کلمۃ مقبولۃ ۱۲ منہ [2] زاد الخطیب وھو البقاء لامتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ ۱۲ منہ

Marfat.com

جو نماز کے لیے آیا اور اس پر مداومت کی مراد کو پہنچا جس نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کی جب کہا قد قامت الصلاۃ جواب آیا البقاء لامۃ محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و علی رؤسہا تقوم الساعۃ بقا ہے امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے اور انھیں کے سروں پر قیامت ہو گی (جب کہا اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ آواز آئی اخلصت الاخلاص کلہ یا نضلۃ فحرم اللہ بہا جسدک علی النار اے نضلہ تم نے پورا اخلاص کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُس کے سبب تمھارا بدن دوزخ پر حرام فرما دیا) نماز کے بعد نضلہ کھڑے ہُوئے اور کہا اے اچھے پاکیزہ خوب کلام والے ہم نے تمھاری بات سنی تم فرشتے ہو یا کوئی سیاح یا جن، ظاہر ہو کر ہم سے بات کرو کہ ہم اللہ عزوجل اور اُس کے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (اور امیر المومنین عمر) کے سفیر ہیں اس کہنے پر پہاڑ سے ایک بوڑھے شخص نمودار ہُوئے سپید مو در از ریش سر ایک چکی کے برابر۔ سپید اُون کی ایک چادر اوڑھے ایک باندھے اور کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حاضرین نے جواب دیا اور نضلہ نے پوچھا اللہ تم پر رحم کرے تم کون ہو کہا میں زریب بن برثملا ہوں بندۂ صالح عیسیٰ بن مریم علیہم الصلاۃ والسلام کا وصی ہوں انہوں نے میرے لیے دعا فرمائی تھی کہ میں اُن کے نزول تک باقی رہوں (زاد فی الطریق الثانی پھر اُن سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہاں ہیں کہا انتقال فرمایا اس پر وہ پیر بزرگ بشدت روئے پھر کہا اُن کے بعد کون ہوا کہا ابوبکر کہا وہ کہاں ہیں کہا انتقال ہوا کہا پھر کون بیٹھا کہا عمر کہا امیر المومنین عمر سے میرا سلام کہو اور کہا کہ ثبات و سداد و آسانی پر عمل رکھیے کہ وقت قریب آلگا ہے، پھر علامات قرب قیامت اور بہت کلمات وعظ وحکمت کہے اور غائب ہو گئے۔

جب امیر المومنین کو خبر پہنچی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام فرمان جاری فرمایا کہ خود اس پہاڑ کے نیچے جائیے (اور وہ ملیں تو انھیں میرا سلام کہیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا ایک وصی عراق کے اس پہاڑ میں منزل گزین ہے۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ (چار ہزار مہاجرین و انصار کے ساتھ) اُس پہاڑ کو گئے چالیس دن ٹھہرے پنجگانہ اذانیں کہیں مگر جواب نہ تھا آخر واپس آئے۔

Marfat.com

شام کے نصرانی ختم نبوّت کی شہادت دیتے ہیں

طبرانی معجم کبیر میں سیدنا بلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے راوی ہیں زمانہ جاہلیت میں ملک شام کو تجارت کے لیے گیا تھا ملک کے اسی کنارے پر اہل کتاب سے ایک شخص مجھے ملا پوچھا کیا تمھارے یہاں کسی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے ہم نے کہا ہاں کہا تم ان کی صورت دیکھو تو پہچان لوگے میں نے کہا ہاں وُہ ہمیں ایک مکان میں لے گیا جس میں تصاویر تھیں وہاں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی صورت کریمہ مجھے نظر نہ آئی اتنے میں ایک اور کتابی آکر بولا کس شغل میں ہو ہم نے حال کہا وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں جاتے ہی حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر مجھے نظر آئی اور دیکھا کہ ایک شخص حضور کے پیچھے حضور کے قدم مبارک کو پکڑے ہوئے ہے میں نے کہا یہ دُوسرا کون ہے وہ کتابی بولا: انہ لم یکن نبی الا بعدہ نبی الا بعدہ نبی الا ھذا فانہ لا نبی بعدہ وھذا الخلیفۃ بعدہ بیشک کوئی نبی ایسا نہ ہوا جس کے بعد نبی نہ ہو سوا اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ دوسرا اُن کے بعد خلیفہ ہے۔ اُسے جو میں دیکھوں تو ابوبکر صدیق کی تصویر تھی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

بادشاہ روم کے دربار میں ذکرِ مصطفٰے

تذییل اوّل: ابن عساکر بطریق قاضی معافی بن زکریا حضرت عبادہ بن صامت اور بیہقی و ابونعیم بطریق حضرت ابو امامہ باہلی حضرت ہشام بن عاص سے راوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بادشاہ روم ہرقل کے پاس بھیجا اور ہم اس کے شہ نشین کے نزدیک پہنچے وہاں سواریاں بٹھائیں اور کہا لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ جانتا ہے یہ کہتے ہی اس کا شہ نشین ایسا ہلنے لگا جیسے ہوا کے جھونکوں میں کھجور۔ اُس نے کہلا بھیجا یہ تمھیں حق نہیں پہنچتا کہ شہروں میں اپنے دین کا اعلان کرو پھر ہمیں بُلایا ہم گئے وہ سُرخ کپڑے پہنے سرخ مسند پر بیٹھا تھا آس پاس ہر چیز سُرخ تھی اس کے ارا کین دربار اُس کے ساتھ تھے ہم نے سلام نہ کیا اور ایک گوشہ میں بیٹھ گئے وُہ ہنس کر بولا تم آپس میں جیسا ایک دُوسرے کو سلام کرتے ہو مجھے کیوں نہ کیا ہم نے کہا ہم تجھے اس سلام کے قابل نہیں سمجھتے اور جس مجرے پر تو

Marfat.com

راضی ہوتا ہے وُہ ہمیں روا نہیں کہ کسی کے پیسے بجا لائیں پھر اس نے پوچھا سب سے بڑا کلمہ تمھارے یہاں کیا ہے ہم نے کہا لا الٰہ الا اللہ خدا گواہ ہے یہ کہتے ہی بادشاہ کے بدن پر لرزہ پڑ گیا پھر آنکھیں کھول کر غور سے ہمیں دیکھا اور کہا یہی وُہ کلمہ ہے جو تم نے میرے شہ نشین کے نیچے اترتے وقت کہا تھا ہم نے کہا ہاں کہا جب اپنے گھروں میں اسے کہتے ہو تو کیا تمھاری چھتیں بھی اس طرح کانپنے لگتی ہیں ہم نے کہا خدا کی قسم یہ تو ہم نے نہیں دیکھا اور اس میں خدا کی کوئی حکمت ہے بولا سچی بات خوب ہوتی ہے سن او خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا آدھا ملک نکل جاتا اور تم یہ کلمہ جس چیز کے پاس کہتے وُہ لرزنے لگتی ہم نے کہا یہ کیوں کہا یوں ہوتا تو کام آسان تھا اور اس وقت لائق تھا کہ یہ زلزلہ شان نبوت سے نہ ہو بلکہ کوئی انسانی شعبدہ ہو (یعنی اللہ تعالیٰ ایسے معجزات ہر وقت ظاہر نہیں فرماتا بلکہ عالم اسباب میں شان نبوت کو بھی غالباً مجرائے عادت کے مطابق رکھتا ہے ولو جعلنہ ملکا لجعلنہ رجلا وللبسنا علیھم ما یلبسون ٥ ولہذا انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے جہادوں میں بھی جنگ دو سرداروں کا مضمون رہتا ہے الحرب بیننا و بینہ سجال ینال منا وننال منہ رواہ الشیخان عن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ لہذا جب ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہرقل کو خبر دی ہے کہ لڑائی میں کبھی ہم بھی اُن پر غالب آتے ہیں ہرقل نے کہا ھٰذا اٰیۃ النبوۃ یہ نبوت کی نشانی ہے رواہ البزاز وابو نعیم عن دحیۃ الکلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تصرف اولیا اور مظلومیت حسین

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ بعض جہال ضعیف الایمان اس پر شک کرنے لگتے ہیں اور اسی قبیل سے جاہل وہابیوں کا اعتراض کہ اولیاء اگر اللہ کی طرف سے کچھ قدرت رکھتے تو امام حسین رضی اللہ تعالٰے عنہ کیوں ایسی مظلومی کے ساتھ شہید ہو جاتے ایک شانے میں یزید پلید کے لشکر کو کیوں نہ غارت فرما دیا مگر یہ سفہا نہیں جانتے کہ اُن کی قدرت جو انھیں اُن کے رب نے عطا فرمائی رضا و تسلیم و عبدیت کے ساتھ ہے نہ کہ معاذ اللہ جباریت و سرکشی خود سری کے ساتھ خفوشش بادشاہ مصر نے حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفہاماً پوچھا کہ جب تم انھیں نبی کہتے ہو تو انھوں نے دُعا کر کے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک فرما دیا جب

Marfat.com

انھوں نے اُن سے اُن کا شہر مکہ چھڑایا تھا حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا تو عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسّلام کو رسول اللہ نہیں مانتا انھوں نے دعا کرکے اپنی قوم کو کیوں نہ ہلاک کر دیا جب انہوں نے اُنھیں پکڑا اور سُولی دینے کا ارادہ کیا تھا مقوقس بولا انت الحکیم الذی جاء من عند الحکیم تم حکیم ہو کہ حکیم کامل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے آئے رواہ البیہقی عن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیر یہ تو فائدہ زائدہ تھا حدیث سابق کی طرف عود کریں،

ہرقل کے پاس انبیاء کی تصاویر

پھر ہرقل نے ہمیں باعزاز و اکرام ایک مکان میں اتارا دونوں وقت عزت کی مہمانیاں بھیجتا ایک رات ہمیں پھر بلا بھیجا ہم گئے اس وقت اکیلا بالکل تنہا بیٹھا تھا ایک بڑا صندوقچہ زرنگار منگا کر کھولا اُس میں چھوٹے چھوٹے خانے تھے ہر خانے پر دروازہ لگا تھا اُس نے ایک خانہ کھول کر سیاہ ریشم کا کپڑا طے کیا ہوا نکالا اُسے کھولا تو اس میں ایک سُرخ تصویر تھی۔ مرد فراخ چشم بزرگ سرین کہ ایسے خوب صورت بدن میں ایسی لمبی گردن کبھی نہ دیکھی تھی۔ سر کے بال نہایت کثیر (بے ریش دو گیسو غایت حسن و جمال میں) ہرقل بولا انھیں پہچانتے ہو ہم نے کہا نہ۔ کہا یہ آدم ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پھر وہ تصویر رکھ کر دُوسرا خانہ کھولا اُس میں سے ایک سیاہ ریشم کا کپڑا نکالا اُس میں خُوب گورے رنگ کی تصویر تھی مرد بسیار موئے سر مانند موئے قبطیاں فراخ چشم کشادہ سینہ، بزرگ سر (آنکھیں سُرخ داڑھی خوبصورت) پُوچھا انھیں جانتے ہو ہم نے کہا نہ۔ کہا یہ نوح ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر اسے رکھ کر اور خانہ کھولا، اس میں سے حریر سبز کا ٹکڑا نکالا اس میں نہایت گورے رنگ کی ایک تصویر تھی۔ مرد خوب چہرہ خوش چشم دراز بینی (کشادہ پیشانی) رخسارے مُتے ہوئے سر پر نشانِ پیری ریش مبارک سپید نورانی تصویر کی یہ حالت ہے کہ گویا جان رکھتی ہے سانس لے رہی ہے (مسکرا رہی ہے) کہا ان سے واقف ہو ہم نے کہا نہ کہا یہ ابراھیم ہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔ پھر اسے رکھ کر ایک اور خانہ کھولا اس میں سے سبز ریشم کا پارچہ نکالا اسے جو ہم نظر کریں تو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر منیر تھی بولا انھیں پہچانتے ہو ہم رونے لگے

Marfat.com

اور کہا یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ وہ بولا تمہیں اپنے دین کی قسم یہ محمد ہیں ہم نے کہا ہاں ہمیں اپنے دین کی قسم یہ حضور کی تصویر پاک ہے گویا ہم حضور کو حالت حیات دنیوی میں دیکھ رہے ہیں اُسے سُنتے ہی وُہ اچھل پڑا بے حواس ہو گیا سیدھا کھڑا ہوا پھر بیٹھ گیا دیر تک دم بخود رہا پھر ہماری طرف نظر اٹھا کر بولا اما انہ اٰخر البیوت ولکنی عجلتہ لا نظر ماعند کم سنتے ہو یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا مگر میں نے جلدی کر کے دکھایا کہ دیکھوں تمہارے پاس اس باب میں کیا ہے یعنی اگر ترتیب وار دکھاتا آتا تو احتمال تھا کہ تصویر حضرت مسیح کے بعد دکھانے پر تم خواہ مخواہ کہہ دو کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے اس لیے میں نے ترتیب قطع کر کے اسے پیش کیا کہ اگر یہ وہی نبی موعود ہیں تو تم ضرور پہچان لو گے بحمد اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا اور یہی دیکھ کر اس حرمان نصیب کے دل میں درد اٹھا کہ حواس جاتے رہے اٹھا بیٹھا دم بخود رہا واللہ متم نورہ ولو کرہ الکٰفرون ٥ والحمد للہ رب العٰلمین ٥ ہمارا مطلب تو بحمد اللہ تعالیٰ یہیں پُورا ہو گیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے اس کے بعد حدیث میں اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی تصاویر کریمہ کا ذکر ہے حلیہ ہائے منورہ بہر اطلاع مسلمین کے لیے اس کا خلاصہ بھی مناسب یہاں تک کہ دونوں حدیثیں متفق تھیں ترجمہ مختصر احدیث عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا جو لفظ حدیث ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بڑھائے خطوط ہلالی میں تھے اب حدیث ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتم وازید ہے کہ اس میں پانچ انبیاء لوط و اسحٰق و یعقوب و اسمٰعیل و یوسف علیہم الصلاۃ والسلام کا ذکر شریف زائد ہے لہٰذا اسی سے اخذ کریں اور جو مضمون حدیث عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں زائد ہو اُسے خطوط ہلالی میں بڑھائیں فرماتے ہیں پھر اس نے ایک اور خانہ کھولا حریر سیاہ پر ایک تصویر گندمی رنگ سانولی (حالی دیگر حدیث عبادہ میں گورا رنگ ہے) مرد دغوال موسخت گھونگر والے بال آنکھیں جانب

لہ الحمد للہ حدیثیں ایک دوسرے کی تصدیق کرتی ہیں ابو یعلی و ابن عساکر نے بطریق یحییٰ بن ابی عمرو الشیبانی عن ابی صالح عن ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث معراج مبارک میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہی حلیہ روایت کیا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا واما موسیٰ فضخم آدم طوال کانہ من رجال
(باقی ص تحریر)

Marfat.com

باطن مائل نیز نظر ترش رو دانت باہم چڑھے ہونٹ سمٹا جیسے کوئی حالت غضب میں ہو ہم سے کہا انھیں پہچانتے ہو یہ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ہیں اور اُن کے پہلو میں ایک اور تصویر تھی صورت اُن سے ملتی مگر سر میں خوب تیل پڑا ہوا پیشانی کشادہ پتلیاں جانب بینی مائل د سر مبارک مدوّر گول) کہا انھیں جانتے ہو یہ ھارون علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر اور خانہ کھول کر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی مردگندم گوں سر کے بال سیدھے قد میانہ چہرے سے آثار غضب نمایاں کہا یہ لوط علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر اور خانے سے حریر سپید پر ایک تصویر نکالی گورا رنگ جس میں سرخی جھلکتی ناک اونچی رخسارے ہلکے چہرہ خوب صورت کہا یہ اسحٰق علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی صورت صورت اسحٰق علیہ الصلاۃ والسلام کی مشابہ تھی مگر لب زیریں پر ایک تل تھا کہا یہ یعقوب علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر حریر سیاہ پر ایک تصویر نکالی رنگ گورا چہرہ حسین، ناک بلند قامت خوب صورت چہرے پر نور درخشاں اور اس میں آثار خشوع نمایاں رنگ میں سُرخی کی جھلک تاباں کہا یہ تمھارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جد کریم اسمٰعیل علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی کہ صورت آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے مشابہ تھی چہرہ گویا آفتاب تھا کہا یہ یُوسف علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی سُرخ رنگ باریک ساقیں آنکھیں کم کھلی ہوئیں جیسے کسی کو روشنی میں چوندھ لگے پیٹ اُبھرا ہوا قد میانہ تلوار حمائل کیے مگر حدیث عبادہ میں اس کے عوض یوں ہے حریر سبز پر گوری تصویر جس کے عضو عضو سے نزاکت و دلکشی ٹپکتی ساق و سرین خوب گول) کہا یہ داؤد علیہ الصلاۃ والسلام ہیں پھر حریر سپید پر ایک تصویر نکالی فربہ سرین پاؤں میں طول گوٹے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

شنوۃ کثیر الشعر غائر العینین متراکب الاسنان مقلص الشفۃ خارج اللثۃ عابس اور یہیں سے ترجیح حدیث صحیح ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہوتی کہ گندمی رنگ بتایا تھا ۱۲ منہ

لہ یہ اس سالہا سال کے گریۂ خوف الٰہی کا اثر تھا جس کے باعث رخسارہ انور پر دو خط سیاہ بن گئے تھے۔

Marfat.com

پر سوار (جس کے ہر طرف لگے تھے گردن دبی ہوئی پشت کوتاہ گورا رنگ) کہا یہ سلیمان علیہ الصلاۃ والسلام ہیں (اور یہ پردار گھوڑا جس کے ہر جانب پر ہیں ہوا ہے کہ انھیں اٹھائے ہوئے ہے) پھر حریر سیاہ پر ایک گوری تصویر نکالی مرد جوان داڑھی نہایت سیاہ سر کے بال کثیر چہرہ خوب صورت (آنکھیں حسین اعضا متناسب[1]) کہا یہ عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام ہیں۔ ہم نے کہا یہ تصویریں تیرے پاس کہاں سے آئیں ہمیں یقین ہے کہ یہ ضرور سچی تصاویر ہیں کہ ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصویر کریم مطابق پائی کہا آدم علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی تھی کہ میری اولاد کے انبیاء مجھے دکھا دے حق سبحانہ وتعالیٰ نے ان پر تصاویر انبیاء اتاریں کہ مغرب شمس کے پاس خزانہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام میں تھیں ذوالقرنین نے وہاں سے نکال کر دانیال علیہ الصلاۃ والسلام کو دیں (انھوں نے پارچہ ہائے حریر پر اتاریں کہ یہ بعینہا وہی چلی آتی ہیں) سُن لو خدا کی قسم مجھے آرزو تھی کاش میرا نفس ترک سلطنت کو گوارا کرتا اور میں مرتے دم تک تم میں کسی ایسے کا بندہ بنتا جو غلاموں کے ساتھ نہایت سخت برتاؤ رکھتا (مگر کیا کروں نفس راضی نہیں ہوتا) پھر ہمیں عمدہ جائزے دے کر رخصت کیا (اور ہمارے ساتھ آدمی کر کے سرحد اسلام تک پہنچا دیا) ہم نے آکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حال عرض کیا صدیق روئے اور فرمایا مسکین اگر اللہ اس کا بھلا چاہتا وہ ایسا ہی کرتا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ یہ اور یہودی اپنے یہاں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت پاتے ہیں۔

مقوقس کے دربار میں فرمان نبوی

تذییل دوم: امام واقدی اور ابوالقاسم بن عبدالحکم فتوح مصر میں بطریق ابان بن صالح راوی جب حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمان اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

---

[1] حدیث مذکور ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں حلیہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام یوں ہے قد میانہ سے زائد درازی سے کم سینہ چوڑا خون کی سرخی بدن پر جھلکتی بال عمدہ ان کی سیاہی سرخی مائل ۱۲ منہ

[2] فائدہ: یہ نفیس جلیل حدیث طویل جس کا خلاصہ اختصار کے ساتھ زرقانی میں بیان ہوا بحمد اللہ صحیح ہے امام حافظ عماد الدین بن کثیر پھر امام خاتم الحفاظ سیوطی نے فرمایا: ھذا حدیث جید الاسناد ورجالہ ثقات ۱۲ منہ

Marfat.com

وسلم لے کر مقوقس نصرانی بادشاہ مصر و اسکندریہ کے پاس تشریف لے گئے اس نے اُن سے دریافت کیا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کس بات کی طرف بلاتے ہیں انھوں نے فرمایا توحید و نماز پنجگانہ و روزۂ رمضان و حج و وفائے عہد پھر اس نے حضور کا حلیہ پوچھا انھوں نے باختصار بیان کیا وُہ بولا قد بقیت اشیاء لم تذکرھا فی عینیہ حمرۃ قلما تفارقہ و بین کتفیہ خاتم النبوۃ الخ ابھی اور باتیں باقی رہیں کہ تم نے نہ بیان کیں اُن کی آنکھوں میں سُرخ ڈورے ہیں کہ کم کسی وقت جدا ہوتے ہوں اور اُن کے دونوں شانوں کے بیچ میں مہرنبوت ہے پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور صفات کریمہ بیان کر کے بولا وقد کنت اعلم ان نبیا قد بقی وقد کنت اظن مخرجہ بالشام وھناك کانت تخرج الانبیاء من قبلہ فاراہ قد خرج فی ارض العرب فی ارض جھد و بؤس والقبط لا تطاوعنی فی اتباعہ وسیظھر علی البلاد الخ مجھے یقیناً معلوم تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور مجھے گمان تھا کہ وہ شام میں ظاہر ہوگا کہ اگلے انبیاء نے وہاں ظہور کیا اب میں دیکھتا ہوں کہ انھوں نے عرب میں ظہور فرمایا محنت و مشقت کی زمین میں اور قبطی اُن کی پیروی میں میری نہ مانیں گے عنقریب وہ ان شہروں پر غلبہ پائیں گے۔

نیز حدیث ابو القاسم نے بطریق ہشام بن اسحٰق وغیرہ اور ابن سعد نے طبقات میں بطریق محمد بن عمر بن واقد اون کے شیوخ سے روایت کیا کہ مقوقس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اسی مضمون کی عرضی لکھی کہ قد علمت ان نبیا بقی وکنت اظن انہ یخرج بالشام وقد اکرمت رسولك و بعثت الیك بھدیۃ مجھے یقین تھا کہ ایک نبی باقی ہے اور میرے گمان میں وہ شام سے ظہور کرتا اور میں نے حضور کے قاصد کا اعزاز کیا اور حضور کے لیے نذر حاضر کرتا ہوں۔

عبداللہ بن سلام کا واقعۂ ایمان

تذییلِ سوم: بیہقی دلائل میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چرچا سنا اور حضور کے صفت و نام و ہیئات اور جن جن باتوں کی ہم حضور کے لیے توقع کر رہے تھے سب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے

Marfat.com

ساتھ اسے دل میں رکھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے مجھے خبر رونق افروزی پہنچی میں نے تکبیر کہی میری پھوپی بولی اگر تم موسیٰ بن عمران علیہ الصلاۃ والسلام کا آنا سنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے میں نے کہا اے پھوپی خدا کی قسم وہ موسیٰ بن عمران کے بھائی ہیں جس بات پر موسیٰ بھیجے گئے تھے اسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں وہ بولی یا ابن اخی اھو النبی الذی کنا نخبر بہ انہ یبعث مع الساعۃ اے میرے بھتیجے کیا یہ وہ نبی ہیں جن کی ہم خبر دیے جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے میں نے کہا ہاں الحدیث۔

خطیب و ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا احمد و محمد و الحاشر والمقفی والخاتم میں احمد ہوں اور محمد اور تمام جہان کو حشر دینے والا اور سب انبیاء کے پیچھے آنے والا اور نبوت ختم فرمانے والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ہجرت حضرت عباس ابو یعلی و طبرانی و شاشی و ابونعیم فضائل الصحابہ میں اور ابن عساکر و ابن النجار حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موصولاً اور رویانی و ابن عساکر محمد بن شہاب زہری سے مرسلاً راوی حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما عم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں (مکہ معظمہ سے) عرض حاضر کی کہ مجھے اذن عطا ہو تو ہجرت کر کے (مدینہ طیبہ) حاضر ہوں۔ اس کے جواب میں حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمان نافذ فرمایا:

یا عم اقم مکانک الذی انت فیہ فان اللہ یختم بک الھجرۃ کما ختم بی النبوۃ۔ اے چچا اطمینان سے رہو کہ تم ہجرت میں خاتم المہاجرین ہونے والے ہو جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام اجل فقیہ محدث ابواللیث سمرقندی تنبیہ الغافلین میں فرماتے ہیں:

حدثنا ابوبکر محمد بن احمد ثنا ابو عمران ثنا عبدالرحمٰن ثنا داؤد ثنا

Marfat.com

عباس بن الکثیر عن عبد خیر عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سورۃ اذا جاء نصر اللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مرض وصال شریف میں نازل ہوئی حضور فوراً برآمد ہوئے پنجشنبہ کا دن تھا منبر پر جلوس فرمایا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ مدینے میں ندا کردو لوگو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وصیت سننے چلو یہ آواز سنتے ہی سب چھوٹے بڑے جمع ہوئے گھروں کے دروازے ویسے ہی کھلے چھوڑ دیے یہاں تک کہ کواریاں پردوں سے نکل آئیں حدیہ کہ مسجد شریف حاضرین پر تنگ ہوئی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما رہے ہیں اپنے پچھلوں کے لیے جگہ وسیع کرو اپنے پچھلوں کے لیے جگہ وسیع کرو پھر حضور پر نور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم منبر پر قیام فرما کر حمد و ثنائے الٰہی بجا لائے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر درود بھیجی پھر ارشاد ہوا انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم العربی الحرمی المکی لانبی بعدی الحدیث میں محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم عربی صاحب حرم محترم و مکہ معظمہ ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ھذا مختصر۔

مدینہ طیبہ میں حضور کی تشریف آوری

اللہ اللہ ایک وہ دن تھا کہ مدینہ طیبہ میں حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی دھوم ہے۔ زمین و آسمان میں خیر مقدم کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ خوشی و شادمانی ہے کہ در و دیوار سے ٹپکی پڑتی ہے مدینے کے ایک ایک بچے کا دمکتا چہرہ انار دانہ ہو رہا ہے باچھیں کھلی جاتی ہیں دل ہیں کہ سینوں میں نہیں سماتے سینوں پر جامے تنگ جاموں میں قبائے گل کا رنگ نور ہے کہ جھما جھم برس رہا ہے فرش سے عرش تک نور کا بقعہ بنا ہے پردہ نشین کواریاں شوق دیدار محبوب کردگار میں گاتی ہوئی باہر آئی ہیں کہ ؎

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

بنی النجار کی لڑکیاں کوچے کوچے مژدۂ سرائی ہیں کہ ؎

نحن جوارٍ من بنی النجار
یاحبذا محمد من جار

Marfat.com

ایک دن آج ہے کہ اس محبوب کی رخصت ہے مجلس آخری وصیت ہے مجمع تو آج بھی وہی ہے بچوں سے بوڑھوں تک مردوں سے پردہ نشینوں تک سب کا ہجوم ہے ندائے بلال سنتے ہی چھوٹے بڑے سینوں سے دل کی طرح بے تابانہ نکلے ہیں شہر بھر نے مکانوں کے دروازے کھلے چھوڑ دیے ہیں دل کھلائے چہرے مرجھائے دن کی روشنی دھیمی پڑ گئی کہ آفتاب جہان تاب کی وداع نزدیک ہے آسمان پژمردہ زمین افسردہ جدھر دیکھو سناٹے کا عالم اتنا ازدحام اور ہُو کا مقام، آخری نگاہیں اس محبوب کے روئے حق نما تک کس حسرت و یاس کے ساتھ جاتی اور ضعف نومیدی سے ہلکان ہو کر بیخودانہ قدموں پر گر جاتی ہیں فرطِ ادب سے لب بند مگر دل کے دھوئیں سے یہ صدا بلند ؎

کنت السواد لناظری
فعمی علیک الناظر
من شاء بعدک فلیمت
فعلیک کنت احاذر

اللہ کا محبوب، امت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا اور محبت بھرے دل سے اُنھیں حافظ حقیقی کے سپرد کر رہا ہے شانِ رحمت کو اُن کی جُدائی کا غم بھی ہے اور فوج فوج اُمنڈتے ہوئے آنے کی خوشی بھی کہ محنت ٹھکانے لگی جس خدمت کو ملک العرش نے بھیجا تھا باحسن الوجوہ انجام کو پہنچی۔

نوح کی ساڑھے نو سو برس وہ سخت مشقت اور صرف پچاس شخصوں کو ہدایت۔ یہاں بیس تئیس ہی سال میں بحمد اللہ یہ روز افزوں کثرت۔ کنیز و غلام جوق جوق آرہے ہیں جگہ بار بار تنگ ہوتی جاتی ہے۔ دفعہ دفعہ ارشاد ہوتا ہے آنے والوں کو جگہ دو۔ آنے والوں کو جگہ دو۔

اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہو لیا ہے سلطان عالم نے منبر اکرم پر قیام کیا ہے بعد حمد و صلاۃ اپنے نسب و نام و قوم و مقام و فضائل عظام کا بیان ارشاد ہوا ہے۔ مسلمانو! خدارا پھر مجلس میلاد اور کیا ہے وہی دعوت عام وہی مجمع تام وہی منبر و قیام وہی بیان فضائل سید الانام علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام مجلس میلاد اور کس شے کا نام مگر نجدی صاحبوں کو ذکر محبوب مٹانے

Marfat.com

سے کلام و ربنا الرحمٰن المستعان وبہ الاعتصام وعلیہ التکلان۔

چارپائے کلام کرتے ہیں ابن حبان و ابن عساکر حضرت ابو منظور اور ابونعیم بروجہ آخر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی

جب خیبر فتح ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دراز گوش سیاہ رنگ دیکھا اس سے کلام فرمایا وہ جانور بھی کلام میں آیا ارشاد ہوا تیرا کیا نام ہے عرض کی یزید بیٹا شہاب کا اللہ تعالےٰ نے میرے دادا کی نسل سے ساٹھ دراز گوش پیدا کیے کلھم لا یرکبہ الا نبی اُن سب پر انبیا سوار ہوا کیے وقد کنت اتوقعك ان ترکبنی لم یبق من نسل جدی غیری ولا من الانبیاء غیرك مجھے یقینی توقع تھی کہ حضور مجھے اپنی سواری سے مشرف فرمائیں گے کہ اب اُس نسل میں سوا میرے اور انبیاء میں سوا حضور کے کوئی باقی نہیں۔ میں پہلے ایک یہودی کے پاس تھا اُسے قصداً گرا دیا کرتا وہ مجھے بھوکا رکھتا اور مارتا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اُس کا نام یعفور رکھا جسے بلانا چاہتے اُسے بھیج دیتے چوکھٹ پر سر مارتا جب صاحب خانہ باہر آتا اُسے اشارے سے بتاتا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں، جب حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا وہ مفارقت کی تاب نہ لایا ابو الہیثم بن التیہان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئیں میں گر کر مر گیا۔

هذا حدیث ابی منظور و نحوہ عن معاذ باختصار غیر انہ ذکر مکان الاباء ثلثة اخوة و اسمه مکان یزید عمر و قال کلنا رکبنا الانبیاء انا اصغرهم و کنت لك الحدیث قلت و لا علیك من دندنة العلامة ابن الجوزی کعادتہ علیہ و لا من تحامل ابن دحیة علی حدیث الضب المار سابقًا فلیس فیهما ما ینکر شرعا و لا فی سندهما کذاب ولا وضاع ولا متهم به فانی یاتیهما الموضع وهذا امام الشان العسقلانی قد اقتصر فی حدیث ابی منظور علی تضعیفه و له شاهد من حدیث معاذ کما تری لاجرم ان قال الزرقانی نهایته الضعف لا الوضع وقال هو والقسطلانی فی حدیث الضب رمعجزاته صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فیها ما هو ابلغ من هذا ولیس فیه ما ینکر شرعا خصوصا وقد رواہ

Marfat.com

الائمة) الحفاظ الکبار کابن عدی وتلمیذہ الحاکم وتلمیذہ البیہقی وھو لا یروی موضوعا والدارقطنی وناھیك بہ (فنہایتہ الضعف لا الوضع) کما زعم کیف ولحدیث ابن عمر طریق اٰخر لیس فیہ السلمی رواہ ابونعیم وورد مثلہ من حدیث عائشۃ وابی ھریرۃ عند غیرھما اھ قلت وقد اورد کلا الحدیثین الامام خاتم الحفاظ فی الخصائص الکبرٰی وقد قال فی خطبتہا نزھتہ عن الاخبار الموضوعۃ ومایرد اھ قلت وعزو الزرقانی حدیث الضب لابن عمر تبع فیہ الماتن اعنی الامام القسطلانی صاحب المواھب وسبقہما الدمیری فی حیاۃ الحیوان الکبرٰی لکن الذی رأیت فی الخصائص الکبرٰی والجامع الکبیر للامام الجلیل الجلال السیوطی ھو عزوہ لامیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کما قدمت وقد اوردہ فی الجامع فی مسند عمر فزیادۃ لفظ الابن اما وقع سہوا اویکون الحدیث من طریق ابن عمر عن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فیصح العزو الی کل وان کان الاولٰی ذکر المنتہی ویحتمل علی بُعد ان یکون عن کل منہما فاذن یکون مرویا عن ستۃ من الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنہم واللہ تعالٰی اعلم۔

میرے بعد کوئی نبی نہیں سعید بن منصور وامام احمد وابن مردویہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالٰی عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لا نبوۃ بعدی الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ میرے بعد نبوت نہیں مگر بشارتیں ہیں اچھا خواب۔

احمد وخطیب اور بیہقی شعب الایمان میں اس کے قریب ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں لا یبقی بعدی من النبوۃ شیئ الا المبشرات الرؤیا الصالحۃ یراھا العبد او تری لہ میرے بعد نبوت سے کچھ باقی نہ رہے گا مگر بشارتیں اچھا خواب کہ بندہ آپ دیکھے یا اس کے لیے دوسرے کو دکھایا جائے۔

Marfat.com

تمیس۳۰ کذاب ابوبکر بن ابی شیبہ مصنف میں عبید بن عمر ولیثی اور طبرانی کبیر میں نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تقوم الساعة حتی یخرج ثلثون کذابا کلھم یزعم انہ نبی زاد عبید قبل یوم القیمة ۔ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس سے پہلے تیس کذاب نکلیں ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہتا ہو اقول وانما اخرناھما الی التذییل بخلاف عین اللفظ المتقدم فی الحدیث الثانی والستین لان فی تتمتہ ان من قال فاقتلوہ بہ کذا وکذا وھذا العموم انما تم لاجل ختم النبوة اذ لو جاز ان یکون بعدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی صادق لما ساغ الامر المذکور بالعموم وان کان یاتی ایضا ثلثون او الوف من الکذابین بل کان یجب اقامة امارة تمیز الصادق من الکاذب والامر بالایقاع بمن ھو کاذب منھم لا غیر کما لا یخفی والی اللہ المشتکی من ضعفنا فی ھذا الزمان الکثیر فجارہ القلیل انصارہ الغالب کفارہ المبین عوارہ وقد ظھر الاٰن لبعض ھؤلاء الدجالین الکذابین فلو اراد اللہ باحدھم شیئا یطیروا بالمسلم والمسلم انما حدث وما احدث فانا للہ وانا الیہ راجعون لکن الاحتراس کان اسلم للمسلم وانفی للفساد فاحببنا الاقتصار علی القدر المراد واللہ المستعان وعلیہ التکلان ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

علی بمنزلہ ہارون ہیں خطیب حضرت امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انما علی بمنزلة ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی علی ایسا ہے جیسا موسیٰ سے ہارون کہ بھائی بھی اور نائب بھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

امام احمد مناقب امیر المومنین علی میں مختصراً اور بغوی وطبرانی اپنی معاجیم باوردی معرفت ابن عدی کامل ابو احمد حاکم کنٰے میں بطریق امام بخاری ابن عساکر تاریخ میں سب زید بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حدیث طویل مواخات صحابہ میں راوی وھذا حدیث احمد جب حضور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے باہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

Marfat.com

میں بھائی چارا کیا امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ نے عرض کی میری جان نکل گئی اور پیٹھ ٹوٹ گئی یہ دیکھ کر حضور نے اصحاب کے ساتھ کیا جو میرے ساتھ نہ کیا یہ اگر مجھ سے کسی ناراضی کے سبب ہے تو حضور ہی کے لیے منانا اور عزت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا والذی بعثنی بالحق ما اخرتك الا لنفسی وانت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی غیر انہ لا نبی بعدی قسم اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا میں نے تمھیں خاص اپنے لیے رکھ چھوڑا ہے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ سے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تم میرے بھائی اور وارث ہو امیر المومنین نے عرض کی مجھے حضور سے کیا میراث ملے گی فرمایا جو اگلے انبیاء کو ملی عرض کی انھیں کیا ملی تھی فرمایا خدا کی کتاب اور نبی کی سنت اور تم میرے ساتھ جنت میں میری صاحبزادی کے ساتھ میرے محل میں ہو گے اور تم میرے بھائی اور رفیق ہو۔

ابن عساکر بطریق[1] عبد اللہ بن محمد بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا خدا کی قسم میں تمھیں دو وجہت سے دوست رکھتا ہوں ایک تو قرابت دوسرے یہ کہ ابوطالب کو تم سے محبت تھی۔ اے جعفر تمھارے اخلاق میرے اخلاق کریمہ مشابہ ہیں۔

واما انت یا علی فانت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی غیر انی لا نبی بعدی۔ تم اے علی مجھ سے ایسے ہو جیسے موسیٰ سے ہارون مگر یہ کہ میرے بعد نبی نہیں صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم آمین۔

الحمد للہ تین چہل حدیث کا عدد تو کامل ہوا جن میں چوراسی حدیثیں مرفوع تھیں اور سترہ

---

[1] فی نسخۃ کنز العمال المطبوعۃ عن عبد اللہ بن عقیل عن ابیہ عن جدہ عقیل وھو خطاء وھو صوابہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل عبد اللہ تابعی صدوق من رجال الاربعۃ ماخلا النسائی قال الذھبی حدیثہ فی مرتبۃ الحسن وابوہ تابعی مقبول رجال ابن ماجہ ۱۲ منہ۔

Marfat.com

تذییلات علاوہ ۔ دس پہلے گزری تھیں ساٹھ[1] اس تکمیل میں بڑھیں ۔ ان سترہ میں بھی پانچ مرفوع نہیں تو جملہ مرفوعات یعنی وہ حدیثیں جو خود حضور پُر نور خاتم النبیین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے مروی حضور کے ارشاد و تقریر کی طرف منتہی ہیں نواسی ہوئیں لہٰذا چاہا کہ ایک حدیث مرفوع اور شامل ہو کہ نوّے احادیث مرفوعہ کا عدد کامل ہو نیز ان اللہ وتر یحب الوتر کا فضل حاصل ہو۔

میں آخری نبی اور میری امت آخری امت ہے

بیہقی سنن میں حضرت ابن زمل جہنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے حدیث طویل روایا میں راوی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بعد نماز صبح پاؤں بدلنے سے پہلے ستر بار فرماتے سبحان اللہ و بحمدہ و استغفر اللہ ان اللہ کان توابا پھر فرماتے یہ ستر سات سو کے برابر ہیں نرا بے خیر ہے جو ایک دن میں سات سو سے زیادہ گناہ کرے (یعنی ہر نیکی کم از کم دس ہے من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا تو یہ ستر کلمے سات سو نیکیاں ہوئے اور ہر نیکی کم از کم ایک بدی کو محو کرتی ہے ان الحسنات یذھبن السیّات تو اس کے پڑھنے والے کے نیکیاں ہی غالب رہیں گی مگر وہ کہ دن میں سات سو گناہ سے زیادہ کرے اور ایسا سخت ہی بے خیر ہوگا وحسبنا اللہ و نعم الوکیل)۔

پھر لوگوں کی طرف منہ کر کے تشریف رکھتے اور اچھا خواب حضور کو خوش آتا دریافت فرماتے کسی نے کچھ دیکھا ہے ابن زمل نے عرض کی یا رسول اللہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے فرمایا بھلائی پاؤ اور برائی سے بچو ہمیں اچھا اور ہمارے دشمنوں پر بُرا رب العلمین کے لیے ساری خوبیاں ہیں خواب بیان کرو۔ انھوں نے عرض کی میں نے دیکھا کہ سب لوگ ایک وسیع نرم بے نہایت راستے پر بیچ شارع عام میں چل رہے ہیں ناگہاں اس راہ کے لبوں پر خوبصورت سبزہ زار نظر آیا کہ ایسا کبھی نہ دیکھا تھا اس کا لہلہاتا سبزہ چمک رہا ہے شادابی کا پانی ٹپک رہا ہے

---

[1] بعد حدیث ۱۰ تذییل اول دو حدیث عبادہ بن صامت و ہشام بن عاص و تذییل دوم دو حدیث حاطب و شیوخ واقدی و تذییل سوم حدیث ابن سلام و بعد حدیث ۷۱ دو حدیث عبید و نعیم رضی اللہ تعالٰی عنہم ۱۲ منہ۔

Marfat.com

اس میں ہر قسم کی گھاس ہے پہلا ہجوم آیا جب اس سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور سواریاں سیدھے راستے پڑ ڈالے چلے گئے ادھر اُدھر اصلا نہ پھرے اس مرغزار کی طرف کچھ التفات نہ کیا پھر دوسرا ابلا آیا کہ پہلوں سے کئی گونہ زائد تھا جب سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی راہ پر چلے مگر کوئی کوئی اس چراگاہ میں چرانے بھی لگا اور کسی نے چلتے میں ایک مٹھا لے لیا پھر روانہ ہوئے پھر عام ازدحام آیا جب یہ سبزہ زار پر پہنچے تکبیر کہی اور بولے یہ منزل سب سے اچھی ہے یہ ادھر اُدھر پڑ گئے میں ماجرا دیکھ کر سیدھا راہ پڑ لیا، جب سبزہ زار سے گزر گیا تو دیکھا کہ سات زینے کا ایک منبر ہے اور حضور اُس کے سب سے اُونچے درجے پر جلوہ فرما ہیں حضور کے آگے ایک سال خوردہ لاغر ناقہ ہے حضور اس کے پیچھے تشریف لیے جاتے ہیں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ راہ نرم و وسیع وہ ہدایت ہے جس پر میں تمھیں لایا اور تم اس پر قائم ہو اور وہ سبزہ زار دنیا اور اس کے عیش کی تازگی ہے میں اور میرے صحابہ تو چلے گئے کہ دنیا سے اصلا علاقہ نہ رکھا نہ اُسے ہم سے تعلق ہوا نہ ہم نے اسے چاہا نہ اس نے ہمیں چاہا پھر دوسرا ہجوم ہمارے بعد آیا وہ ہم سے کئی گنا زیادہ ہے ان میں سے کسی نے چرایا کسی نے گھاس کا مٹھا لیا اور نجات پا گئے پھر بڑا ہجوم آیا وہ سبزہ زار میں دہنے بائیں پڑ گئے تو انا للہ وانا الیہ راجعون ○ اور اے ابن زمل تم اچھی راہ پر چلتے رہو گے یہاں تک کہ مجھ سے ملو اور وہ سات زینے کا منبر جس کے درجہ اعلیٰ پر مجھے دیکھا یہ جہان ہے اس کی عمر سات ہزار برس کی ہے اور میں اخیر ہزار میں ہوں واما الناقۃ التی رأیت ورأیتنی اتبعھا فھی الساعۃ علینا تقوم لا نبی بعدی ولا امۃ بعد امتی اور وہ ناقہ جس کے پیچھے مجھے جاتا دیکھا قیامت ہے ہمارے ہی زمانے میں آئے گی نہ میرے بعد کوئی نبی نہ میری امت کے بعد کوئی امت صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیٰ امتک اجمعین وبارک وسلم وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین۔

تسجیل جمیل: بحمد اللہ بیس احادیث علویہ کے علاوہ خاص مقصود محمود ختم نبوت پر یہ ایک سو ایک حدیثیں ہیں اور مع تذییلات ایک سو اٹھارہ جن میں نوّے مرفوع ہیں اور اُن کے رواۃ واصحاب اکثر ہ۔

Marfat.com

صحابہ و تابعین جن میں صرف گیارہ تابعی

گیارہ تابعی

۱۔ امام اجل محمد باقر

۲۔ سعد بن ثابت

۳۔ ابن شہاب زہری

۴۔ عامر شعبی

۵۔ عبداللہ بن ابی الہذیل

۶۔ علاء بن زیاد

۷۔ ابو قلابہ

۸۔ کعب احبار

۹۔ مجاہد مکی

۱۰۔ محمد بن کعب قرظی

۱۱۔ وہب بن منبہ

باقی ساٹھ صحابی ازاں جملہ اکاون صحابہ خاص اصول مرویات میں

اکاون صحابہ

۱۲۔ ابی بن کعب

۱۳۔ ابو امامہ باہلی

۱۴۔ انس بن مالک

۱۵۔ اسماء بنت عمیس

۱۶۔ براء بن عازب

۱۷۔ بلال مؤذن

۱۸۔ ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۹۔ جابر بن سمرہ

۲۰۔ جابر بن عبداللہ

۲۱۔ جبیر بن مطعم

۲۲۔ حبیش بن جنادہ

۲۳۔ حذیفہ بن اسید

۲۴۔ حذیفہ بن الیمان

۲۵۔ حسان بن ثابت

۲۶۔ حویصہ بن مسعود

۲۷۔ ابوذر

۲۸۔ ابن زمل

۲۹۔ زیاد بن لبید

۳۰۔ زید بن ارقم

۳۱۔ زید بن ابی اوفی

۳۲۔ سعد بن ابی وقاص

۳۳۔ سعید بن زید

۳۴۔ ابو سعید خدری

۳۵۔ سلمان فارسی

۳۶۔ سہل بن سعد

۳۷۔ ام المومنین ام سلمہ

۳۸۔ ابو الطفیل عامر بن ربیعہ

۳۹۔ عامر بن ربیعہ

۴۰۔ عبداللہ بن عباس

Marfat.com

۴۱۔ عبداللہ بن عمر
۴۲۔ عبدالرحمن بن غنم
۴۳۔ عدی بن ربیعہ
۴۴۔ عرباض بن ساریہ
۴۵۔ عصمہ بن مالک
۴۶۔ عقبہ بن عامر
۴۷۔ عقیل بن ابی طالب
۴۸۔ امیرالمومنین علی
۴۹۔ امیرالمومنین عمر
۵۰۔ عوف بن مالک اشجعی
۵۱۔ ام المومنین صدیقہ
۵۲۔ ام کرز
۵۳۔ مالک بن حویرث
۵۴۔ مالک بن سنان والدابی سعید خدری
۵۵۔ محمد بن عدی بن ربیعہ
۵۶۔ معاذ بن جبل
۵۷۔ امیرمعاویہ
۵۸۔ مغیرہ بن شعبہ
۵۹۔ ابن ام مکتوم
۶۰۔ ابومنظور
۶۱۔ ابوموسیٰ اشعری
۶۲۔ ابوہریرہ اور

نو صحابی تذییلات ہیں ۶۳۔ حاطب بن ابی بلتعہ
۶۴۔ عبداللہ ابن ابی اوفےٰ ۶۵۔ عبداللہ بن زبیر
۶۶۔ عبداللہ بن سلام
۶۷۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص
۶۸۔ عبادہ بن صامت
۶۹۔ عبید بن عمرو لیثی
۷۰۔ نعیم بن مسعود
۷۱۔ ہشام بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

ختم نبوت پر دیوبندی عقیدہ

ان احادیث کثیرہ وافرہ شہیرہ متواترہ میں صرف گیارہ حدیثیں وہ ہیں جن میں فقط نبوت کا الخیص الفاظ موجودہ قرآن عظیم سے ذکر ہے جن میں آج کل کے بعض ضلال قاسمان کفر وضلال نے تحریف معنوی کی اور معاذاللہ حضور کے بعد اور نبوتوں کی نبو جمانے کو خاتمیت بمعنی نبوت بالذات لی یعنی معنی خاتم النبیین صرف اس قدر ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی بالذات ہیں اور انبیا نبی بالعرض باقی زمانے میں تمام انبیا کے بعد ہونا حضور کے بعد اور کسی کو نبوت ملنی ممتنع ہونا یہ معنی ختم نبوت نہیں اور صاف لکھ دیا کہ حضور کے بعد بھی

Marfat.com

کسی کو نبوت مل جائے تو ختم نبوت کے اصلا منافی نہیں اُس کے رسالۂ ضلالت مقالہ کا خلاصہ عبارت یہ ہے :

قاسم نانوتوی کا عقیدہ

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں اور نبی موصوف بالعرض اِن معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیائے گزشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہوگا بلکہ بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے" اھ ملتقطاً۔[1]

مسلمانو دیکھا اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے ختم نبوت کی کیسی جڑ کاٹ دی خاتمیت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیۃ کہ وہ تاویل گڑھی کر خاتمیت خود ہی ختم کر دی صاف لکھ دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ والثناء کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو ختم نبوت کے کچھ منافی نہیں اللہ اللہ جس کفر ملعون کے موجد کو خود قرآن عظیم کا وخاتم النبیین فرمانا نافع نہ ہُوا کما قال تعالیٰ وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظلمین الا خسارا ۝ اتارتے ہیں ہم اس قرآن سے وہ چیز کہ مسلمانوں کے لیے شفا و رحمت ہے اور ظالموں کو اس سے کچھ نہیں بڑھتا سوا زیان کے۔ اُسے احادیث میں خاتم النبیین فرمانا کیا کام دے سکتا ہے فبای حدیث

---

[1] یعنی تحذیر الناس ۱۲

Marfat.com

بعدہ یومنون ۞ قرآن کے بعد اور کون سی حدیث پر ایمان لائیں گے ۔

صحابہ کرام اور ختم نبوت

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے ان احادیث کثیرہ میں صرف گیارہ حدیثیں ایسی لکھیں جن میں تنہا ختم نبوت کا ذکر ہے باقی نوّے احادیث اور اکثر تذییلات اُن پر علاوہ سو سے زائد حدیثیں وہی جمع کیں کہ بالتصریح حضور کا اسی معنے پر خاتم ہونا بتا رہی ہیں جسے وُہ گمراہ ضال عوام کا خیال جانتا ہے اور اس میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کوئی تعریف نہیں مانتا۔ صحابہ کرام و تابعین عظام کے ارشادات کہ تذییلوں میں گزرے مثلاً امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو سب انبیاء کے بعد بھیجا انسؓ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا قول تمھارے نبی آخر الانبیاء ہیں ۔ عبداللہؓ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد کہ اُن کے بعد کوئی نبی نہیں ۔ امامؒ باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کہ وہ سب انبیا کے بعد بھیجے گئے انھیں تو یہ گمراہ کب سنے گا کہ وہ اسی وسوسہ الخناس میں صاف بہ خود بھی بتا یا گیا ہے کہ وہ سلف صالح کے خلاف چلا ہے اور اس کا عذر یوں پیش کیا کہ :

> " اگر بوجہ کم اتفاقی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو اُن کی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفل ناداں نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا وہ عظیم الشان ہو گیا "

مگر آنکھیں کھول کر خود محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متواتر حدیثیں دیکھیے کہ :

۱۔ میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں ۔

۲۔ میں سب انبیا میں آخر نبی ہوں ۔

۳۔ میں تمام انبیا کے بعد آیا ۔

۴۔ ہمیں پچھلے ہیں ۔

۵۔ میں سب پیغمبروں کے بعد بھیجا گیا ۔

۶۔ قصر نبوت میں جو ایک اینٹ کی جگہ تھی مجھ سے کامل کی گئی ۔

Marfat.com

۷۔ میں آخر الانبیا ہوں۔

۸۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۹۔ رسالت و نبوت منقطع ہوگئی اب نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔

۱۰۔ نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا سوا اچھے خواب کے۔

۱۱۔ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔

۱۲۔ میرے بعد دجال کذاب ادعائے نبوت کریں گے۔

۱۳۔ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۴۔ نہ میری اُمت کے بعد کوئی اُمت۔

ادھر علمائے کتب سابقہ اللہ و رسل جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کے ارشادات سُن سُن کر شہادات ادا کریں گے کہ:

۱۔ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوں گے اُن کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ ان کے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔

۳۔ وہ آخر الانبیا ہیں۔

ادھر ملئکہ و انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی صدائیں آرہی ہیں کہ:

۴۔ وہ پسین پیغمبراں ہیں۔

۵۔ وہ آخر مرسلاں ہیں۔

خود حضرت عزت عزت عزتہ سے ارشادات جانفزا و دل نواز آرہے ہیں کہ:

۶۔ محمد ہی اوّل و آخر ہے۔

لے نیز تذییلات میں مقوقس کی دو حدیثیں گزریں کہ ایک نبی باقی تھے وہ عرب میں ظاہر ہوئے۔ ہرقل کی دو حدیثیں کہ یہ خاتم النبوت تھا۔ عبداللہ بن سلام کی حدیث کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوئے۔ ایک حبر کا قول کہ وہ امت آخرہ کے نبی ہیں۔ بلکہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام کی عرض کہ حضور سب پیغمبروں سے زمانے میں متاخر ہیں۔

Marfat.com

۷۔ اُس کی امت مرتبے میں سب سے اگلی اور زمانے میں سب سے پچھلی۔

۸۔ وہ سب انبیا کے پیچھے آیا۔

۹۔ اے محبوب میں نے تجھے آخر النبیین کیا۔

۱۰۔ اے محبوب میں نے تجھے سب انبیا سے پہلے بنایا اور سب کے بعد بھیجا۔

۱۱۔ محمد آخر الانبیا ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

مگر یہ ضال مضل محرفِ قرآن مغیرِ ایمان ہے کہ نہ ملئکہ کی سُنے نہ انبیا کی نہ مصطفےٰ کی مانے نہ اُن کے خدا کی سب طرف سے ایک کان گونگا ایک بہرا ایک دیدہ اندھا ایک پھوٹا۔ اپنی ہی ہانک لگائے جاتا ہے کہ یہ سب نافہمی کے اوہام خیالات عوام ہیں آخر الانبیاؑ ہونے میں فضیلت ہی کیا ہے انا للہ وانا الیہ رجعون ○

كذلك يطبع الله على كل قلب متكبر جبار ○ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب ○

ہاں ان نوتے حدیثوں میں تین حدیثیں صرف بلفظ خاتمیت بھی ہیں دو حدیث سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اے چچا جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نبوت ختم کی تم پر ہجرت کو ختم فرمائے گا۔ جیسے میں خاتم النبیین ہوا تم خاتم المہاجرین ہو گے شاید وُہ گمراہ یہاں بھی کہہ دے کہ تمام مہاجرین کرام مہاجر بالعرض تھے حضرت عباس مہاجر بالذات ہوئے۔ ایک در حدیث الٰہی جل وعلا کہ میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم کروں گا اور ان کے دین وشریعت پر ادیان شرائع کو اوگمراو اب یہاں بھی کہہ دے کہ اور دین دین بالعرض تھے یہ دین دین بالذات ہے توریت وانجیل وزبور اللہ تعالیٰ کے کلام بالعرض تھے قرآن کلام بالذات ہے مگر ہے یہ کہ:

من لم يجعل الله له نورا فما له من نور ○ نسأل الله العفو والعافية ونعوذ به من الحور بعد الكور والكفر بعد الايمان والضلال بعد الهدى ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وصلى الله تعالى على سيدنا ومولانا محمد خير المرسلين وخاتم النبيين وآله وصحبه اجمعين والحمد لله رب العلمين۔

Marfat.com

دیوبندی اور شیعہ عقائد میں مماثلت

الحمدللہ کہ بیان اپنے منتہیٰ کو پہنچا اور حق کا وضوح ذروۂ اعلیٰ کو۔ احادیث متواترہ سے اصل مقصد یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خاتم النبیین اور اہلبیت کرام کا نبوت و رسالت سے بے علاقہ ہونا تو بروجہ تواتر قطعی خود ہی روشن و آشکارا ہوا اور اُس کے ساتھ طائفہ نالفہ وہابیہ قاسمیہ کہ خاتم النبیین کو بمعنے آخر النبیین نہ ماننا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد اور نبی ہونے سے ختم نبوت میں نقصان نہ جاننا اس کے کفر خفی و نفاق جلی کا بھی بفضلہٖ تعالےٰ خوب اظہار ہوا اور ساتھ لگے رافضیوں کے چھوٹے بھائی حضرات تفضیلیہ کی بھی شامت آئی۔ اسد الغالب کی بارگاہ سے اسی کوڑوں کی سزا پائی۔ ان چھوٹے مبتدعوں کا رد یہاں محض تبعاً واستطراداً مذکور ورنہ ان کے ابطال مشرب ضلال سے قرآن عظیم واحادیث مرفوعہ واقوال اہلبیت وصحابہ وارشادات امیر المومنین علی مرتضیٰ واولیائے کرام وعلمائے اعلام ودلائل شرعیہ اصلیہ وفرعیہ کے دفتر معمور جس کی تفصیل جلیل وتحقیق جزیل فقیر غفر اللہ تعالےٰ لہ کی کتاب مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین میں مسطور ہے۔

منکرانِ ختم نبوت پر علمائے اسلام کی گرفت

اب بتوفیقہٖ تعالےٰ تکفیر منکران ختم نبوت میں بعض نصوص ائمہ کرام لکھ کر بقیہ سوال کی طرف عنان گردانی منظور۔

علامہ تورپشتی

(نص ۱) امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تورپشتی حنفی معتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں:

"بحمد اللہ این مسئلہ در اسلامیان روشن تر ازان ست کہ آنرا بکشف و بیان حاجت افتد اما این مقدار از قرآن از ترس آں یاد کردیم کہ مبادا از ندیقے جاہلے را در شبہتے انداز د و بسیار باشد کہ ظاہر نیاز ند کردن و بدین طریقہا پائے در نہند کہ خدائے تعالےٰ بر ہمہ چیز قادر ست کسے قدرت اورا منکر نیست اما چوں خدائے تعالیٰ از چیزے خبر دہد کہ چنیں خواہد بودن یا نخواہد بودن جز چناں نباشد

کہ خدائے تعالٰے از اں خبر دہد و خدائے خبر داد کہ بعد از وے نبی دیگر نباشد و منکر ایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلا در نبوت او معتقد نباشد کہ اگر برسالت او معترف بودے ویرا در ہر چہ از اں خبر داد وے صادق دانستے وہماں حجتہا کہ از طریق تواتر رسالت او پیش ما بداں درست شدہ است ایں نیز درست شد کہ وے باز پسیں پیغمبران ست در زمان او و تا قیامت بعد از وے ہیچ نبی نباشد ہر کہ دریں بشک ست در آں نیز بشک ست و آنکس کہ گوید کہ بعد از وے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود و آنکس کہ گوید کہ امکان وارد کہ باشد کافر ست اینست شرط درستی ایمان بخاتم انبیا محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

امام ابن حجر مکی (نص ۳۰۲) امام ابن حجر مکی شافعی خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان میں فرماتے ہیں:

تنبأ فی زمنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ رجل قال امہلونی حتی اٰتی بعلامۃ فقال من طلب منہ علامۃ کفر لانہ بطلبہ ذٰلک مکذب لقول النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم لا نبی بعدی۔

امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کے زمانے میں ایک مدعی نبوت نے کہا مجھے مہلت دو کہ کوئی نشانی دکھاؤں امام ہمام نے فرمایا جو اس سے نشانی مانگے گا کافر ہو جائے گا کہ وہ اس مانگنے کے سبب مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے ارشاد قطعی و متواتر ضروری دینی کی تکذیب کرتا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

فتاوی ہندیہ (نص ۴ تا ۷) فتاوی خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاوی ہندیہ وغیرہا میں ہے واللفظ للعمادی قال انا رسول اللہ اوقال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر ولو انہ حین قال ہٰذہ المقالۃ طلب غیرہ منہ المعجزۃ قیل یکفر الطالب والمتأخرون من المشائخ قالوا ان کان غرض الطالب تعجیزہ وافتضاحہ لا یکفر۔

یعنی اگر کوئی شخص کہے میں اللہ کا رسول ہوں یا فارسی میں کہے میں پیغمبر ہوں کافر

Marfat.com

ہوجائے گا اگرچہ مراد یہ لے کہ یہ کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں اور اگر اس کہنے والے سے کوئی معجزہ مانگے تو کہا گیا یہ بھی مطلقاً کافر ہے اور مشائخ متاخرین نے فرمایا اگر اسے عاجز ورسوا کرنے کی غرض سے معجزہ طلب کیا تو کافر نہ ہوگا ورنہ ختم میں شک لانے کے سبب یہ بھی کافر ہو جائے گا۔

(نص ۸) اعلام بقواطع الاسلام میں ہے واضح

اعلام بقواطع الاسلام تکفیر مدعی النبوۃ ویظہر کفر من طلب منہ معجزۃ لانہ بطلبہ لہا منہ مجوز لصدقہ مع استحالتہ المعلومۃ من الدین بالضرورۃ نعم ان اراد بذلک تسفیہ و بیان کذبہ فلا کفر۔

مدعی نبوت کی تکفیر تو خود ہی روشن ہے اور جو اُس سے معجزہ مانگے اُس کا بھی کفر ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس مانگنے میں اُس مدعی کا صدق محتمل مان رہا ہے حالانکہ دین متین سے بالضرورۃ معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دُوسرا نبی ممکن نہیں ہاں اگر اس طلب سے اُسے احمق بنانا اُس کا جھوٹ ظاہر کرنا مقصود ہو تو کفر نہیں۔

(نص ۱۰۰۹) اُسی میں ہے ومن ذلک (ای المکفرات) ایضا تکذیب نبی او نسبۃ تعمد کذب الیہ او محاربتہ اوسبہ اوالاستخفاف و مثل ذلک کما قال الحلیمی مالو تمنی فی زمن نبینا او بعدہ ان لوکان نبیا فیکفر فی جمیع ذلک والظاھر انہ لافرق بین تمنی ذلک باللسان اوالقلب اھ مختصراً۔

انھیں باتوں میں جو معاذ اللہ آدمی کو کافر کر دیتی ہیں کسی نبی کو جھٹلانا یا اس کی طرف قصداً جھوٹ بولنے کی نسبت کرنا یا نبی سے لڑنا یا اُسے بُرا کہنا اُس کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہونا اور بتصریح امام حلیمی انھیں کفریات کی مثل ہے ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی شخص کا تمنا کرنا کہ کسی طرح سے نبی ہو جاتا، ان صورتوں میں کافر ہو جائے گا اور ظاہر یہ ہے کہ اس میں کچھ فرق نہیں وہ تمنا زبان سے یا صرف دل میں۔ سبحان اللہ جب مجرد تمنا پر کافر ہوتا ہے تو کسی کی نسبت ادعائے نبوت کس درجہ کا کفر خبیث ہوگا والعیاذ باللہ رب العلمین۔

Marfat.com

(نص ۱۱ تا ۱۴) یتیمۃ الدہر پھر ہندیہ میں بعض ائمہ حنفیہ سے اور اشباہ والنظائر وغیرہا میں ہے:

واللفظ لہا اذا لم یعرف ان محمدا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اٰخر الانبیا فلیس بمسلم لانہ من الضروریات۔

جب نہ پہچانے کہ نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تمام انبیا علیہم الصلٰوۃ والسلام سے پچھلے نبی ہیں تو مسلمان نہیں کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔

طائفہ قاسمیہ مولٰی سبحنہ وتعالٰی ہزاران ہزار جزا ہائے خیر وکرم ورضوان اتم کرامت فرمائے ہمارے علمائے کرام کو اُن سے کس نے کہہ دیا تھا کہ صدہا برس بعد وہابیہ میں ایک طائفہ طائفہ قاسمیہ ہونے والا ہے کہ اگرچہ براہ نفاق وفریب کہ عوام مسلمین بھڑک نہ جائیں بظاہر لفظ خاتم النبیین کا اقرار کرے گا مگر اس کے معنے آخر الانبیاء ہونے سے صاف انکار کرے گا اس معنی کو خیال عوام وناقابل مدح قرار دے گا۔ اسی دن کے لیے اُن اجلۂ کرام نے لفظ اشہر واعرف ومکتوب فی المصحف اعنی خاتم النبیین کے عوض مسئلہ بلفظ آخر الانبیاء تحریر فرمایا کہ جو حضور کو سب سے پچھلا نبی نہ مانے مسلمان نہیں یعنی ختم نبوت اسی معنی پر داخل ضروریات دین ہے۔ یہی مراد رب العٰلمین ہے اسی ضروری دین وارشاد الٰہ العالمین کو یہ گمراہ معاذ اللہ عامی خیال بتاتے ہیں مہمل ومختل ٹھہراتے ہیں قاتلہم اللہ انی یوفکون بحمد اللہ یہ کرامت علمائے کرام امت ہے فجزاھم اللہ المثوبات الفاخرۃ ونفعنا ببرکاتہم فی الدنیا والاٰخرۃ اٰمین۔

فتاوٰی تاتارخانیہ تاتارخانیہ پھر عالمگیریہ میں ہے:

رجل قال لاٰخر من فرشتۂ توام فی موضع کذا اعینک علی امرک فقد قیل انہ لا یکفر وکذا اذا قال مطلقا انا ملک بخلاف ما اذا قال انا نبی۔

یعنی ایک نے دوسرے سے کہا میں تیرا فرشتہ ہوں فلاں جگہ تیرے کام میں مدد کروں گا اس پر تو بعض نے بیشک کہا کافر نہ ہوگا یونہی اگر مطلقاً کہا میں فرشتہ ہوں فلاں جگہ تیرے کام میں مدد کروں گا اس پر تو بعض نے بے شک کہا کافر نہ ہوگا یونہی اگر مطلقاً کہا میں فرشتہ ہوں

Marfat.com

بخلاف دعوت نبوت کہ بالاجماع کفر ہے یہ حکم عام ہے کہ مدعی زمانۂ اقدس میں ہو مثل ابن صیاد ومسیلمہ واسود خواہ بعد کما تقدم وسیاتی ۔

شفا قاضی عیاض

شفا شریف امام قاضی عیاض مالکی اور اس کی شرح نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی میں ہے:

(وکذلک یکفر من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ای فی زمنہ کمسیلمۃ الکذاب والاسود العنسی (او) ادعی (نبوۃ احد بعدہ) فانہ خاتم النبیین بنص القرآن والحدیث فہذا تکذیب اللہ ورسولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (کالعیسویۃ) وہم طائفۃ (من الیہود) نسبوا لعیسی بن اسحق الیہودی ادعی النبوۃ فی زمن مروان الحمار وتبعہ کثیر من الیہود وکان من مذہبہ تجویز حدوث النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (وکاکثر الرافضۃ القائلین بمشارکۃ علی فی الرسالۃ للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وبعدہ کالبزیغیۃ والبیانیۃ منہم) وہم اکفر من النصاری واشد ضررا منہم لانہم بحسب الصورۃ مسلمون ویلتبس امرہم علی العوام (فہؤلاء) کلہم (کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخبر انہ خاتم النبیین وانہ ارسل کافۃ للناس واجمعت الامۃ علی ان ہذا الکلام علی ظاہرہ وان مفہومہ المراد منہ دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر ہؤلاء الطوائف کلہا قطعا اجماعا وسمعا) اھ مختصرا۔

یعنی اسی طرح وہ بھی کافر ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں کسی کی نبوت کا ادعا کرے جیسے مسیلمہ کذاب واسود عنسی یا حضور کے بعد کسی کی نبوت مانے اس لیے کہ قرآن وحدیث میں حضور کے خاتم النبیین ہونے کی تصریح ہے تو یہ شخص اللہ ورسول کو جھٹلاتا ہے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جیسے یہود کا ایک طائفہ عیسویہ کہ عیسیٰ بن اسحق یہودی کی طرف منسوب ہے۔ اس نے مروان الحمار کے زمانے میں ادعائے نبوت کیا تھا اور بہت یہود اس کے تابع ہو گئے۔ اس کا مذہب تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نئی نبوت

Marfat.com

ممکن ہے اور جیسے بہت رافضی کہ مولیٰ علی کو رسالت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک اور حضور کے بعد انھیں نبی کہتے ہیں اور جیسے رافضیوں کے دو فرقے بزلیعیہ و بیانیہ ان لوگوں کا کفر نصاریٰ سے بڑھ کر ہے اور ان سے زائد ان کا ضرر کہ بہ صورت ہیں مسلمان ہیں ان سے عوام دھوکے میں پڑ جاتے ہیں یہ سب کے سب کفار ہیں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنے والے اس لیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور خبر دی کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں اور اپنے رب عزوجل سے خبر دی کہ وہ حضور کو خاتم النبیین اور تمام جہان کی طرف رسول بتاتا ہے اور امت نے اجماع کیا کہ یہ آیات و احادیث اپنے معنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا ہے خدا اور رسول کی یہی مراد ہے نہ ان میں کچھ تاویل ہے نہ تخصیص تو کچھ شک نہیں کہ یہ سب طائفے بحکم اجماع امت و بحکم حدیث و آیت بالیقین کافر ہیں۔

منکرانِ ختمِ نبوت کے فرقے الحمد للہ اس کلام رشید نے ولید پلید و رافض تلید و نوامیسیہ جدید و امیریہ طرید کسی مردود و عنید کا تسمہ نہ لگا رکھا و اللہ الحجۃ السامیہ۔ یہ فقرے آب زر سے لکھنے کے ہیں کہ ان خبیثوں کا کفر یہود و نصاریٰ سے بدتر اور کھلے کافروں سے انکا رزائد ضرر والعیاذ باللہ العزیز الاکبر۔

مجمع الانہر وجیز امام کردری و مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے:

اما الایمان بسیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فیجب بانہ رسولنا فی الحال وخاتم الانبیاء والرسل فاذا اٰمن بانہ رسول ولم یؤمن بانہ خاتم الانبیاء لا یکون مؤمنا۔

لہ اسی طرح طائفہ مرزائیہ متبعان غلام قادیانی کہ سب سے تازہ ہے یہ بھی مرزا کو مرسل من اللہ کہتا ہے اور خود مرزا اپنے اوپر وحی اترنے کا مدعی ہے اپنے کلام کو کلام الٰہی و منزل من اللہ بتاتا ہے اور اس کے رسالہ ایک غلطی کا ازالہ سے منقول کہ اس میں صراحۃً اپنے آپ کو نبی بلکہ بہت انبیا سے افضل لکھا ہے اس بارے میں ابھی چند روز ہوئے امرتسر سے سوال آیا تھا جس پر حضرت مصنف علامہ مدظلہ نے مدلل و مفصل فتویٰ تحریر فرمایا جس کا حسن بیان دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جس کا نام السوء والعقاب ہے۔ واللہ الحمد۔ عفی عنہ مصحح۔ یہ فتویٰ اسی کتاب کے آخر میں دیا جا رہا ہے۔

Marfat.com

ہمارے مولیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یُوں ایمان لانا فرض ہے کہ حضور اب بھی ہمارے رسول ہیں (نہ یہ کہ معاذ اللہ بعد وصال شریف حضور رسول نہ رہے یا حضور کے بعد اب اور کوئی ہمارا رسول ہو گیا) اور ایمان لانا فرض ہے کہ حضور تمام انبیا و مرسلین کے خاتم ہیں اگر حضور کے رسول ہونے پر ایمان لایا اور خاتم الانبیا ہونے پر ایمان نہ لایا تو مسلمان نہ ہوگا۔

یہاں رسالت پر ایمان مجازاً "بنظر صورت بحسب ادعائے قائل بولا گیا ورنہ جو ختم نبوت پر ایمان نہ لایا قطعاً حضور کی رسالت ہی پر ایمان نہ لایا کہ رسول جانتا تو حضور جو کچھ اپنے رب جل جلالہ کے پاس سے لائے سب پر ایمان لاتا کما تقدم فی کلام الامام التوربشتی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

علامہ یوسف اردبیلی

امام علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں فرماتے ہیں:

من ادعی النبوۃ فی زماننا او صدق مدعیا لہا او اعتقد نبیا فی زمانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او قبلہ من لم یکن نبیا کفر اھ ملخصا۔

جو ہمارے زمانے میں نبوت کا مدعی ہو یا دُوسرے کسی مدعی کی تصدیق کرے یا حضور کے زمانے میں کسی کو نبی مانے یا حضور سے پہلے کسی غیر کو نبی جانے کافر ہو جائے۔

امام غزالی

امام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:

ان الامۃ فهمت من هذا اللفظ انه افهم عدم نبی بعده ابدا و عدم رسول بعده ابدا و انه لیس فیه تاویل و لا تخصیص و من اول بتخصیص فکلامه من انواع الهذیان لا یمنع الحکم بتکفیرہ لانه مکذب لهذا النص الذی اجمعت الامۃ علی انه غیر موؤل و لا مخصوص۔

یعنی تمام امت محمدیہ صاحبہا وعلیہا الصلاۃ والتحیۃ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا کہ وہ بتاتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا حضور کے بعد کبھی کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام اُمت نے یہی مانا کہ اس لفظ میں نہ کوئی تاویل ہے کہ آخر النبیین

Marfat.com

کے سوا خاتم النبیین کے کچھ اور معنی گڑھیے نہ اس عموم میں کچھ تخصیص ہے کہ حضور کے ختم نبوت کو کسی زمانے یا زمین کے کسی طبقے سے خاص کیجیے اور جو اس میں تاویل و تخصیص کو راہ دے اس کی بات جنون یا نشے یا سرسام میں بہکنے بڑانے بکنے کے قبیل سے ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ وُہ آیت قرآن کی تکذیب کر رہا ہے جس میں اصلاً تاویل و تخصیص نہ ہونے پر امت مرحومہ کا اجماع ہو چکا ہے بحمد اللہ یہ عبارت بھی مثل عبارت شفا و نسیم تمام طوائف جدیدہ فاسقیہ وامیریہ خذلہم اللہ تعالیٰ کے ہذیانات کا رد جلیل و جلی ہے آٹھ آٹھ سو برس بعد آنے والے کافروں کا رد فرما گئے یہ ائمہ دین کی کرامت منجلی ہے۔

غنیۃ الطالبین شریف میں عقائد ملعونہ غلاۃ روافض کے بیان میں فرمایا:

غنیۃ الطالبین ادعت ایضا ان علیا نبی (الی قولہ رضی اللہ تعالی عنہ) لعنہم اللہ و ملئکتہ وسائر خلقہ الی یوم الدین وقلع وابادخضرادھم ولا جعل منھم فی الارض دیارا فانھم بالغوا فی غلوھم ومرضوا علی الکفر وترکوا الاسلام وفارقوا الایمان وجحدوا الالہ والرسل والتنزیل فنعوذ باللہ ممن ذھب الی ھذہ المقالۃ۔

یعنی غالی رافضیوں کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ مولیٰ علی نبی ہیں اللہ اور اس کے فرشتے اور تمام مخلوق قیامت تک ان رافضیوں پر لعنت کریں اللہ ان کے درخت کی جڑ اکھیڑ کر پھینک دے تباہ کر دے زمین پر ان میں سے کوئی بسنے والا نہ رکھے کہ انھوں نے اپنا غلو حد سے گزار دیا کفر پر جم گئے اسلام چھوڑ بیٹھے ایمان سے جُدا ہُوئے اللہ و رسول و قرآن سب کے منکر ہو گئے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس سے جو ایسا مذہب رکھے الحمد للہ اللہ عزوجل نے یہ دعائے کریم مستجاب فرمائی غرابیہ وغیرہا ملعون طوائف کا نشان نہ رہا اب جو اس دارالفتن ہندپُرمحن کی زمین میں فتنوں کی بوچھار کی گندہ بہاریں دو ایک حشرات الارض کہیں کہیں تازہ نکل پڑے وہ بھی بحمد اللہ تعالےٰ جلد جلد اپنے مقر سقر کو پہنچ گئے ایک آدھ کہیں باقی ہو تو وہ بھی قہر الٰہی سے المنھلک الاولین ۞ ثم نتبعھم الاخرین ۞ کذالک نفعل بالمجرمین ۞ کا منتظر ہے۔

Marfat.com

تحفہ شرح منہاج تحفہ شرح منہاج میں ہے:

او کذب رسولا او نبیا او نقصہ بای منقص کان صغر اسمہ مریدا تحقیرہ او جوز نبوۃ احد بعد وجود نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نبی قبل فلا یرد۔

یعنی کافر ہے جو کسی نبی کی تکذیب کرے یا کسی طرح اس کی شان گھٹائے مثلاً بہ نیت توہین اس کا نام چھوٹا کرکے لے یا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد کسی کی نبوت ممکن مانے اور عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام تو حضور کی تشریف آوری سے پہلے نبی ہو چکے اُن سے اعتراض وارد نہ ہوگا۔

شرح فرائد عارف باللہ علامہ عبدالغنی نابلسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں:

فساد مذہبہم غنی عن البیان بشہادۃ العیان کیف وھو یؤدی الی تجویز مع نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او بعدہ و ذلک یستلزم تکذیب القراٰن اذ قد نص علی انہ خاتم النبیین و اٰخر المرسلین وفی السنۃ انا العاقب لا نبی بعدی واجمعت الامۃ علی ابقاء ھٰذا الکلام علی ظاہرہ وھٰذا احدی المسائل المشہورۃ التی کفرنا بہا الفلاسفۃ لعنہم اللہ تعالیٰ۔

فلاسفہ نے کہا تھا کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے آدمی ریاضتیں مجاہدے کرنے سے پا سکتا ہے۔ اس کے رد میں فرماتے ہیں کہ اُن کے مذہب کا بطلان محتاج بیان نہیں آنکھوں دیکھا باطل ہے اور کیوں نہ ہو اس کے نتیجے میں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے میں یا حضور کے بعد کسی نبی کا امکان نکلے گا اور یہ تکذیب قرآن کو مستلزم ہے قرآن عظیم نص فرما چکا کہ حضور خاتم النبیین و آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں ہے میں پچھلا نبی ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اسی معنے پر ہے جو اس کے ظاہر سے سمجھ میں آتے ہیں یہ ان مشہور مسئلوں میں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے فلاسفہ کو کافر کہا اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔

نقل ھٰذین خاتم المحققین معین الحق المبین السیف المسلول مولانا

Marfat.com

فضل الرسول قدس سرہٗ فی المعتقد المنتقد۔

مواہب شریف مواہب شریف آخر نوع ثالث مقصد سادس میں امام ابن حبان صاحب صحیح مسمی بالتقاسیم والانواع سے نقل فرمایا:

من ذهب الى ان النبوة مكتسبة لا تنقطع او الى ان الولى افضل من النبى فهو زنديق الى آخره۔

جو اس طرف جائے کہ نبوت کسب سے مل سکتی ہے ختم نہ ہوگی یا کسی ولی کو کسی نبی سے افضل بتائے وہ زندیق بے دین ملحد دہریا ہے۔ علامہ زرقانی نے اس کی دلیل میں فرمایا:

لتكذيب القرآن وخاتم النبيين۔

یہ شخص اس وجہ سے کافر ہوا کہ قرآن عظیم وختم نبوت کی تکذیب کرتا ہے۔

امام نسفی بحر الکلام امام نسفی پھر تفسیر روح البیان میں ہے:

صنف من الروافض قالوا ان الارض لا تخلو من نبى والنبوة صارت ميراثا لعلى واولاده وقال اهل السنة والجماعة لا نبى بعد نبينا صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لقوله تعالىٰ ولكن رسول الله وخاتم النبيين وقوله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم لا نبى بعدى ومن قال بعد نبينا نبى يكفر لانه انكر النص وكذلك لو شك فيه اھ ببعض اختصار۔

رافضیوں کا ایک طائفہ کہتا ہے زمین نبی سے خالی نہیں ہوتی اور نبوت مولیٰ علی اور ان کی اولاد کے لیے میراث ہوگئی ہے اور اہل سنت وجماعت نے فرمایا ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہاں خدا کے رسول ہیں اور سب انبیا میں پچھلے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے بعد کوئی نبی نہیں تو جو حضور کے بعد کسی کو نبی مانے کافر ہے کہ قرآن عظیم ونص صریح کا منکر ہے یونہیں جسے ختم نبوت میں کچھ شک ہو وہ بھی کافر ہے۔

Marfat.com

تمہید ابوشکور سالمی تمہید ابوشکور سالمی میں ہے:

قالت الروافض ان العالم لا یکون خالیا من النبی قط وھٰذا کفر لان اللہ تعالیٰ قال وخاتم النبیین ومن ادعی النبوۃ فی زماننا فانہ یصیر کافرا ومن طلب منہ المعجزات فانہ یصیر کافرا لانہ شک فی النص ویجب الاعتقاد بانہ ما کان لاحد شرکۃ فی النبوۃ لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخلاف ما قالت الروافض ان علیا کان شریکا لمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی النبوۃ وھٰذا منھم کفر۔

رافضی کہتے ہیں دنیا نبی سے خالی نہ ہوگی اور یہ کفر ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے وخاتم النبیین اب جو دعوی نبوت کرے کافر ہے اور جو اس سے معجزہ مانگے وہ بھی کافر کہ اسے ارشاد الٰہی میں شک پیدا ہوا جب تو معجزہ مانگا اور اس کا اعتقاد فرض ہے کہ کوئی شخص نبوت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک نہ تھا بخلاف روافض کے کہ مولیٰ علی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریکِ نبوت مانتے ہیں اور یہ اُن کا کفر ہے۔

مولانا عبد العلی بحر العلوم ملک العلماء مولانا عبد العلی محمد شرح سلم میں فرماتے ہیں:

"محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین وابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل الاصحاب والاولیاء وھاتان القضیتان مما یطلب بالبرھان فی علم الکلام والیقین المتعلق بھما یقین ثابت ضروری باق الی الابد ولیس الحکم فیھما علی امر کلی یجوز العقل تناول ھٰذا الحکم لغیر ھٰذین الشخصین والانکار ھٰذا مکابرۃ وکفر" محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام اولیاء سے افضل ہیں اور ان دونوں باتوں پر دلیل قطعی علم عقائد میں مذکور ہے اور ان پر یقین وہ جما ہوا ضروری یقین ہے جو ابد الآباد تک باقی رہے گا اور یہ خاتم النبیین اور افضل الانبیاء ہونا کسی امر کلی کے لیے ثابت نہیں کیا ہے کہ عقل ان دونوں ذات پاک کے سوا کسی اور کے لیے اس کا ثبوت ممکن مانے اور اس کا انکار ہٹ دھرمی اور کفر ہے۔

فیہ لف و نشر بالقلب یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے افضل الاولیاء ہونے سے

انکار قرآن وسنت و اجماع امت کے ساتھ مکابرہ ہے اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم الانبیا ہونے سے انکار کفر والعیاذ باللہ رب العٰلمین۔

امام احمد قسطلانی امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ مقصد سابع فصل اول پھر علامہ عبد الغنی نابلسی حدیقہ ندیہ باب اول فصل ثانی میں فرماتے ہیں:

العلم اللدنی نوعان لدنی رحمانی ولدنی شیطانی والمحك هو الوحی ولا وحی بعد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم واما قصة موسی مع الخضر علیهما الصلاة والسلام فالتعلق بها فی تجویز الاستغناء عن الوحی بالعلم اللدنی الحاد وکفر مخرج عن الاسلام موجب لاراقة الدم والفرق ان موسی علیه الصلاة والسلام لم یکن مبعوثا الی الخضر ولم یکن الخضر مامورا بمتابعته ومحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی جمیع الثقلین فرسالته عامة للجن والانس فی کل زمان فمن ادعی انه مع محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کالخضر مع موسی علیهما الصلاة والسلام او جوز ذلك لاحد من الامة فلیجدد اسلامه ولیشهد شهادة الحق فانه بهذه الدعوی ولیشهد شهادة الحق لیعود الی الاسلام فانه مفارق لدین الاسلام بالکلیة فضلا عن ان یکون من خاصة اولیاء الله تعالیٰ وانما هو من اولیاء الشیطٰن وخلفائه ونوابه فی الضلال والاضلال والعلم اللدنی الرحمانی هو ثمرة العبودیه والمتابعة لهذا النبی الکریم علیه ازکی الصلاة واتم التسلیم وبه یحصل الفهم فی الکتاب والسنة بامر یختص به صاحبه کما قال علی امیر المؤمنین وقد سئل کما فی الصحیح وسنن النسائی هل خصکم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بشیٔ دون الناس کما تزعم الشیعة فقال لا الا فهما یؤتیه الله عبدا فی کتابه اھ مختصرا مزید اما بین الهلالین من شرح العلامة الزرقانی۔

یعنی علم لدنی دو قسم ہے رحمانی اور شیطانی ان میں جدا کرنے کا معیار وحی ہے کہ جو اس کے مطابق ہے رحمانی ہے اور جو اس کے خلاف ہے شیطانی ہے اور وحی رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد وحی نہیں کہ کوئی کہے میرا یہ علم وحی جدید کے مطابق ہے) رہا خضر و موسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام کا قصہ (کہ خضر کے پاس وہ علم لدنی تھا جو موسیٰ علیہما الصلاۃ والسلام کو معلوم نہ تھا) اسے یہاں دستاویز بنا کر علم لدنی کے سبب وحی کی پرواہ نہ رکھنا نری بے دینی وکفر ہے۔ اسلام سے نکال دینے والی بات ہے جس کے قائل کا قتل واجب اور فرق یہ ہے کہ موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام حضرت خضر کی طرف مبعوث نہ تھے نہ خضر کو ان کی پیروی کا حکم (کہ وہ تو خاص بنی اسرائیل کی طرف بھیجے گئے تھے کان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ) اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جن وانس (بلکہ تمام ماسوائے اللہ) کی طرف مبعوث ہیں (وارسلت الی الخلق کافۃ) تو حضور کی رسالت ہر زمانے میں سب جن وانس کو شامل ہے تو جو مدعی ہو کہ وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یا امت میں کسی کے لیے یہ مرتبہ ممکن مانے وہ نئے سرے سے مسلمان ہو کہ اس قول کے باعث کافر ہو گیا مسلمان ہونے کے لیے کلمۂ شہادت پڑھے کہ وہ دین اسلام سے یک لخت جدا ہو گیا چہ جائے آنکہ اللہ عزوجل کے خاص اولیا سے ہو وہ تو شیطان کا ولی اور گمراہی وگمراہ گری میں ابلیس کا خلیفہ ونائب ہے علم لدنی رحمانی بندگی خدا وپیروی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پھل ہے جس سے قرآن وحدیث میں ایک خاص سمجھ حاصل ہو جاتی ہے جس طرح صحیح بخاری وسنن نسائی میں ہے کہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے سوال ہوا کہ تم اہلبیت کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی خاص شے ایسی عطا فرمائی ہے جو اور لوگوں کو نہ دی جیسا رافضی گمان کرتے ہیں فرمایا نہ۔ مگر وہ سمجھ جو اللہ عزوجل نے اپنے بندوں کو قرآن عزیز میں عطا فرمائی رزقنا اللہ تعالیٰ بمنہ والائہ بفضل رحمتہ باولیائہ وصلی وسلم علیٰ خاتم انبیائہ محمد والہ وصحبہ واحبائہ آمین۔

سیّد کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا

ولید پلید خواہ کوئی پلید ختم نبوت کا ہر منکر عنید صراحۃً جاحد ہو یا تاویل کا مرید مطلقاً نفی کرے یا تخصیص بعید امیری قاسمی مشہدی مرید رافضی غالی وہابی شدید۔ سب صریح کافر مرتد طرید علیہم لعنۃ العزیز الحمید اور جو کافر ہو وہ قطعاً سیّد نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح۔ نہ اسے سیّد کہنا جائز۔

Marfat.com

منافق کو سیّد نہ کہو

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:
لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یکن سیدا فقد اسخطتم ربکم عز وجل۔

منافق کو سیّد نہ کہو کہ اگر وہ تمہارا سیّد ہو تو بیشک تم پر تمہارے رب عز وجل کا غضب ہو

رواہ ابوداود والنسائی بسند صحیح عن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت حاکم کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ عز وجل جو کسی منافق کو اے سیّد کہے اُس نے اپنے رب عز وجل کا غضب اپنے اوپر لیا والعیاذ باللہ رب العلمین۔

پھر یہی نہیں کہ یہاں صرف اطلاق لفظ سے ممانعت شرعی اور نسب سیادت کا انتفائے حکمی ہو حاشا بلکہ واقع ہیں کافر اس نسل طیب وطاہر سے تھا ہی نہیں اگرچہ سید بنتا اور لوگوں میں براہ غلط سیّد کہلاتا ہو ائمۂ دین اولیائے کاملین علمائے عاملین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین تصریح فرماتے ہیں کہ سادات کرام بحمد اللہ تعالیٰ خباثت کفر سے محفوظ و مصئون ہیں جو واقعی سید ہے اس سے کبھی کفر واقع نہ ہوگا قال اللہ تعالیٰ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا ۵ اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے اے نبی کے گھر والو اور تمہیں خوب پاک کردے ستھرا کرکے۔

تمام فوائد اور بزار و ابو یعلےٰ مسند اور طبرانی کبیر اور حاکم بافادہ تصحیح مستدرک میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ان فاطمۃ احصنت فحرمھا اللہ وذریتھا علی النار۔

بیشک فاطمہ نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ عز وجل نے اُسے اور اُس کی ساری نسل کو آگ پر حرام کردیا۔

اہلبیت سے کوئی بھی جہنمی نہیں

ابو القاسم بن بشران اپنے امالی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

Marfat.com

سالت ربی ان لا یدخل احدا من اھل بیتی النار فاعطانیھا میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے اہل بیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی۔

اہلبیت عذاب سے بری ہیں طبرانی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا ان اللہ تعالیٰ غیر معذبك ولا ولدك۔ بیشک اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب فرمائے گا نہ تیری اولاد کو۔

حضرت فاطمہ کی وجہ تسمیہ ابن عساکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انما سمیت فاطمۃ لان اللہ فطمھا و ذریتھا عن النار یوم القیٰمۃ۔ فاطمہ اس لیے نام ہوا کہ اللہ عزوجل نے اُسے اور اس کی نسل کو روز قیامت آگ سے محفوظ فرمادیا۔

اہلبیت آگ میں نہیں جا سکتے قرطبی آیہ کریمہ ولسوف یعطیك ربك فترضٰی ٥ کی تفسیر میں حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناقل کہ انہوں نے فرمایا:

رضا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان لا یدخل احد من اھل بیتہ النار

یعنی اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے راضی کر دینے کا وعدہ فرمایا اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا اس میں ہے کہ اُن کے اہل بیت سے کوئی دوزخ میں نہ جائے۔

نار دو قسم کی ہے نار تطہیر کہ مومن عاصی جس کا مستحق ہو اور نار خلود کافر کے لیے سب اہلبیت کرام ہیں حضرت امیر المومنین مرتضےٰ و حضرت بتول زہرا و حضرت سید مجتبیٰ و حضرت شہید کربلا صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم وعلیہم و بارک وسلم تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں اس پر تو

لہ افادہ الھیثمی فی الصواعق حیث قال جاء بسند رواتہ ثقات انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لفاطمۃ فذکرہ ۱۲ منہ

Marfat.com

اجماع قائم اور نصوص متواترہ حاکم باقی نسل کریم تا قیام قیامت کے حق میں اگر بفضلہ تعالیٰ مطلق دخول سے محفوظی لیجیے اور یہی ظاہر لفظ سے متبادر اور اسی طرف کلمات اہل تحقیق ناظر جب تو مراد بہت ظاہر اور منع خلود مقصود جب بھی نفی کفر پر دلالت موجود۔

شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی میں زیر حدیث مذکور ا نما سمیت فاطمۃ ھی فاما ھی وابناھا فالمنع مطلق واما من عداھم فالممنوع عنھم نار الخلود ان اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہا وسلم اما ما رواہ ابو نعیم والخطیب ان علیا الرضا بن موسیٰ الکاظم ابن جعفر الصادق سئل عن حدیث ان فاطمۃ احصنت فقال خاص بالحسن والحسین وما نقلہ الاخباریون عنہ من توبیخہ لاخیہ زید حین خرج علی المامون وقولہ اغرک قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فاطمۃ احصنت الحدیث ان ھذا لمن خرج من بطنھا لا لی ولا لک فھذا من باب التواضع وعدم الاغترار بالمناقب وان کثرت کما کان الصحابۃ المقطوع لھم بالجنۃ علی غایۃ من الخوف والمراقبۃ والا فلفظ الذریۃ لا یختص بمن خرج من بطنھا فی لسان العرب ومن ذریتہ داؤد وسلیمٰن الایۃ وبینھم وبینہ قرون کثیرۃ فلا یرید ذلک مثل علی الرضا مع فصاحتہ ومعرفتہ لغۃ العرب علی ان التقیید بالطائع یبطل خصوصیۃ ذریتھا ومحبیھا الا ان یقال للہ تعذیب الطائع فالخصوصیۃ ان لا یعذبہ اکرامًا لھا واللہ اعلم اھ مختصرا ورأیتنی کتبت علی ھامش قولہ الا ان یقال ما نصہ۔ اقول ولا یجدی فان الوقوع ممنوع باجماع اھل السنۃ واما الامکان فثابت عند من یقول بہ الی خلاف ائمتنا الماتریدیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم فانھم یحیلونہ وقد تکلمت فی مسئلۃ علی ھامش فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت لبحر العلوم بما یکفی ویشفی فانی احدنی فیھا ارکن وامیل الی قول ساداتنا الاشعریۃ رحمھم اللہ تعالیٰ ورحمنا بھم جمیعا واللہ اعلم بالصواب فی کل باب۔

فتاویٰ حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے: اذا تقرر ذلک فمن علمت نسبتہ الی آل البیت النبوی والسر العلوی لا یخرجہ عن ذلک عظیم جنایتہ ولا عدم دیانتہ وصیانتہ

Marfat.com

ومن ثم قال بعض المحققین ما مثال الشریف الزانی او الشارب او السارق مثلا اذا اقمنا علیہ الحد الا کامیر او سلطان تلطخت رجلاہ بقذر فغسلہ عنهما بعض خدمہ ولقد برفی ہذا المثال وحقق ولنیا مل قول الناس فی امثالهم الولد العاق لا یحرم المیراث نعم الکفر ان فرض وقوعہ لاحد من اهل البیت والعیاذ باللہ تعالیٰ هو الذی یقطع النسبۃ بین من وقع منہ وبین شرفہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انما قلنا ان فرض لانی اکاد ان اجزم ان حقیقۃ الکفر لا تقع ممن علم انصال نسبہ الصحیح بتلک البضعۃ الکریمۃ حاشاهم اللہ عن ذلک وقد احال بعضهم وقوع نحو الزنا واللواط ممن علم شرفہ فما ظنک بالکفر۔

شیخ اکبر اور اہل بیت

امام الطریقۃ لسان الحقیقۃ شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتوحات مکیہ باب ۲۹ میں فرماتے ہیں:

لما کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبدا محضا قد طهرہ اللہ واهل بیتہ تطهیرا واذهب عنهم الرجس وهو کل ما یشینهم فهم المطهرون بل هم عن الطهارۃ فهذہ الآیۃ تدل علی ان اللہ تعالیٰ قد شرک اهل البیت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی قولہ تعالیٰ لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر وای وسخ وقذر من الذنوب فطهر اللہ سبحانہ نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ بالمغفرۃ مما هو ذنب بالنسبۃ الینا فدخل الشرفاء اولاد فاطمۃ کلهم رضی اللہ تعالیٰ عنهم ومن هو من اهل البیت مثل سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی یوم القیمۃ فی حکم هذہ الآیۃ من الغفران الی آخر ما افاد واجاد وثمہ کلام طویل نفیس جلیل فعلیک بہ رزقنا اللہ العمل بما یحبہ ویرضاہ آمین۔

بد عقیدہ سید

اگر کہیے بعض کٹر نیچری بیشمار اشد غالی رافضی بہت سے ملحد جھوٹے صوفی کچھ ہفت خانم ششش منزل والے وہابی غرض بکثرت کفار کہ صراحۃً منکرین ضروریات دین ہیں سید کہلاتے میر فلاں لکھے جاتے ہیں۔

[illegible] وانفیں اک ہزاروں منزل ہیں نسب میں اگرچہ شہرت پہ

Marfat.com

قناعت والناس امناء علی انسابھم مگر جب خلاف پر دلیل قائم ہو تو شہرت بے دلیل نامقبول وعلیل اور خود اس کے کفر سے بڑھ کر نفی سیادت پر اور کیا دلیل درکار کافر نجس ہے قال تعالیٰ انما المشرکون نجس اور سادات کرام طیب وطاہر قال تعالیٰ ویطھرکم تطھیرا اور نجس و طاہر باہم متبائن ہیں کہ ایک شے پر معاً ان کا صدق محال جب علمائے کرام تصریح فرما چکے کہ سید صحیح النسب سے کفر واقع نہ ہوگا اور یہ شخص صراحۃً کافر تو اس کا سید صحیح النسب نہ ہونا ضرورۃً ظاہر اب اگر اس نسب کریم سے انتساب پر کوئی سند معتمد نہ رکھتا ہو تو امر آسان ہے ہزاروں اپنی اغراض فاسدہ سے براہ دعوے سید بن بیٹھے ع

غلہ تا ارزاں شود امسال سید می شوم

رافضی سید

رافضی صاحبوں کے یہاں تو یہ بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ آج ایک رذیل سا رذیل دوسرے شہر میں جاکر رفض اختیار کرے کل ہی میر صاحب کا تمغا پائے تو فلاں کا نوسے کیا دور ہے کہ خود بن بیٹھا ہو یا اس کے باپ دادا میں کسی نے ادعائے سیادت کیا اور جب سے یونہی مشہور چلا آتا ہو اور اگر بالفرض کوئی سند بھی ہو تو اسی پر کیا دلیل ہے کہ یہ اسی خاندان کا ہے جس کی نسبت یہ شہادت نامہ ہے علامہ محمد بن علی صبان مصری اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ وفضائل اہل بیت الطاہرین میں فرماتے ہیں:

ومن این تحقق ذلک لقیام احتمال زوال بعض النساء وکذب بعض الاصول فی الانتساب۔

یہ وجوہ ہیں ورنہ حاشا للہ ہزار ہزار حاشا للہ نہ بطن پاک حضرت بتول زہرا میں معاذاللہ کفر و کافری کی گنجائش نہ جسم اطہر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی پارہ کتنے ہی بعد پر عیاذاً باللہ دخول نار کے لائق۔ الحمد للہ یہ دو دلیل جلیل واجب التعویل

الحمد للہ یہ دو دلیل جلیل واجب التعویل ہیں کہ کوئی عقیدہ کفریہ رکھنے والا رافضی وہابی متصوف نیچری ہرگز سید صحیح النسب نہیں۔

Marfat.com

دلیل اوّل تین قیاس پر مشتمل :

۱۔ یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر نجس ۔ نتیجہ : یہ شخص نجس ہے۔

۲۔ ہر سید صحیح النسب طاہر ہے اور کوئی طاہر نجس نہیں ۔ نتیجہ : کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

۳۔ اب یہ دونوں نتیجے ضم کیجیے یہ شخص نجس ہے اور کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

نتیجہ : یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

قیاس اوّل کا صغریٰ مفروض اور کبریٰ منصوص اور دوم کا صغریٰ منصوص اور کبریٰ بدیہی تو نتیجہ قطعی۔

دلیل دوم قیاس مرکب یہ بھی تین قیاسوں کو متضمن یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر مستحق نار۔

نتیجہ : یہ شخص مستحق نار ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا کوئی پارہ مستحق نار نہیں۔

نتیجہ : یہ شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ نہیں اور ہر سید صحیح النسب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ ہے۔

نتیجہ : یہ شخص سید صحیح النسب نہیں۔

پہلا کبریٰ منصوص قرآن اور دوسرا کا شاہد ہر مومن کا ایمان اور تیسرا عقلاً و فقہاً واضح البیان۔

والحمد للہ الکریم المنان والصلاۃ والسلام الاتمان الاکملان علی سیدنا ومولانا سید الانس والجان خاتم النبیین بنص الفرقان وعلیٰ اٰلہ وصحبہ وتابعیھم باحسان وعلینا معھم یا اللہ یا رحمٰن اٰمین اٰمین یا رؤف یاحنان سبحٰنک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

کتبہ

عفی عنہ بمحمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

Marfat.com

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱ھ
عبد المصطفیٰ احمد رضا خاں

تقریظ جناب مولانا شیخ احمد مکی مدرس مکہ معظمہ دام مجدہ

الحمد لله الذی جعلنا من ذوی العقول ومنحنا بالرضا والقبول نسأله الصلاة والسلام کما ینبغی لجلال عظمة قدر نبینا وسیدنا محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خاتم الانبیاء وسید کل رسول اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له المنزه عن الکذب والافول والصلاة والسلام علی سیدنا محمد خاتم انبیائه واشرف رسله المبعوث الی کافة الخلق والی الاسود والاحمر هو الشافع المشفع فی المحشر صلی الله تعالیٰ علیه وعلیٰ اٰله واصحابه المصابیح الغرر وعلی الائمة المجتهدین الی یوم الیقین اما بعد فقد نورت جفنی باثمد هذا الجواب فیا طرب من جواب اصاب لا یأتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه بل هدایه مهداة الی الحق والصواب وکیف لا وهو للبحر الطمطام والحبر الفهام قدوة الفقهاء والمحدثین وزبدة الکملاء والمفسرین ریاض البلغاء المتکلمین ومرکز الفصحاء الماهرین جامع المتون وشارح الفنون التقی النقی نعمان الزمان مولانا الحاج الحافظ القاری الشیخ احمد رضا خاں لا زالت شموس افاضته علی العلمین مشرقة وسمصام اجوبته لاعناق الملحدین قاطعة جزاه الله عنا وعن المسلمین خیر الجزاء وجمع الله شمله مع الاوتاد والنجباء فلعمری ان هذا الجواب لا یقبله الا ذو قلب سلیم ولا یخوض فیه بالباطل الا الملحد الزندیق الرجیم کما قیل ؎

الحمد لله ان الحق قد ظهرا الا علی اکمه لا یعرف القمرا

Marfat.com

من فاضل نال من ابائه الشرفا　　اروی سحاب نداه الجن والبشرا

والحق ان من یضلل اللہ فلا ھادی لہ ومن یھدہ فلا مضل لہ اللھم
اجعلنا متصفین بالافعال کما جعلتنا واصفین بالاقوال وارضنا وارض
عنا بجاہ سیدنا محمد والآل واحفظنا عن زیغ الزائغین ومن ھمزات
الشیاطین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین نمقه ببنانه الراجی
عفو ربه الحنفی الباری احمد المکی الچشتی الصابری الامدادی المدرس
بالمدرسة الاحمدیة الواقعة فی مکة المحمیة سنہ ١٣١٧ھ

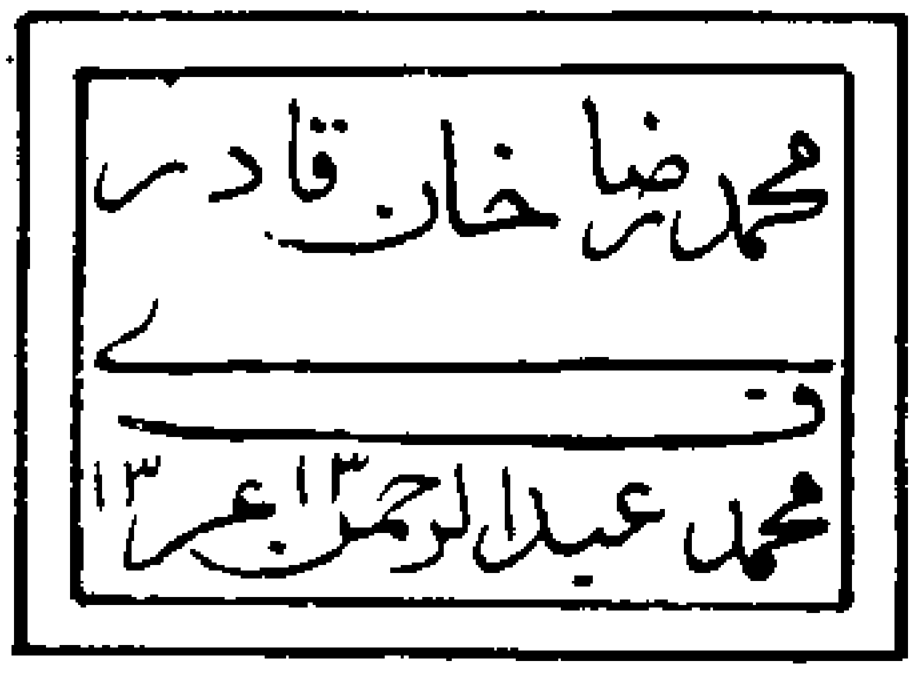

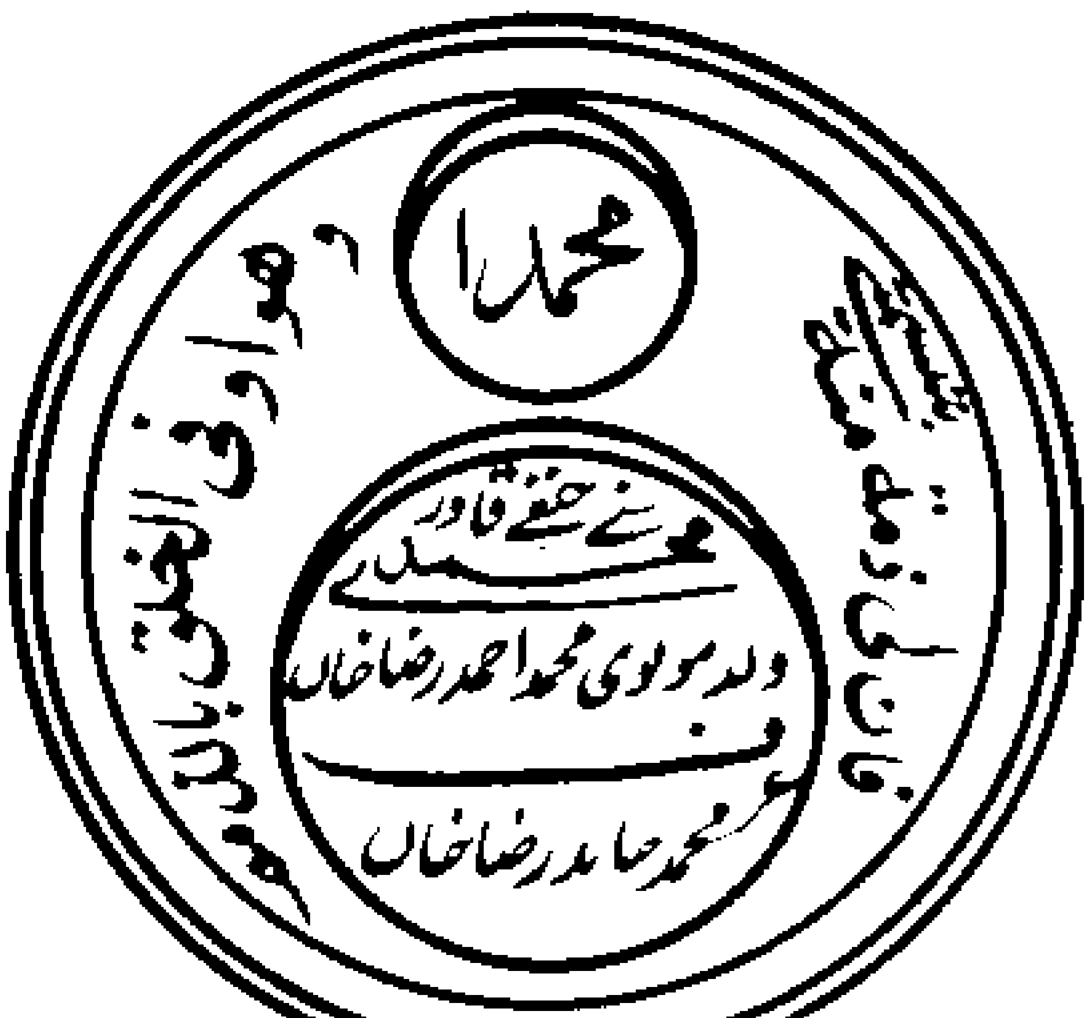

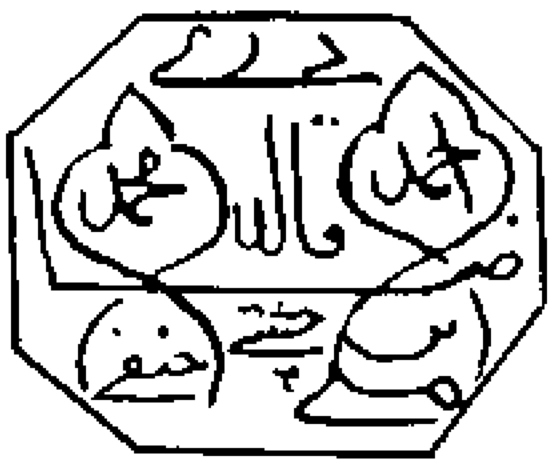

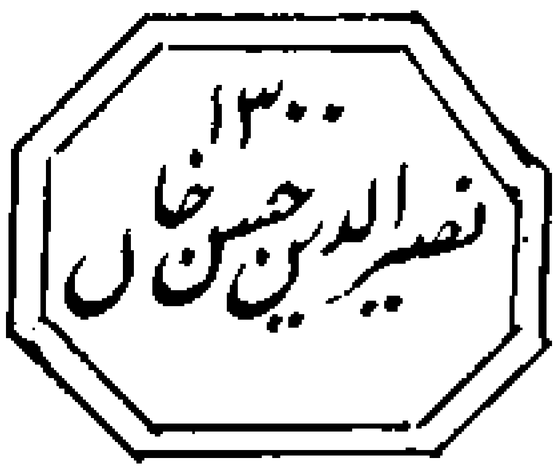

فتوے دربارۂ خاتم النبیین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقل فتوائے علمائے کرام شہر بداوں

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص اپنا

Marfat.com

عقیدہ بایں طور رکھتا ہے کہ حضرات علی و فاطمہ و حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیا و رسول کہنا ثابت ہے اور اپنے زعم میں اس کا ثبوت حدیثوں سے بتاتا ہے اور ان حضرات اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مرتبہ قرآن مجید کے برابر ہے ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان سنت وجماعت اولیاء کاملین سے ہے یا رافضی غالی کافر اولیائے شیاطین سے ہے بینوا توجروا۔

الجواب واللہ الملہم للصواب

حضرات اہل بیت کرام کو جو انبیا و رسل کہتا ہے یہ قول اس کا مستلزم کفر صریح ہے اور ادعا اس کے ثبوت کا احادیث سے کذب محض ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا ہرگز اہل سنت اور اولیائے کاملین میں سے نہیں ہو سکتا ہے بلکہ بموجب تصریحات کتب عقائد و فقہ و حدیث کے کافر و اولیاء شیاطین سے ہے چنانکہ تصریح اس کی عامہ کتب میں مانند معتمد علامہ تورپشتی و شفاء قاضی عیاض و زواجر ابن حجر و فتاوی عالمگیری میں موجود ہے فقط واللہ اعلم

صح الجواب
حررہ الفقیر عبد القادر عفی عنہ

عبد المقتدر
مطیع الرسول
۸۹

المجیب مصیب
کتبہ محمد عبد القیوم القادری

نقل فتوائے علمائے لاہور و حیدر آباد دکن و دہلی و کانپور

الجواب وھو الموفق للصواب

مندرجہ بالا عقیدہ اہل سنت وجماعت کا نہیں ہے جناب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عالم ظہور میں تشریف لانے کے بعد کسی اور شخص کو خواہ وہ ذکور میں سے ہو یا اناث میں از سر نو نبوت کا منصب نہیں دیا گیا اور نہ رسالت کا جو شخص حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عالم ظہور میں تشریف لانے کے بعد کسی اور کے لیے از سر نو منصب نبوت اور رسالت دیے جانے کا یا اس پر تبلیغی وحی والہام یقینی کے نازل ہونے کا قائل اور معتقد ہو وہ نہ صرف دائرۂ اہلسنت وجماعت سے علیحدہ بلکہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے قال القاضی عیاض فی کتابہ الشفا فی تعریف حقوق المصطفیٰ وکذلک من ادعی نبوۃ احد مع نبینا علیہ

Marfat.com

الصلاۃ والسلام اوبعدہ کالعیسویۃ من الیھود القائلین بتخصیص رسالتہ الی العرب وکالخرمیۃ القائلین بمشارکۃ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الرسالۃ للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وکذٰلک کل امام عند ھٰؤلاء یقوم مقامہ فی النبوۃ والحجۃ والبزیغیۃ والبیانیۃ منھم القائلین بنبوۃ بزیغ وبیان واشباہ ھٰؤلاء ومن ادعی النبوۃ لنفسہ اوجوز اکتسابھا والبلوغ بصفاء القلب الی مرتبتھا کالفلاسفۃ وغلاۃ المتصوفۃ و کذٰلک من ادعی انہ یوحی الیہ و ان لم یدع النبوۃ اوانہ یصعد الی السماء ویدخل الجنۃ ویاکل من اثمارھا ویعانق الحور العین فھٰؤلاء کلھم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لانہ اخبر انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ولانبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالیٰ انہ علیہ السلام خاتم النبیین وانہ ارسل کافۃ للناس واجمعت الامۃ علی حمل ھٰذا الکلام علی ظاھرہ وان مفھومہ المراد بہ دون تاویل ولا تخصیص فلا شک فی کفر ھٰؤلاء الطوائف کلھا قطعا اجماعا وسمعا۔ ص۳۶۲

شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کتاب تحفہ اثنا عشریہ میں فرماتے ہیں:

"عقیدہ وہم آنکہ آنجناب خاتم النبیین ست لانبی بعدہٗ جمیع فرق اسلامیہ بہمیں قائل اند الاچند فرقہ از شیعہ مثل خطابیہ ومعمریہ ومنصوریہ واسحاقیہ و مفضلیہ وسبعیہ کہ بے پردہ مخالفت ایں عقیدہ دارند" ص۱۸۱

لیکن اس میں شک نہیں کہ حضرت علی وحضرت زہرا وحضرات حسنین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے محامد وفضائل سے کتب حدیث بھری ہوئی ہیں اور ان کی جناب میں کسی قسم کی سوء ادبی کا خیال بھی سخت باعث وبال ونکال ہے قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعلی کرم اللہ وجہہ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ مشکوٰۃ شریف ص۵۵۶ عن ام سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا یحب علیا منافق ولا یبغضہ مؤمن رواہ احمد والترمذی وقال ھٰذا حدیث حسن غریب اسنادا مشکوٰۃ شریف ص۵۵۶ وعن المسور بن المخرمۃ ان رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبھا اغضبنی وفی روایۃ یریبنی ما ارابھا ویؤذینی ما اذاھا متفق علیہ مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۸ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحسن والحسین سیدا شباب اھل الجنۃ رواہ الترمذی مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۲ وعن زید بن ارقم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لعلی وفاطمۃ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم رواہ الترمذی مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۸ عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعانی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال ان فیک من عیسیٰ مثلا ابغضتہ الیھود حتی بھتوا امہ واحبتہ النصاریٰ حتی انزلوہ بالمنزل الذی لیس بہ الا وانہ یھلک فی اثنان محب یقرظنی بما لیس فی ومبغض یحملہ شنانی علی ان یبھتنی الا انی لست بنبی ولا یوحی الی ولکنی اعمل بکتاب اللہ وسنۃ نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما استطعت فما امرتکم من طاعۃ اللہ فحق علیکم طاعتی فیما احببتم وکرھتم مسند امام احمد ج ۱ ص ۱۶۰ ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

کتبہ العبد المذنب المفتی محمد عبد اللہ عفی عنہ

الجواب صحیح
عبد اللہ مدرس ثانی مدرسہ نعمانیہ لاہور

الجواب صحیح
محمد اسمٰعیل عفی عنہ مدرس اول مدرسہ حمیدیہ انارکلی

الجواب صحیح
غلام احمد مدرس اول مدرسہ نعمانیہ لاہور

الجواب صحیح
غلام محمد دوم مدرس حمیدیہ

الجواب صحیح
محمد ذاکر بگوی مدرس اول مدرسہ حمیدیہ

الجواب صحیح
فقیر غلام محمد بگوی عفی عنہ امام مسجد شاہی لاہور

ہذا الجواب صحیح
قاضی نور الحسن معین ناظم انجمن مستشار العلما لاہور

الجواب صحیح
محمد عبد الرشید بدرطوی عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح
محمد حسین عفی عنہ

الجواب صحیح
کتبہ القاضی ظفر الدین احمد عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح
احمد حسن عفی عنہ کانپوری استاذ قاضی سراج الدین پالن پوری

Marfat.com

اصاب من اجاب

محمد لطف الله ۱۲۸۶

دلِ مرتضی حسن جان احمد ۱۳۱۴

مہر اُستاذ الاستاذ قاضی سراج الدین پالن پوری

الجواب صحیح

ابو محمد عبد الحق عفی عنہ مصنف تفسیر حقانی

هوالموفق

ان حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے انبیا و رسول ہونے کا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے۔

تفسیر ابو سعود میں ہے:

لان معنی کونہ خاتم النبیین انہ لا ینباء احد بعدہٗ انتھی واللہ اعلم و علمہ احکم۔ حررہ الراجی عفو ربہ الوحید ابوالحامد محمد عبد الحمید غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ ۲۰ رجب ۱۳۱۷ھ

فتوے علمائے پانی پت و دستخط مصنف انوار ساطعہ

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث نبوی میں ہے لا نبی بعدی۔ اس آیت و حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رسول مقبول محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہیں آپ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہونے کا اور یہی عقیدہ اہل سنت و جماعت کا ہے جس شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علی و حضرت فاطمہ اور حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پیغمبری حدیث سے ثابت ہے وُہ بالکل جھوٹا ہے اس بات کا کہیں قرآن و حدیث میں ذکر نہیں ہے جس شخص کا سوال میں ذکر ہے وہ تو رافضیوں سے بھی بڑھا ہوا ہے اور نص قرآنی کا منکر ہو وُہ کافر ہے فقط واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ العبد المذنب عبد السلام عفی عنہ انصاری نہم جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ یوم دوشنبہ

Marfat.com

صح الجواب بلا ارتیاب
حررہ عبدالسمیع انصاری

عبدالسمیع عفی عنہ

الجواب صحیح ورای المجیب نجیح
محمد یحیی ١٣١٣

قال مولانا ابو شکور سلمی فی التمہید کلام الروافض مختلفة فبعضه یکون کفر و بعضه لا فلو قال ان علیا کان الها نزل من السماء کفر و قال بعضهم بانه شریك لمحمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی النبوة و قال بعضهم النبوة کانت لعلی و جبرئیل اخطاء و منهم من قال ان علیا کان من الرسول فهذا کله کفر انتهی خلاصہ ترجمہ عبارت مذکورہ کا یہ ہے کہ جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ حضرت علی خدا ہیں نازل آسمان سے ہوئے ہیں یا وہ شریک ہوئے ہیں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوۃ میں یا نبوۃ تھی واسطے علی کے لیکن جبرئیل نے خطا کی یا علی افضل ہیں رسول سے یہ تمام کفر ہے پس جس شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت علی وغیرہ رسالت اور نبوۃ میں شریک ہیں وہ اہلسنت وجماعت نہیں ہے بلکہ وہ اس فرقہ رافضی غالیہ میں ہے کہ جن کو صاحب تمہید نے ذکر کیا ہے فقط محمد خلیل اللہ عفا عنہ ۵ جمادی الثانی ١٣١٠ھ یوم جمعہ ۔

محمد خلیل اللہ

فتوائے سہارن پور

جو شخص حضرات علی و فاطمہ و حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیا و رسل کہتا ہے اور یہ عقیدہ رکھتا ہے کافر ہے کیونکہ حق تعالیٰ قرآن شریف میں مصرح ارشاد فرماتا ہے ولکن رسول الله وخاتم النبیین تو جس شخص نے ان حضرات کو بھی نبی و رسول کہا وہ اس آیت شریفہ کا منکر ہوا اور آیت قرآنی کا منکر کافر ہوتا ہے اور نیز جس طرح نبی اور رسول پر شرعا ایمان لانا فرض ہے اسی طرح غیر نبی و رسول کی نبوت و رسالت پر ایمان لانا کفر ہے اور شیعہ کے نزدیک بھی تو ان حضرات کو نبی اور رسول کہنا جائز نہیں ہے چنانچہ روایات شیعہ کی اصح الکتب اصول کافی وغیرہ میں موجود ہیں لہذا یہ شخص اثنا عشری روافض میں بھی نہ ہوا بلکہ یہ شخص غالی رافضی اور کافر ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم ۔ حررہ خلیل احمد عفی عنہ مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

Marfat.com

(۲) اور یہ عقیدہ کہ حضرات موصوفین کا مرتبہ قرآن مجید کے برابر ہے فاسد ہے اس کا منشا بھی وہی ہے کہ اُن کو معصوم اعتقاد کر رکھا ہے حالانکہ یہ حضرات معصوم نہیں ہیں اور قرآن مجید کا حکم قطعی ہے علاوہ اس کے کلام الٰہی خدائے تعالیٰ کی صفت ہے اور یہ حضرات مخلوق ہیں مخلوق کا مرتبہ خالق اور اس کی صفت کے برابر نہیں ہو سکتا اور یہ حضرات قرآن مجید کے اتباع کے مکلف و مامور ہیں اور ظاہر ہے کہ تابع متبوع کے برابر نہیں ہو سکتا ہے فقط

حررہ خلیل احمد مدرس اول مدرسۂ مظاہر علوم سہارنپور

المجیب مصیب حضرت علی و فاطمہ و حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیا کہنا اور اعتقاد رکھنا کفر صریح ہے اور قرآن مجید کے برابر سمجھنا ضلالت ہے جیسا کہ مجیب نے مدلل ثابت فرمایا۔

خلیل الرحمٰن خلف مولانا احمد علی محدث سہارنپوری

صح الجواب	الجواب صحیح	صحیح	الجواب صحیح والمجیب نجیح
صدیق احمد عفا اللہ عنہ	عنایت الٰہی عفا اللہ عنہ	ثابت علی عفی عنہ	محمد رحیم الٰہی عفی عنہ

فتوائے دیوبند

ایسا اعتقاد رکھنے والا مسلمان سنی نہیں بلکہ روافض سے بھی بدتر ملحد و بددین ہے کیونکہ یہ انکار ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے قال اللہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوتے جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے مگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لا نبی بعدی پس رسول و نبی کہنا کسی کو بعد آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الحاد و کفر ہے اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ فقط واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔ کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ دیوبندی

الجواب صحیح	الجواب صحیح
بندہ محمود عفی عنہ	محمد منفعت علی مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند

(مہر: محمد منفعت علی ۱۳۱۵) (مہر: العزیز الرحمٰن وتوکل علی ۱۳۰۷)

Marfat.com

فتوائے گنگوہ

جس شخص کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرات علی و فاطمہ و حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم انبیا و مرسلین ہیں اور اُن کا نبی کہنا ثابت ہے وہ شخص کافر ہے کیونکہ وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا منکر ہے، جس کا ثبوت نصوص قطعیہ قرآن و حدیث سے ہے قرآن شریف میں حق تعالیٰ فرماتا ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور ایک حدیث میں جس کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے آیا ہے وختم بی الرسل دوسری مسلم کی حدیث میں وختم بی النبیون اور ایک روایت میں آیا ہے لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب اور ایک حدیث میں آیا ہے وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی پس ایسا عقیدہ رکھنے والا یقیناً کافر ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ الاحقر رشید عفی عنہ گنگوہی

رشید احمد ۱۳۰۰

تمت بالخیر

Marfat.com

Marfat.com

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوٰی نبوّت کی تردید

السوء العقاب علی المسیح الکذاب

—— تصنیف لطیف ——

اعلحضرت عالم اہل سنت قامع بدعت مجدد زمانہ حاضرہ

امام ملت طاہرہ مولانا الحاج الشاہ احمد رضا خان بریلوی

قدس سرہ

مکتبہ نبویہ — گنج بخش روڈ — لاہور

Marfat.com

Marfat.com

مسئلہ از امرتسر کٹڑہ گربا سنگھ کوچہ ٹنڈا شاہ مرسلہ جناب مولینا مولوی محمد عبدالغنی صاحب واعظ ۔ ۱۲ر ربیع الآخر شریف ۱۳۲۰ ہجری ۔

مستفتی نے ظاہر کیا کہ ایک شخص نے درانحالیکہ مسلمان تھا ایک مسلمہ سے نکاح کیا زوجین عرصہ تک باہم معاشرت کرتے رہے اولاد بھی ہوئی اب کسی قدر عرصہ سے شخص مذکور مرزا قادیانی کے مریدوں میں منسلک ہو کر صبغ عقائد کفریہ مرزائیہ سے مصطبغ ہو کر علی رؤس الاشہاد ضروریات دین سے انکار کرتا رہتا ہے سو مطلوب حسن الاظہار یہ ہے کہ شخص مذکور شرعاً مرتد ہو چکا اور اس کی منکوحہ اس کی زوجیت سے علیحدہ ہو چکی اور منکوحہ مذکورہ کا کل مہر معجل و موجل مرتد مذکور کے ذمہ ہے اولاد صغار اپنے والد مرتد کی ولایت سے نکل چکی یا نہ ۔ بینوا توجروا ۔

خلاصہ جوابات امرتسر

۱۔ شخص مذکور بباعث آنکہ ہم عقیدہ مرزا کا ہے جو باتفاق علمائے دین کافر ہے مرتد ہو چکا منکوحہ زوجیت سے علیحدہ ہو چکی کل مہر بذمہ مرتد واجب الادا ہو چکا مرتد کو اپنی ولایت صغار پر ولایت نہیں ابو محمد زبیر غلام رسول الحنفی القاسمی عفی عنہ ۔

۲۔ شک نہیں کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو رسول اللہ نبی کہتا ہے اور اس کے مرید اس کو نبی مرسل جانتے ہیں اور دعوے نبوت کا بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بالاجماع کفر ہے جب اس ماننے کا ارتداد ثابت ہوا پس مسلمہ ایسے شخص کے نکاح سے خارج ہوتی ہے عورت کو مہر ملنا ضروری ہے اور اولاد کی ولایت بھی ماں کا حق
عبدالجبار بن عبداللہ الغزنوی ۔

Marfat.com

۳ - لا یشك فی ارتداد من نسب المسمریزم الذی ھو من اقسام السحرالی الانبیاء علیھم السلام واھان روح اللہ عیسی بن مریم علیھما السلام وادعی النبوۃ وغیرھا من الکفریات کالمرزا فنکاح المسلمۃ لا شك فی فسخہ لکن لھا المھر والاولاد الصغار۔ ابوالحسن غلام مصطفی عفی عنہ۔

۴ - شک نہیں کہ مرزا کے معتقدات کا معتقد مرتد ہے نکاح منفسخ ہُوا اولاد عورت کو دی جائیگی عورت کامل مہر لے سکتی ہے۔ ابو محمد یوسف غلام محی الدین عفی عنہ۔

۵ - انچہ علمائے کرام از عرب وہند پنجاب در تکفیر مرزا قادیانی و معتقدان وے فتویٰ دادہ اند ثابت و صحیح ست قادیانی خود را نبی و مرسل یزدانی قرار میدہد توہین وتحقیر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام وانکار معجزات شیوہ اوست کہ از تحریراتش پر ظاہر ست (نقل عبارات ازالہ کہ از رسائل مرزاست) احقر عباد اللہ العلی واعظ محمد عبد الغنی۔

۶ - احقر العباد خدا بخش امام مسجد شیخ خیر الدین۔

۷ - شک نہیں کہ مرزا قادیانی مدعی نبوت و رسالت ہے (نقل عبارات کثیرہ ازالہ وغیرہا تحریرات مرزا) پس ایسا شخص کافر تو کیا میرا وجدان یہی کہتا ہے کہ اس کو خدا پر بھی ایمان نہیں۔ ابوالوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ مصنف تفسیر ثنائی امرت سری۔

۸ - قادیانی کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو ضروریاتِ دین سے انکار ہے نیز دعویٰ رسالت کا بھی چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ) میں اس نے صراحۃً لکھا ہے کہ میں رسول ہوں لہٰذا غلام احمد اور اس کے معتقدین بھی کافر بلکہ اکفر ہُوئے۔ مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ اولاد صغار والد کے حق سے نکل جاتی ہے۔ پس مرزائی مرتد سے اولاد لے لینی چاہیے اور مہر معجل اور مؤجل لے کر عورت کو اس سے علیحدہ کرنا چاہیے۔ ابوتراب محمد عبد الحق امرت سر بازار صابونیان۔

۹ - مرزائی مرتد ہیں اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے منکر معجزات کو مسمریزم تحریر کیا ہے۔ مرزا کاذب ہے۔ مرزا سے جو دوست ہو یا اس کے دوست سے دوست وہ بھی کافر مرتد ہے صاحبزادہ صاحب سید ظہور الحسن قادری فاضلی سجادہ نشین حضرات سادات

Marfat.com

جیلانی بٹالہ شریف۔

۱۰۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبوت و رسالت کا دعویٰ اور ضروریاتِ دین کا انکار بے شک موجبِ کفر و ارتداد ہے ایسے شخص پر قادیانی ہو یا غیر مرتدوں کے احکام جاری ہوں گے۔ نور احمد عفی عنہ۔

مراسلت حامی سنت جناب مولانا مولوی محمد عبد الغنی صاحب بنام سامی حضرت عالم سنت دام ظلہم العالی

بخدمت شریف جناب فیض مآب قامع فساد و بدعات دافع جہالت و ضلالات مفخر العلماء الحنفیہ قاطع اصول الفرقۃ الضالۃ النجدیہ مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب متعنا اللہ بعلمہ تحفہ تحیات و تسلیمات مسنونہ رسانیدہ مکشوف ضمیر مہر انجلا آنکہ چوں در بلاد از مدت مدیدہ بہ ظہور دجال کذاب قادیانی فتنہ و فساد برخاست است بموجب حکم آزادگی بہ ہیچ صورتے در چنگ علماء آں دہرنی راہزن دین اسلام می آید اکنوں ایں واقعہ در خانۂ یک شخص حنفی شد کہ زنے مسلمہ در عقد شخصے بودہ آں مرد مرزائی گردید زن مذکورہ از وے ایں کفریات شنیدہ گریز نمودہ بخانۂ پدر رسید لہٰذا برائے آں و برائے سدِ آئندہ و تنبیہ مرزائیاں فتویٰ ہذا طبع کردہ آید امید کہ آں حضرت ہم بمہر و دستخط شریف خود مزین فرمایند کہ باعث افتخار باشد نیز از ندوہ کدام مولوی غلام محمد ہوشیارپوری وارد امرت سر از مدت دو ماہ شدہ است فتوے ہذا نزد وے فرستادم مشار الیہ دستخط نمود و گفت اگر دریں فتوے دستخط کنم ندوہ از من بیزار شود خاکش بدہن از ینجہت مردمان بلدہ را بسیار بدظنی در حق ندوہ میشود زیادہ چہ نوشتہ آید جزاکم اللہ عن الاسلام والمسلمین۔

الملتمس بندہ کثیر المعاصی واعظ محمد عبد الغنی از امرت سر کٹڑہ گربا سنگھ کوچہ ٹنڈا شدہ۔

فتوائے حضرت مجدد المأۃ الحاضرہ امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلاۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ وعلیٰ آلہ وصحبہ

Marfat.com

المکرمین عندہ رب انی اعوذ بک من ھمزت الشیٰطین واعوذ بک رب ان یحضرون۔ اللہ عزوجل دین حق پر استقامت عطا فرمائے اور ہر ضلال و وبال و نکال سے بچائے۔ قادیانی مرزا کا اپنے آپ کو مسیح و مثیل مسیح کہنا تو شہرۂ آفاق ہے اور بحکم آنکہ ع

عیب وے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو

فقیر کو بھی اس دعوے سے اتفاق ہے۔ مرزا کے مسیح و مثیل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوات اللہ بلکہ مسیح دجال علیہ اللعن والنکال پہلے اس ادعائے کاذب کی نسبت سہارنپور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولداعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خان محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی الصارم الربانی علی اسراف القادیانی مسمی کیا یہ رسالہ حامی سنن ماحی فتن ندوہ شکن ندوی فگن مکرمنا قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی صین عن الفتن نے اپنے رسالۂ مبارکہ تحفۂ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شایع ہوتا ہے طبع فرمادیا بحمد اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا اور عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں مجیب سلمٰہ نے جو اقوال ملعونہ اُس کی کتابوں سے بہ نشان صفحات نقل کیے مثیل مسیح ہونے کے ادعا کو شناعت و نجاست میں اُن سے کچھ نسبت نہیں اُن میں صاف صاف انکار ضروریات دین اور بوجوہ کثیرہ کفر و ارتداد مبین ہے فقیر اُن میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے۔

کفر اوّل مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام ازالۂ اوہام ہے اس کے صفحہ ٦٧٣ پر لکھا ہے میں احمد ہوں جو آیت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے آیہ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسٰی بن مریم روح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے توریت کی تصدیق کرتا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لانیوالا ہے جس کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازالہ کے قول ملعون مذکور میں صراحۃً ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

Marfat.com

کفر دوم توضیح مرام طبع ثانی صـ ۹ پر لکھتا ہے کہ میں محدث ہوں اور محدّث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔

کفر سوم دافع البلا مطبوعہ ریاض ہند ص ۹ پر لکھتا ہے: سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

کفر چہارم مجیب پنجم نے نقل کیا و نیز میگوید کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا ہے اور نبی بھی۔ ان اقوال خبیثہ میں اوّلاً کلام الٰہی کے معنی میں صریح تحریف کی کہ معاذ اللہ آیہ کریمہ میں یہ شخص مراد ہے نہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثانیاً نبی اللہ و رسول اللہ و کلمۃ اللہ عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر افترا کیا کہ وہ اس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے۔ ثالثاً اللہ عزوجل پر افترا کیا کہ اس نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لیے بھیجا اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ○

(بیشک جو لوگ اللہ عزوجل پر جھوٹ بہتان اٹھاتے ہیں فلاح نہ پائیں گے)

ـلـه لا الٰہ الا اللہ لقد کذب عدو اللہ ایہا المسلمون سید المحدثین امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کہ انہیں کے واسطے حدیث محدثین آئی انہیں کے محدث ہیں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قدکان فیما مضی قبلکم من الامم اناس محدثون فان یکن فی اُمتی منہم احد فانہ عمر بن الخطاب اگلی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فراست صادقہ و الہام حق والے اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو وہ عمر ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ رواہ احمد و البخاری عن ابی ہریرۃ و احمد و مسلم و الترمذی و النسائی عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فاروق اعظم نے نبوت کے کوئی معنی نہ پائے رب ارشاد آیا لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا رواہ احمد و الترمذی و الحکم عن عقبۃ بن عامر والطبرانی فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما اگر جناب کا محدث صادق کہ حقیقۃً نہ محدث نہ محدث یہ ضرور ایک معنی پر نبی ہوگیا الا لعنۃ اللہ علی الکذبین والعیاذ باللہ رب العلمین۔

Marfat.com

اور فرماتا ہے:

انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون ٥

(ایسے افترا وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں)

رابعاً اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ عزوجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدائے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں یوں فرمایا ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

فویل للذین یکتبون الکتب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنًا قلیلا فویل لھم مما کتبت ایدیھم وویل لھم مما یکسبون ٥

(خرابی ہے ان کے لیے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہہ دیں یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں سو خرابی ہے ان کے لیے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ہے اُن کے لیے اس کمائی سے)

ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں صراحۃً اپنے لیے نبوت و رسالت کا ادعائے قبیح ہے اور وہ باجماع قطعی کفر صریح ہے فقیر نے رسالہ جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ [۱۳۱۷] خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو دس حدیثوں اور تیس نصوص کو جلوہ دیا اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانہ میں خواہ اُن کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرض اجل وجزء ایقان ہے۔ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین نص قطعی قرآن ہے۔ اس کا منکر نہ منکر بلکہ شک کرنے والا نہ شاک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خفیف سے توہم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدۂ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ دے وہ بھی کافر بین الکفر جلی الکفران ہے۔ قول دوم و سوم میں شاید وہ یا اس کے اذناب آجکل کے بعض شیاطین سے سیکھ کر تاویل کی آڑ لیں کہ یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خبردار یا خبر دہندہ اور فرستادہ مگر یہ محض ہوس ہے اولاً صریح لفظ میں تاویل نہیں سنی جاتی فتاوی خلاصہ و فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاوی ہندیہ وغیرہا میں ہے واللفظ للعمادی

Marfat.com

قال قال انا رسول اللہ او قال بالفارسیۃ من پیغمبرم یرید بہ من پیغام می برم یکفر یعنی اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا کہے ہیں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے کہ میں کسی کا پیغام پہنچانے والا ایلچی ہوں کافر ہو جائے گا۔ امام قاضی عیاض کتاب الشفا فی تعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں قال احمد بن ابی سلیمٰن صاحب سحنون رحمھما اللہ تعالیٰ فی رجل قیل لہ لا وحق رسول اللہ قال فعل اللہ برسول اللہ کذا وکذا وذکر کلاما قبیحا فقیل لہ ما تقول یا عدو اللہ فی حق رسول اللہ قال فعل اللہ برسول اللہ کذا وکذا وذکر کلاما قبیحا فقیل لہ ما تقول یا عدو اللہ فی حق رسول اللہ فقال اشد من کلامہ الاول ثم قال انما اردت برسول اللہ العقرب فقال ابن ابی سلیمٰن للذی سألہ اشھد علیہ وانا شریکک یرید فی قتلہ و ثواب ذلک قال حبیب بن الربیع لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل یعنی امام احمد بن ابی سلیمٰن تلمیذ و رفیق امام سحنون رحمہما اللہ تعالیٰ سے ایک مردک کی نسبت کسی نے پوچھا کہ اُس سے کہا گیا تھا رسول اللہ کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ رسول اللہ کے ساتھ ایسا ایسا کرے اور ایک بدکلام ذکر کیا کہا گیا اے دشمنِ خدا تو رسول اللہ کے بارے میں کیا بکتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا پھر بولا میں نے تو رسول اللہ سے بچھو مراد لیا تھا امام ابن ابی سلیمٰن نے مستفتی سے فرمایا تم اس پر گواہ ہو جاؤ اور اُسے سزائے موت دلانے اور اس پر جو ثواب ملے گا اس میں میں تمہارا شریک ہوں یعنی تم حاکم شرع کے حضور اس پر شہادت دو اور میں بھی سعی کروں گا کہ ہم تم دونوں بحکم حاکم اسے سزائے موت دلانے کا ثواب عظیم پائیں۔ امام حبیب بن ربیع نے فرمایا یہ اس لیے کہ صریح لفظ میں تاویل کا دعویٰ مسموع نہیں ہوتا۔ مولانا علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں:

ثم قال انما اردت برسول اللہ العقرب فانہ ارسل من عند الحق و سلط علی الخلق تاویلا للرسالۃ العرفیۃ بالارادۃ اللغویۃ وھو مردود عند القواعد الشرعیۃ۔

(یعنی وہ جو اس مردک نے کہا کہ میں نے بچھو مراد لیا اس میں اس نے رسالت عرفی کو

Marfat.com

معنی لغوی کی طرف ڈھالا کر بچھو کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مسلط کیا ہے اور ایسی تاویل قواعد شرع کے نزدیک مردود ہے)

علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں :

هذا حقيقة معنى الارسال وهذا مما لا شك فى معناه وانكاره مكابرة لكنه لا يقبل من قائله ادعاؤه انه مراده لبعده غاية البعد وصرف اللفظ عن ظاهره لا يقبل كما لو قال لو انت طالق وقال اردت محلولة غير مربوطة لا يلتفت لمثله ويعد هذيانا اه ملتقطا۔

یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اُس نے ڈھالا ضرور بلا شک حقیقی معنی ہیں اس کا انکار ہٹ دھرمی ہے باایں ہمہ قائل کا یہ ادعا مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی لغوی مراد لیے تھے اس لیے کہ یہ تاویل نہایت دور از کار ہے اور لفظ کا اُس کے معنی ظاہر سے پھرنا مسموع نہیں ہوتا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تو طالق ہے۔ اور کہے میں نے تو یہ مراد لیا تھا کہ تو کھلی ہوئی ہے بندھی نہیں (کہ لغت میں طالق کشادہ کو کہتے ہیں) تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا اور اُسے ہذیان سمجھا جائے گا۔

ثانیاً وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لیے مدح و فضل جانتا ہے نہ ایک ایسی عام بات کرے

دندان تو جملہ در دہانند
چشمان تو زیر ابروانند

کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان ہر بھنگی چمار بلکہ ہر جانور بلکہ ہر کافر مرتد میں موجود ہو محل مدح میں ذکر نہ کرے گا نہ اس میں اپنے لیے فضل و شرف جانے گا بھلا کہیں براہین غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو نتھنے رکھے۔ مرزا کے کان میں دو گھونگھے بنائے یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس عاجز کی ناک ہونٹوں سے اُوپر اور بھوؤں کے نیچے ہے کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنون پکا پاگل نہ کہلایا جائے گا اور شک نہیں کہ وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہوا

Marfat.com

ہونا ان مثالوں سے بھی زیادہ عام ہیں بہت جانوروں کے ناک، کان، بھویں اصلاً نہیں ہوتیں مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہیں اللہ نے انھیں عدم سے وجود نر کی پیٹھ سے مادہ کے پیٹ سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک خبیث نے گجھو کو رسول بمعنی لغوی بنایا۔

مولوی معنوی قدس سرہ القوی مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

کل یوم ھو فی شان بخوان
مرورا بے کار و بے فعلے مداں
کمترین کارش کہ آں رب احد
روز سہ لشکر روانہ میکند
لشکرے ز اصلاب سوئے امہات
تا بروید در رحمہا شان نبات
لشکرے ز ارحام سوئے خاکداں
تا ز نر و مادہ پر گردد جہاں
لشکرے از خاکداں سوئے اجل
تا بہ بیند ہر کسے حسن عمل

حق عز وجل فرماتا ہے:

فارسلنا علیھم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم۔

(ہم نے فرعونیوں پر بھیجے طوفان اور ٹڈیاں اور جوئیں اور مینڈکیں اور خون)

کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر رکھتا ہے جیسے ٹڈی اور مینڈک اور جوں اور کتے اور سوئر سب کو شامل مانے گا۔ ہر جانور بلکہ ہر حجر و شجر بہت علوم سے خبردار ہے اور ایک دوسرے کو خبر دینا بھی صحاح احادیث سے ثابت حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی اُن کی طرف فرماتے ہیں:

ما سمیعیم و بصیریم و خوشیم با شما نامحرماں ما خامشیم

Marfat.com

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وان من شیئ الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیحھم۔

(کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری سمجھ میں نہیں آتی)

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مامن شیئ الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ الجن والانس۔

(کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر جن اور آدمیوں کے)

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلی بن مرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصححہ خاتم الحفاظ حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

فمکث غیر بعید فقال احطت بما لم تحط بہ وجئتک من سبا بنبا یقین ٥

(کچھ دیر ٹھہر کر ہدہد بارگاہ سلیمانی میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمت عالی میں ملک سبا سے ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں) حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مامن صباح ولا رواح الا وبقاع الارض ینادی بعضھا بعضا یا جارۃ ھل مربک الیوم عبد صالح صلی علیک او ذکر اللہ فان قالت نعم رأت ان لھا بذلک فضلا۔

کوئی صبح اور کوئی شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الٰہی کیا اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الحلیۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو خبر رکھنا خبر دینا سب کچھ ثابت ہے کیا مرزا ہر اینٹ پتھر ہر بت پرست کافر ہر پرچھ بندر ہر کتے، سوئر کو بھی اپنی طرح نبی ورسول کہے گا ہرگز نہیں تو صاف روشن ہوا کہ معنی لغوی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی وعرفی رسالت ونبوت مقصود اور کفر وارتداد یقینی

Marfat.com

قطعی موجود۔ وبعبارۃ اخریٰ معنی چار ہی قسم ہیں لغوی، شرعی، عرفی عام یا خاص۔ یہاں عرف عام تو بعینہٖ وہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل اور ارادۂ لغوی کا ادعا یقیناً باطل اب یہی رہا کہ فریب وہی عوام کو یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی و رسول کے معنی اور رکھے ہیں جن میں مجھے سگ وخوک سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے وصف نبوت میں اشتراک بھی نہیں مگر حاش للہ ایسا باطل ادعا اصلاً شرعاً عقلاً عرفاً کسی طرح بادِ شتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ایسی جگہ لغت و شرع و عرف عام سب سے الگ اپنی نئی اصلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سے سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم کسی معظم کی کیسی ہی شدید توہین کر کے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعویٰ کر دے جس میں کفر و توہین کچھ نہ ہو کیا زید کہہ سکتا ہے خدا دو ہیں جب اس پر اعتراض ہو کہہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دو کہتے ہیں کیا عمرو جنگل میں سؤر کو بھاگتا دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگا جاتا ہے جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ سمجھے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے یا جنگلی کو قادیانی کہتے ہیں۔ اگر کہیے کوئی مناسبت بھی تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لا مشاحۃ فی الاصطلاح آخر سب جگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور لفظ مرتجل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اوّل سے مناسبت اصلاً منظور نہیں معہذا قادی معنی جلدی کنندہ ہے یا جنگل سے آنے والا۔ قاموس میں ہے قدت قادیۃ جاء قوم قد اقحموا من البادیۃ والفرس قدیاناً اسرع۔ قادیان اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جنگل سے آنے والوں کا ایک اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر بھگوڑے جنگلی کا نام قادیانی ہوا کیا زید کی وہ تقریر کسی مسلمان یا عمرو کی یہ توجیہ کسی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے حاشا وکلا کوئی عاقل ایسی بناوٹوں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر کیا موقوف یوں اصطلاح خاص کا ادعا مسموع ہو جاتے تو دین و دنیا کے تمام کارخانے درہم برہم ہوں عورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کر لیں کہ ہم نے تو ایجاب و قبول نہ کیا تھا اجازت لیتے وقت ہاں کہا تھا ہماری اصطلاح میں ہاں کے معنی نہیں ہوں یعنی کلمہ زجر و انکار ہے۔ لوگ

Marfat.com

بیع نامے لکھ کر رجسٹری کرا کر جائدادیں چھین لیں کہ ہم نے تو بیع نہ کی تھی بیچنا لکھا تھا ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارے کو بیچنا کہتے ہیں الی غیرذلك من فسادات لا تحصی تو ایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اُسے نہ مانے گا کیا مسلمانوں کو زن و مال اللہ و رسول سے زیادہ پیارے ہیں کہ جورو اور جائداد کے باب میں تاویل و شنیدن اور اللہ و رسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناوٹیں قبول کریں لا الٰہ الا اللہ مسلمان ہرگز ایسے مردود بہانوں پر التفات بھی نہ کریں گے انہیں اللہ و رسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں وللہ الحمد جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود ان کا رب جل و علا قرآن عظیم میں ایسے بیہودہ عذروں کا در باجلا چکا ہے فرماتا ہے:

قل لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم ۔

اُن سے کہہ دو بہانے نہ بناؤ بے شک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔ والعیاذ باللہ رب العلمین ۔

ثالثاً کفر چہارم میں اُمتی و نبی کا مقابلہ صاف اُسی معنی شرعی و عرفی کی تعیین کر رہا ہے۔

رابعاً کفر اوّل میں تو کسی جھوٹے ادعائے تاویل کی بھی گنجائش نہیں آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ لغوی نہ اس شخص کی کوئی اصطلاح خاص اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لیے مانا تو قطعاً یقیناً معنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ و رسول اللہ ہونے کا مدعی اور ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کا منکر اور باجماع قطعی جمیع اُمت مرحومہ مرتد و کافر ہوا سچ فرمایا سچے خدا کے سچے رسول سچے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے ثلثون دجالون کذابون کلھم یزعم انہ نبی تیس دجال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آمنت آمنت صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اسی لیے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا نہ مثیل مسیح ہے صدق بلکہ مسیح دجال کا کہ

۱؎ جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ

Marfat.com

ایسے مدعیوں کو یہ لقب خود بارگاہ رسالت سے عطا ہوا ہے والعیاذ باللہ رب العلمین۔

کفر پنجم دافع البلاء صفحہ ۱۲ پر حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے۔

کفر ششم اسی رسالہ کے صفحہ ۲۰ پر لکھا ہے ؎

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

کفر ہفتم اشتہار معیار الاحیار میں لکھا ہے میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں یہ ادعا بھی باجماع قطعی کفر وارتداد یقینی ہیں فقیر نے اپنے فتوے مسمی بہ رد الرفضۃ[۲۰][۱۳] میں شفا شریف امام قاضی عیاض و روضۂ امام نووی وارشاد الساری امام قسطلانی و شرح عقائد نسفی و شرح مقاصد امام تفتازانی و اعلام ابن حجر مکی و منح الروض علامہ قاری و طریقہ محمدیہ علامہ برکوی وحدیقہ ندیہ مولی نابلسی وغیرہا کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ باجماع مسلمین کوئی ولی کوئی غوث کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہو سکتا جو ایسا کہے قطعاً اجماعاً کافر ملحد ہے ازانجملہ شرح صحیح بخاری شریف میں ہے:

النبی افضل من الولی وھو امر مقطوع بہ والقائل بخلافہ کافر کانہ معلوم من الشرع بالضرورۃ۔

(یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے کہ یہ ضروریات دین سے ہے)

کفر ہفتم میں اسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں ، تقدیم نون نہیں بلکہ (بنیوں ، تقدیم با ہے۔ یعنی بھنگی درکنار کہ خود ان کے تو لالہ روکا بھائی ہوں ان سے تو افضل ہوا ہی چاہوں میں تو بعض بنیوں سے بھی افضل ہوں کہ انہوں نے صرف آٹے دال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ ہتھ پھیری کی کہ بیسیوں کا دین ہی اڑا لیا۔ مگر افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تاویل کی جگہ نہ رکھی۔

Marfat.com

کفر ہشتم ازالہ صفحہ ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے مسمریزم لکھ کر کہتا ہے اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا یہ کفر متعدد کفروں کا خمیرہ ہے معجزات کو مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسبی کرشمے ٹھہرے اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا حق عزوجل فرماتا ہے:

اذ قال اللہ یعیسی بن مریم اذکر نعمتی علیک وعلی والدتك اذ ایدتك بروح القدس تکلم الناس فی المھد وکھلا واذ علمتك الکتب والحکمۃ والتورٰۃ والانجیل واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیرا باذنی وتبرئ الاکمہ والابرص باذنی واذ تخرج الموتی باذنی واذ کففت بنی اسرائیل عنك اذ جئتھم بالبینٰت فقال الذین کفروا منھم ان ھذا الا سحر مبین ۝

جب فرمایا اللہ سبحانہ نے اے مریم کے بیٹے یاد کر میری نعمتیں اپنے اوپر اور اپنی ماں پر جب میں نے پاک روح سے تجھے قوت بخشی لوگوں سے باتیں کرتا پالنے میں اور پکی عمر کا ہو کر اور جب میں نے تجھے سکھایا لکھنا اور علم کی تحقیق باتیں اور توریت و انجیل اور جب تو بناتا مٹی سے پرند کی سی شکل میری پروانگی سے پھر تو اس میں پھونکتا تو وہ پرند ہو جاتی میرے حکم سے اور تو چنگا کرتا مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میری اجازت سے اور جب تو قبروں سے جیتا نکالتا مُردوں کو میرے اذن سے اور جب میں نے یہود کو تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس یہ روشن معجزے لے کر آیا تو ان میں کے کافر بولے یہ تو نہیں مگر کھلا جادو مسمریزم بتایا یا جادو کہا بات ایک ہی ہوئی یعنی الٰہی معجزے نہیں کسبی ڈھکوسلے ہیں ایسے ہی منکروں کے خیال ضلال کو حضرت مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم نے بار بار بتاکید رد فرما دیا تھا اپنے معجزات مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا:

انی قد جئتکم بایۃ من ربکم انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر الاٰیۃ۔

Marfat.com

میں تمہارے پاس رب کی طرف سے معجزے لایا کہ میں مٹی سے پرند بناتا اور پھونک مار کر اُسے جلاتا اور اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مردے جلاتا اور جو کچھ گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وُہ سب تمہیں بتاتا ہوں اور اس کے بعد فرمایا:

ان فی ذلك لاٰية لكم ان كنتم مومنين ○

بے شک ان میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔

پھر مکرر فرمایا:

جئتكم باٰية من ربكم فاتقوا الله واطيعون ○

(میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہُوں تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو) مگر جو عیسیٰ کے رب کی نہ مانے وہ عیسیٰ کی کیوں ماننے لگا یہاں تو اسے صاف گنجائش ہے کہ اپنی بڑائی سبھی کرتے ہیں ع

کس نہ گوید کہ دوغ من ترش ست

پھر ان معجزات کو، رہ جانا دُوسرا کفر یہ کہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہ مذموم کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے قال الله تعالیٰ تلك الرسل فضلنا بعضهم علیٰ بعض یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دُوسرے پر فضیلت دی اور اُسی فضیلت کے بیان میں ارشاد ہوا:

وآتينا عيسى بن مريم البينٰت وايدنٰه بروح القدس

اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزے دیئے اور جبریل سے اس کی تائید فرمائی

اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصب اعلیٰ کے لائق نہیں تو یہ وہی نبی پر اپنی تفضیل ہے بہرحال کفر وارتداد قطعی سے مفر نہیں، پھر ان کلمات شنیعہ میں مسیح کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر تمیہ اکفر ہے اور ایسی ہی نیز اس کلام ملعون کفر ششم میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفر شدید میں سے کہ ازالہ ص ۱۶۱ پر حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کی نسبت لکھا یہ ہے مسمریزم سے قتل کرنے کے تنویر باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے رہا قریب ناکام رہے انا للہ وانا الیہ

Marfat.com

سا اجعون الا لعنہ اللہ علی اعداء انبیاء اللہ وصلی اللہ تعالیٰ علی انبیائہ وبارک وسلم ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفر قطعی ہے جس کی تفصیل سے شفا شریف و شروح شفا وسیف مسلول امام تقی الملۃ والدین سبکی و روضۂ امام نووی و وجیز امام کردری و اعلام امام ابن حجر مکی وغیرہا تصانیف ائمہ کرام کے دفتر گونج رہے ہیں نہ کہ نبی بھی کون نبی مرسل نہ کہ مرسل بھی کیسا مرسل اولوالعزم نہ کہ تحقیر بھی کتنی کہ مسمریزم کے سبب نور باطن نہ نور باطن بلکہ دینی استقامت نہ دینی استقامت بلکہ نفس توحید میں تہ کم درجہ بلکہ قریب ناکام رہے اس ملعون قول لعن اللہ قائلہ وقابلہ نے اولوالعزمی ورسالت ونبوت درکنار اس عبداللہ وکلمۃ اللہ وروح اللہ علیہ صلوات اللہ وسلام وتحیات اللہ کے نفس ایمان میں کلام کر دیا۔ اس کا جواب ہمارے ہاتھ میں کیا ہے سوا اس کے کہ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاٰخرۃ واعد لھم عذابا مھینا ٥

بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو اُن پر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت میں اور اُن کے لیے تیار کر رکھا ہے ذلت کا عذاب۔

کفر دہم ازالہ صفحہ ۶۲۹ پر لکھتا ہے ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط[1] ہوئی اور وہ جھوٹے یہ صراحۃً انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہے۔ عام اقوام کفار لعنھم اللہ کا کفر حضرت عزت عز جلالہ نے یوں ہی تو بیان فرمایا: کذبت قوم نوح المرسلین ٥ کذبت عاد المرسلین ٥ کذبت ثمود المرسلین ٥ کذبت قوم لوط المرسلین ٥ کذب اصحٰب الئیکۃ المرسلین ٥

ائمہ کرام فرماتے ہیں جو نبی پر اُس کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز ہی نہ مانے اگرچہ وقوع نہ جانے باجماع کافر ہے نہ کہ معاذ اللہ چار سو انبیاء کا اپنے اخبار بالغیب میں

---

[1] یہ اس کی پیش بندی ہے کہ یہ کذاب اپنی بڑھیں ہمیشہ پیشین گوئیاں ہانکتا رہتا ہے اور بہ غیبت الٰہی وہ آئے دن جھوٹی پڑا کرتی ہیں تو یہاں یہ بتانا چاہتا ہے کہ پیشین گوئی غلط پڑنی کچھ شان نبوت کے خلاف نہیں معاذ اللہ اگلے انبیاء میں بھی ایسا ہوتا ہے۔ اینھم برعلم ۱۲۔

Marfat.com

کہ وہ ضرور اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے واقع میں جھوٹا ہوجانا شفا شریف میں ہے :

من دان بالوحدانیہ وصحۃ النبوۃ و نبوۃ نبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحۃ بزعمۃ اولم یدعھا فھو کافر باجماع ۔

یعنی جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو باینہمہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پر اُن کی باتوں میں کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے ظالم نے چار سو کہہ کر گمان کیا کہ اُس نے باقی انبیاء کو تکذیب سے بچا لیا حالانکہ یہی آیتیں جو ابھی تلاوت کی گئی ہیں شہادت دے رہی ہیں کہ اُس نے آدم نبی اللہ سے محمد رسول اللہ تک تمام انبیائے کرام علیہم افضل الصلاۃ والسلام کو کاذب کہہ دیا کہ ایک رسول کی تکذیب تمام مرسلین کی تکذیب ہے ۔ دیکھو قوم نوح وہود وصالح ولوط وشعیب علیہم الصلاۃ والسلام نے اپنے ایک ہی ایک نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا قوم نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی عاد نے کل پیغمبروں کو جھٹلایا ثمود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا قوم لوط نے تمام رسل کو جھوٹا بتایا ایکہ والوں نے سارے نبیوں کو دروغ گو کہا یونہیں واللہ اس قائل نے نہ صرف چار سو بلکہ جملہ انبیاء ومرسلین کو کذاب مانا فلعن اللہ من کذب احدا من انبیائہ وصلی اللہ تعالیٰ علی انبیائہ ورسلہ والمومنین بھم اجمعین وجعلنا منھم وحشرنا فیھم وادخلنا معھم دار النعیم بجاھھم عندہ وبرحمتہ بھم ورحمتھم بنا انہ ارحم الراحمین والحمد للہ رب العلمین طبرانی معجم کبیر میں وبر خفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

انی اشھد عدد تراب الدنیا ان مسیلمۃ کذاب ۔

بیشک میں ذرہ ہائے خاک تمام دنیا کی برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ (جس نے زمانہ اقدس میں ادعائے نبوت کیا تھا) کذاب ہے ۔ وانا اشھد معک

Marfat.com

یا رسول اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالم پناہ کا یہ ادنیٰ گستا بعد دو انہائے ریگ و ستارہائے آسمان گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ تمام ملئکہ سمٰوٰت والارض وحاملان عرش گواہ ہیں اور خود عرش عظیم کا مالک ہے وکفیٰ باللہ شہیدا کہ ان اقوال مذکورہ کا قائل بیباک کافر مرتد کذاب ناپاک ہے اگر یہ[1] اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے ان اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اُسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر ندوہ مخذولہ اور اس کے اراکین کہ صرف توتے کی طرح کلمہ گوئی پر مدار اسلام رکھتے اور تمام بد دینوں گمراہوں کو حق پر جانتے خدا کو سب سے یکساں راضی مانتے سب مسلمانوں پر مذہب سے لادعوے دینا لازم کرتے ہیں جیسا کہ ندوہ کی روداد اوّل و دوم و رسالہ اتفاق وغیرہا میں مصرح ہے ان اقوال پر بھی اپنا وُہ ہی قاعدہ ملعونہ مجرد کلمہ گوئی نیچریت کا اعلیٰ نمونہ جاری رکھیں اس کی تکفیر میں چون و چرا کریں تو وُہ بھی کافر وہ اراکین بھی کفار مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال اخبث الابوال کے معتقد بھی نہ ہوں مگر جب کہ صریح کفر وہ کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحق نار۔ شفا شریف میں ہے:

نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملۃ المسلمین من الملل او وقف فیھم او شك۔

یعنی ہم ہر اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے یا اس کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے۔

شفا شریف نیز بزازیہ و درر و غرر و فتاویٰ خیریہ و درمختار و مجمع الانہر وغیرہ میں ہے:

من شك فی کفرہ وعذابہ فقد کفر۔

جو اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔

---

[1] یہ اقوال دوسرے کے منقول تھے اس فتوے کے بعد مرزا کی بعض نئی تحریریں خود نظر سے گزریں جن میں قطعی کفر بھرے ہیں بلاشبہ وہ یقیناً کافر مرتد ہے ۱۲

Marfat.com

اور جو شخص باوصف کلمہ گوئی وادعائے اسلام کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے۔ ہدایہ و درمختار و عالمگیری وغرر وملتقی الابحر ومجمع الانہر وغیرہا میں ہے:

صاحب الھوی ان کان یکفر فھو بمنزلۃ المرتد۔

فتاوی ظہیریہ وطریقۂ محمدیہ وحدیقۂ ندیہ وبرجندی شرح نقایہ وفتاوی ہندیہ میں ہے:

ھؤلاء القوم خارجون عن ملۃ الاسلام واحکامھم احکام المرتدین۔

یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔

اور شوہر کے کفر کرتے ہی عورت نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ اب اگر بے اسلام لائے اپنے اُس قول ومذہب سے بغیر توبہ کیے یا بعد اسلام وتوبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کیے اُس سے قربت کرے زنائے محض ہو جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر وسائر ہیں فی الدر المختار عن غنیہ ذوی الاحکام مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد زنا اور عورت کا کل مہر اس کے ذمے عائد ہونے میں بھی شک نہیں جب کہ خلوت صحیحہ ہو چکی ہو کہ ارتداد کسی دین کو ساقط نہیں کرتا فی التنویر وارث کسب اسلامہ وارثہ المسلم بعد قضاء دین اسلامہ وکسب ردتہ فی بعد قضاء دین ردتہ اور معجل تو فی الحال آپ ہی واجب الادا ہے رہا موجل وہ ہنوز اپنی اجل پر رہے گا۔ مگر یہ کہ مرتد بحال ارتداد ہی مرجائے یا دار الحرب کو چلا جائے اور حاکم شرع حکم نافذ کرے کہ وہ دار الحرب سے ملتحق ہوگیا اس وقت موجل بھی فی الحال واجب الادا ہو جائے گا اگرچہ اجل موعود میں دس بیس برس باقی ہوں فی الدر ان حکم القاضی بلحاقہ حل دینہ فی رد المختار لانہ باللحاق صار من اھل الحرب وھم اموات فی حق احکام الاسلام فصار کالموت الا انہ لایستقر لحاقہ الا بالقضاء لاحتمال العود واذا تقرر موتہ تثبت الاحکام المتعلقۃ بہ کما ذکرنا اور اولاد صغار ضرور اس کے قبضے سے نکال لی جائے گی حذرا علی دینھم الاتری انھم صرحوا بنزع الولد من الام الشفیقۃ المسلمۃ ان کانت فاسقۃ والولد یعقل یخشی علیہ التخلق بسیرھا الذمیمۃ فما ظنک بالاب المرتد

Marfat.com

والعیاذ باللہ تعالیٰ قال فی ردالمختار الفاجرۃ بمنزلۃ الکتابیۃ فان الولد یبقی عندھا الی ان یعقل الادیان کما سیأتی خوفا علیہ من تعلمہ منہا ما تفعلہ فکذا الفاجرۃ الخ وانت العلم آن الولد لا یحضنہ الاب الا بعد ما بلغ سبعا او تسعا وذلک عمر العقل قطعا فیحرم الدفع الیہ و یجب النزع منہ وانما اخرجنا الی ھذا ان الملک لیس بید الاسلام و لا[1] لسلطان این یبقی لمرتد حتی یبحث عن حضانتہ الا تری الی قولھم لا حضانۃ لمرتدۃ لانہا تضرب وتحبس کالیوم فانی تتفرغ للحضانۃ فاذا کان ھذا فی المحبوس فما ظنک بالمقتول ولکن انا للہ وانا الیہ راجعون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم *مگر ان کے نفس یا مال میں بدعوے ولایت اُس کے تصرفات موقوف رہیں گے۔ اگر پھر اسلام لے آیا اور اس مذہب ملعون سے توبہ کی تو وہ تصرف سب صحیح ہوجائیں گے اور اگر مرتد ہی مرگیا یا دارالحرب چلا گیا اور حکم لحوق ہوگیا تو باطل ہوجائیں گے* فی الدرالمختار یبطل منہ اتفاقا ما یعتمد الملۃ وھی خمس النکاح والذبیحۃ والصید والشہادۃ والارث ویتوقف منہ اتفاقا ما یعتمد المساواۃ وھو المفاوضۃ او ولایۃ متعدیۃ وھو التصرف علی ولدہ الصغیر ان اسلم نفذ وان ھلک او لحق بدار الحرب وحکم بلحاقہ بطل اھ مختصرا نسأل اللہ الثبات علی الایمان وحسبنا اللہ و نعم الوکیل وعلیہ التکلان و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالی علی سیدنا ومولینا والہ وصحبہ اجمعین آمین واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد وصی احمد ناصر دین	کتبــــــہ عبدہ المذنب احمد رضا خان البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	محمدی سنی حنفی قادری عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں

---

[1] فان سلطان الاسلام ماموربقتلہ لا یجوز لہ ابقاؤہ بعد ثلثۃ ایام ۱۲ منہ

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

اما بعــد الحمد لاهله والصلاة على اهلها لعمري لقد اجاد فيما اجاب واطاب واصاب۔ فاوضح الصواب۔ وميز القشر عن اللباب۔ وازاح الارتياب۔ فقدم على المسيح الكذاب۔ وصب عليه سوط عذاب۔ فبهت الذي كفر وارتاب۔ فانهزم الاحزاب۔ وفرت الاذناب۔ وحقت عليهم كلمة العقاب۔ خالدين في النار وبئس المآب۔ الا من تاب واب۔ ورجع واناب۔ فان المولى الوهاب۔ تواب على من تاب فعل هذا وبداه تحت الثياب۔ وسيفه في الجراب۔ فما كان عاقبة الذين ظلموا الا في تباب فلله درّ المجيب رزقه الله الزيادة وجميل الثواب۔ والزلفى عنده وحسن مآب۔ وها ذاك جرثامة في الدين بحر بازخ مجدد المائة الحاضرة۔ ذو الحجة القاهرة۔ صاحب القوة القدسية عالم اهل السنة السنية والجماعة السنية السميد الغطريف الغطمطم العطريف والدي واستاذي وملجائي وملاذي مولانا وموالي لكل حضرة احمد رضا خان البريلوي مدظلهم العالي۔ مدى الايام والليالي وانا العبد الضعيف الاواه محمد المعروف بحامد رضا كان له الله بجاه حبيبه الحامد المصطفى عليه افضل التحية والثنا۔

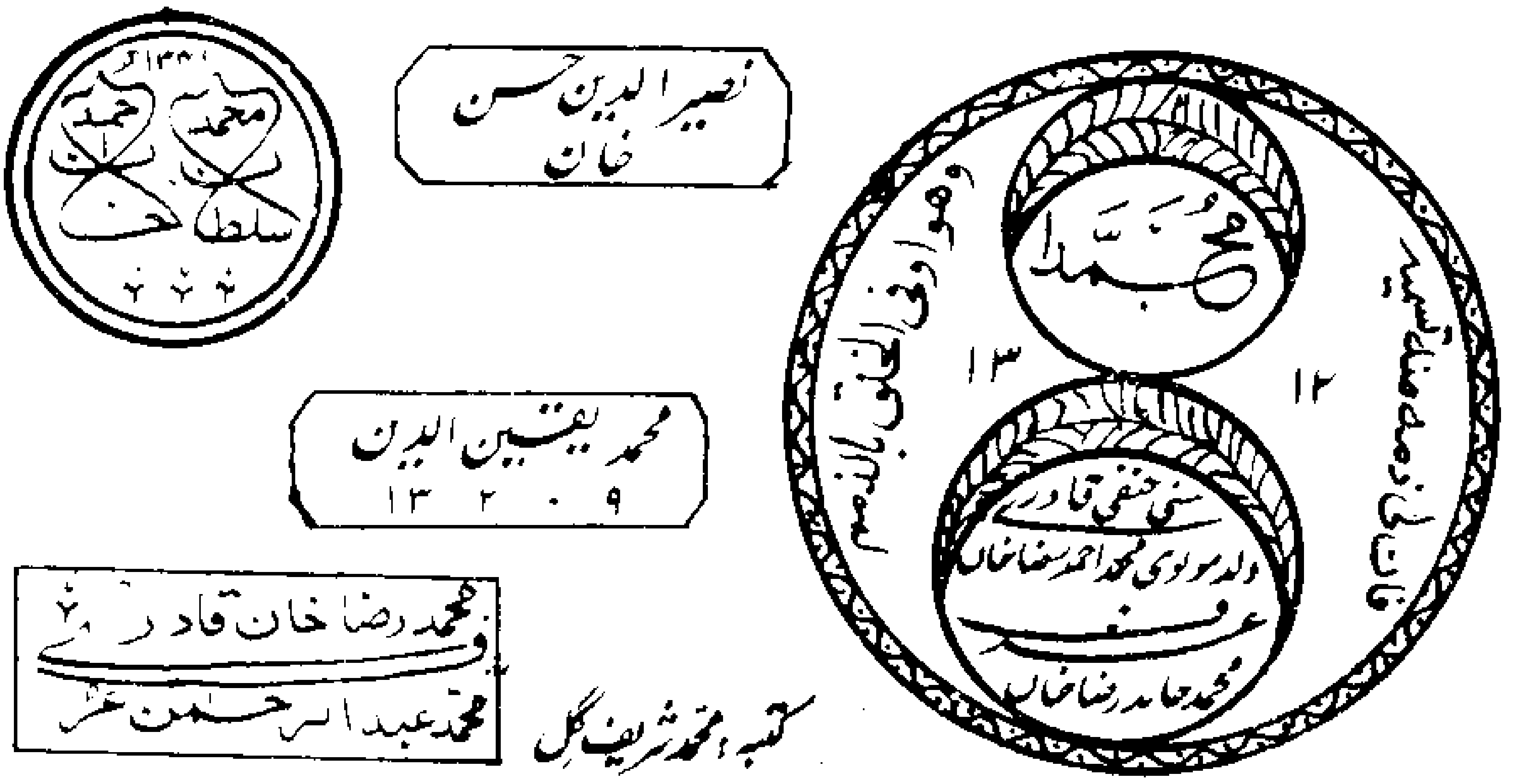

تذکرہ علماءِ لاہور

مغلیہ سلطنت کے زوال کے بعد جب لاہور سکھ درندوں کی زد میں آیا تو مسلمانوں پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ ان کے تہذیبی آثار مٹا دیئے گئے۔ مسجدیں اصطبل بن گئیں، خانقاہیں اُجڑ گئیں، مدرسے ویران ہوگئے اور تہذیب و اخلاق دم توڑنے لگے۔ ان حالات میں علمائے کرام اور صوفیائے عظام سکھوں کی چیرہ دستی کا خصوصیت کے ساتھ نشانہ بنے۔ ان قیامت خیز حالات نے سارے پنجاب خاص کر لاہور شہر کو سخت مصائب کا سامنا کرنا پڑا۔ علمائے اہلسنت ظلم و ستم کے ان طوفانوں اور کفر و ضلالت کی ان آندھیوں کی یلغار کے سامنے ڈٹے رہے اور اسلام کی خدمت میں سینہ سپر رہے۔ انھوں نے مسلمانوں کی تہذیبی اور علمی روایات کو برقرار رکھنے کے لئے دن رات ایک کر دیا۔ پھر جب لارڈ ڈلہوزی نے پنجاب کی قسمت کو ملکہ وکٹوریہ کے تاج و تخت سے وابستہ کر دیا تو سکھوں کے ظلم و ستم کی جگہ انگریز کی ریشہ دوانیوں نے لے لی۔ اس نے اسلامی تہذیب مسخ کرنے کے لئے ہزارہا دینی فتنوں کی پرورش کی اور مسلمانوں کے دینی مزاج کو یکسر بدل دیا۔ اندریں حالات بھی علمائے کرام خاموش نہیں بیٹھے اور ہر محاذ پہ علمی اور اعتقادی کام کیا۔ یہ دور پاک و ہند کی تاریخ کا تاریک ترین دور سمجھا جاتا ہے۔ جن علمائے کرام نے اس دور کی تلخیوں کو چکھا اور ملتِ اسلامیہ کی اعتقادی خدمت کی۔ ان کے حالات ابھی تک کتابی شکل میں ہمارے سامنے نہیں آئے تھے۔ ہمارے احساسات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمارے فاضل دوست علامہ اقبال احمد فاروقی ایم۔ اے نے ان خطوط پہ بڑا کام کیا۔ بڑی کاوش کے ساتھ سکھ دور سے لے کر قیامِ پاکستان تک کے علمائے لاہور کے حالات جمع کر دیئے ہیں۔ اس تذکرہ میں تقریباً ایک سو علماء کرام کے سوانحی حالات درج ہیں۔

Marfat.com